سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

بدھ،25۔اکتوبر2017

(یوم الاربعاء،4۔صفر المظفر1439ھ)

سولھویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32: شمارہ 8

401

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔اکتوبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 منظور کیا جائے۔

402

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب** 2017 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تحفظ ماحول نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 21 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل سروس پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل سروس پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

403

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط واحتساب ملازمین پنجاب 2017
(مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط واحتساب ملازمین پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تحفظ ماحول نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط واحتساب پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

405

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

بدھ، 25۔اکتوبر 2017

(یوم الاربعاء، 4۔صفر المظفر 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

سُوۡرَةُ التِّین آیات 1 تا 8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دیکھے وہیں رحمت کے بسیرے ہیں نبیؐ جی
جس دل میں تری یاد کے ڈیرے ہیں نبیؐ جی
جس دن سے مدینے کی میں شب دیکھ کے آیا
تب سے میری آنکھوں میں سویرے ہیں نبیؐ جی
دوزخ میں جلیں گے جو غلامی میں نہ آئے
اُن کے لئے جنت ہے جو تیرے ہیں نبیؐ جی
کیا چیز ہے سرور شہِ والا کی محبت
ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ میرے ہیں نبیؐ جی

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 5622 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5623 بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو بھی take up کر لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8490 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گیسٹرو فیز II کے تحت سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*8490: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 15-2014 اور 16-2015 میں گیسٹرو فیز II کے تحت 468.387 ملین اور 740 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں؟

(ب) اس سکیم کے تحت لاہور شہر کے کن کن علاقوں میں پائپ لائن برائے صاف پانی تبدیل کی گئی ہے ان کے نام بتائیں؟

(ج) یہ کام کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہوا ہے ان کے نام، عہدہ بتائیں؟

(د) اگر یہ کام کسی غیر ملکی ادارے کی فنڈنگ سے ہوا ہے تو اس کا نام بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سال 15-2014 اور 16-2015 میں گیسٹرو فیز II کے تحت 468.387 ملین اور 740 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) اس سکیم کے تحت لاہور شہر کے جن علاقوں میں پائپ لائن برائے صاف پانی تبدیل کی گئی ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

شاد باغ، مصری شاہ، داتا نگر، فرخ آباد، باغبانپورہ، مغلپورہ، فتح گڑھ، تاج پورہ، مصطفیٰ آباد، علامہ اقبال ٹاؤن، سمن آباد، سبزہ زار، اچھرہ، جوہر ٹاؤن، مُصطفیٰ ٹاؤن، جوبلی ٹاؤن، گرین ٹاؤن اور انڈسٹریل ایریا، گُلبرگ، اسلام پورہ، راوی روڈ، گلشن راوی، انارکلی۔

(ج) یہ کام جن ملازمین کی نگرانی میں ہوا ہے ان کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

گنج بخش ٹاؤن:

1) طارق محمود Director(O&M)GBT
2) سلیم اشرف XEN(O&M)
3) سہیل سندھو XEN(O&M)
4) شوکت علی ایس ڈی او
5) شیخ عظمت ایس ڈی او
6) عاطف سب انجینئر
7) فیضان سب انجینئر
8) نصیر زاہد سب انجینئر
9) سعید سب انجینئر اقبال ٹاؤن:

1) اسلم خان نیازی Director(O&M)AIT
2) بابر حبیب EN(O&M)AIT
3) سہیل چیمہ XEN(O&M)AIT
4) حافظ غفران صادق ایس ڈی او
5) منیر افضل ایس ڈی او
6) عتیق ایس ڈی او
7) محمد سیف ایس ڈی او
8) سلیمان نثار ایس ڈی او راوی ٹاؤن:

1) عثمان بابر XEN(O&M-I)RT
2) غلام مجتبیٰ XEN(O&M-II)RT
3) اسد علی اختر XEN(O&M-III)RT

1) محمد رفیق ایس ڈی او(شاہدرہ)
2) اسلم اشرف ایس ڈی او(شاد باغ)
3) محمد ادریس ایس ڈی او(مصری شاہ)
4) شرجیل حسن ایس ڈی او(داتا نگر)
5) غُلام مصطفیٰ ایس ڈی او(سٹی)

1) محمد شفیق(سب انجینئر)
2) اعجاز سلیم(سب انجینئر)

شالامار ٹاؤن:

1۔ غفران احمد Director(O&M)S&ABT
2۔ مدثر جاوید XEN(O&M)ST

1) میاں محمد ریاض ایس ڈی او(مُغلپورہ)
2) رانا رفاقت علی ایس ڈی او(باغبانپورہ)
3) عبدالرحمٰن ایس ڈی او(تاجپورہ)
4) مدثر جاوید ایس ڈی او(فتح گڑھ)
5) حافظ احسان ایس ڈی او

نشتر ٹاؤن:

1) شکیل احمد کاشمیری Director(O&M)NT
2) اشفاق ترمذی XEN(O&M)NT

1. منیر حُسین گجر ایس ڈی او(انڈسٹریل ایریا)
2. شمس ایوب ایس ڈی او(گرین ٹاؤن)

1. عمران قمر سب انجینئر(گرین ٹاؤن)
2. محمد شبیر احمد سب انجینئر
3. شیخ عمران سب انجینئر

گلبرگ ٹاؤن:

1) شیخ محمد اکرم Director(O&M)GT
2) محمد دانش XEN(O&M)GT

1) حبیب الرحمٰن ایس ڈی او(مزنگ)
2) خواجہ ہمایوں ایس ڈی او(شملہ ہل)
3) امجد علی ایس ڈی او(گلبرگ)

1) عمران اسلم سب انجینئر(مزنگ)

2) معظم شہریار سب انجینئر (گلبرگ)

3) کامران ایوب سب انجینئر (شملہ ہل)

(د) یہ تمام کام گورنمنٹ آف پنجاب کی فنڈنگ سے مکمل کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے جو معلومات مجھے دی ہیں ان کے مطابق میں آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ انہوں نے گلیوں کی تفصیل دی ہے تو انڈسٹریل ایریا گلبرگ کی جن گلیوں، سڑکوں یا آبادیوں میں پائپ لائن تبدیل کی گئی ہے اس کی تفصیل ایوان میں بتائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ تو بڑا specific سوال ہے لیکن میں اس پر ایک general overview دے دیتا ہوں۔ میرے خیال میں معزز ممبر اس جواب سے مطمئن ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! واسا کا قیام 1975 میں ہوا تھا اس سے پہلے لاہور شہر کے اندر باسیوں کو پانی کی فراہمی کا کام لاہور امپاورمنٹ ٹرسٹ کے ذمہ تھا۔ لاہور شہر کی آبادی جیسے بڑھ رہی ہے اسی طرح اس کا نیٹ ورک بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اس وقت واسا لاہور کی واٹر سپلائی کے نیٹ ورک کی لمبائی 5700 کلومیٹر ہے جو تقریباً 3 انچ سے لے کر 36 انچ کے پائپ تک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے واسا کی کارکردگی پر تو سوال ہی نہیں کیا۔ میں نے یہ پوچھا ہے کن کن علاقوں میں صاف پانی کے پائپ ڈالے گئے ہیں۔ آپ نے علاقوں کی تفصیل لکھ دی ہے تو میں نے ضمنی سوال کیا ہے کہ مجھے محکمہ بتا دے کہ اس علاقہ میں نئے پائپ ڈالے گئے ہیں۔ اگر وہاں کوئی کام ہوا ہے یا ہو رہا ہے تو منسٹر صاحب اس کی تفصیل بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر مجھے یہ لکھ کر سوال کر لیتیں تو میں اس کا اسی طرح جواب دے دیتا۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بتایا ہے کہ 5700 کلومیٹر پائپ ہیں۔ ہم جتنے پرانے پائپ ہیں ان کو تبدیل کر رہے ہیں تو یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔ انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے تو اب تک 40 فیصد پائپ وہاں تبدیل ہو چکے ہیں اور 60 فیصد بقایا ہیں۔

جناب سپیکر! میں اگر یہ کہوں کہ سب بالکل ٹھیک ہے تو یہ انتہائی غلط بات ہوگی۔ ان پائپوں کی ایک عمر ہوتی ہے۔ اب پائپوں کی ٹیکنالوجی اتنی advance اور modern ہو گئی ہے کہ اب آپ جو پائپ ڈالتے ہیں وہ life time ہیں جو سو سال تک چل سکتے ہیں لیکن ہم ان کو 30 سے 35 سال چلاتے ہیں پھر تبدیل کر دیتے ہیں۔ آپ کے 40 فیصد پائپ تبدیل ہو چکے ہیں اور 60 فیصد ابھی بھی رہتے ہیں۔ یہ کام process slow والا ہے۔ یہ کام صرف یہیں پر نہیں پوری دنیا میں یونہی ہے۔ اب نئے پائپ آ گئے ہیں خاص طور پر انڈسٹریل ایریا کے لئے سپر نگل پائپ ہیں اس میں curves ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اتنی بات کا جواب دیں جو آپ سے پوچھی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ 60 فیصد کام نہیں ہوا لیکن میں ایوان اور منسٹر صاحب کو آگاہ کرنا چاہوں گی کہ میری معلومات کے مطابق اس علاقے میں ابھی تک پائپ تبدیل نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا نوٹس لیا جائے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال specifically کیا تھا اور اس علاقہ کا خصوصی طور پر ذکر کیا تھا۔ آپ اس کو make sure کر لیں کہ اگر وہاں کام نہیں ہو رہا تو وہاں کام ہونا ضروری ہے۔ یہ سوال اس سے پہلے بھی ایوان میں بڑی دفعہ ڈاکٹر مراد راس نے اٹھایا ہے کیونکہ یہ ان کا حلقہ ہے۔

جناب سپیکر! آپ ایک علاقہ جو رہائشی علاقہ ہے اسے انڈسٹریل ایریا میں یا کمرشل ایریا میں تبدیل کرتے ہیں تو پھر وہاں کی ضروریات کو بھی تبدیل کرنا حکومت اور محکموں کا کام ہوتا ہے۔ اس کو فوری طور پر چیک کر لیں گے تو بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جہاں کوئی کمی ہے اس کو دور کیا جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس کو تنقید کے طور پر بالکل نہیں لے رہا بلکہ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا۔ اگر یہ پوائنٹ آؤٹ نہ کریں تو یقین مانیں گورنمنٹ ٹھیک کام نہیں کر سکتی۔ مجھے بطور منسٹر ہر چیز کی all ok رپورٹ دی جاتی ہے۔ یہاں ڈاکٹر صاحب نے ایک سوال دیا ہوا ہے جو آگے آئے گا، اس کے اندر میں خود پریشان ہو گیا کہ قبرستان کی جگہ پر اتنا بڑا قبضہ ہے۔ میں نے وہاں پر ٹیم بھجوائی تو پتا چلا کہ وہاں ان کے پاس رجسٹریاں ہیں۔ ممبران جب پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے۔ یہاں 40 فیصد کام ہوا ہوا ہے۔ ہم یہاں پر غلط اعدادوشمار نہیں دے سکتے کیونکہ یہ چیز ریکارڈ پر آتی ہے اس لئے ہم نے ہر حال میں حقیقت یہاں بتانی ہے۔ ہم باقی بھی take up کریں گے اور میں ایوان میں آکر اس بارے میں بھی بتاؤں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا بھی بہت شکریہ۔ اس کے علاوہ سول سوسائٹی کی میٹنگز میں ایک پوائنٹ بڑے دنوں سے زیر بحث ہے کہ لاہور شہر میں پینے کے پانی میں آرسینک کی بہت بڑی مقدار موجود ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب اور محکمہ سے درخواست کروں گی کہ جب پائپ لائن تبدیل کی جائے تو اس چیز کا خیال رکھا جائے کہ ہم اس کی کتنی حفاظت کر سکتے ہیں کہ پینے کا پانی آرسینک سے بچا رہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ اب پائپ سے ہوتے ہوئے پانی پر آگئی ہیں، یہ بڑا vast field ہے لیکن ان کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ اگر صحت ہے تو جہان ہے، ہمارے بچوں کا سارا دارومدار ہی اسی چیز پر ہے کہ اگر صاف پانی ہو گا جو وہ پیئیں گے تو خوشحال پاکستان اور خوشحال پنجاب ہو گا۔ اللہ اپنی رحمت فرمائے۔ میرے بھی چھوٹے بچے ہیں۔ اگر پانی صاف نہیں ہو گا تو سو بیماریاں لگ جائیں گی۔ وزیراعلیٰ پنجاب کا چوبیس گھنٹے اس چیز پر دھیان ہے۔ انہوں نے اس پر بہت زیادہ کام کیا ہے۔ یہ نیا سوال بنتا تھا

لیکن میں پھر بھی آپ کے علم کے لئے بتا رہا ہوں کہ ہم لاہور کے پانی کو safe کر رہے ہیں۔ ہم اس کو استعمال نہیں کر رہے بلکہ بی آر بی نہر سے پانی لے کر تمام لاہور میں ایک ایک جگہ پر صحیح پانی پہنچائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چند علاقوں میں پانی میں آرسینک آ رہا ہے۔ یہاں لوگ صاف پانی کے پراجیکٹ پر بھی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس کو کرنے کے لئے ایک وژن چاہئے۔ پہلے یہ ہوتا تھا جیسے ہمارے گاؤں میں بھی ہوتا تھا کہ یہاں پر کھڈا مارو یہاں بڑا میٹھا پانی ہے اور ایک بزرگ اٹھتے تھے جو نیچے سے پانی نکلتا تھا اسے اٹھا کر سونگھتے تھے منہ سے کلی کرتے اور کہتے کہ بہت میٹھا پانی ہے یہیں سے پانی پیئں گے اور ساری نسلیں وہ پانی پیتی رہتیں تھیں۔ اس کے اندر بکٹیریا ہوتا تھا کہ ان کے گردے خراب ہو گئے۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ آپ دیکھیں کچھ قدرتی چیزیں ہوتی ہیں۔ اب قدرتی حال یہ ہو گیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی کافی سوال رہتے ہیں۔ میرے خیال میں اب آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بھی کوئی بات ہے جب ہم جواب دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر موقع ملا تو ہم ایک دن آپ کے محکمے سے متعلق بحث رکھیں گے۔ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8515 میاں طارق محمود کا ہے وہ مجھے ابھی بتا کر گئے ہیں کہ ان کے کسی عزیز کی death ہو گئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8581 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے وہ بھی ملک سے باہر گئی ہوئی ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8779 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی فوارہ چوک پارکنگ پلازہ کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

*8779: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی فوارہ چوک پارکنگ پلازہ کی نیلامی میں حصہ لینے والی کمپنیوں کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) نیلامی میں حصہ لینے والی ہر کمپنی کی پیشکش کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیڑھ کروڑ کی پیشکش کو رد کر کے من پسند ٹھیکیدار کو 85 لاکھ میں ٹھیکہ دے دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ایک ٹھیکیدار نے اس وقت کے ڈی جی، RDA اور کمشنر کو درخواست دی تھی کہ وہ یہ ٹھیکہ ڈیڑھ کروڑ میں لینے کو تیار ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار کی درخواست کے بعد ٹھیکہ کا پروسیس چار ماہ کے لئے روک دیا گیا لیکن پھر اچانک 85 لاکھ میں یہ ٹھیکہ من پسند شخص کو دے دیا گیا اور RDA کو 65 لاکھ کا سالانہ نقصان ہو رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) RDA پارکنگ پلازہ میں کار، موٹر سائیکل و دیگر گاڑیوں کی نیلامی میں حصہ لینے والے افراد و کمپنیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	اعجاز محمود عباسی	2۔	نعمان عارف
3۔	آغا عماد علی ضیاء	4۔	راجہ فاروق احمد
5۔	شیخ ساجد (ایس اینڈ ایس کارپوریشن)	6۔	راجہ زاہد لطیف

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

1. اعجاز محمود عباسی: 65 لاکھ سالانہ

2. نعمان عارف: 51لاکھ سالانہ
3. آغا عماد علی ضیاء: 40لاکھ سالانہ
4. راجہ فاروق احمد: 63لاکھ سالانہ
5. شیخ ساجد (ایس اینڈ ایس کارپوریشن): 70لاکھ سالانہ
6. راجہ زاہد لطیف: 85لاکھ سالانہ

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جی ہاں! ایک ٹھیکیدار مسمی ریاست علی جدون نے مورخہ 19.02.2015 کو اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل RDA اور کمشنر کو درخواست دی تھی جبکہ اخباری اشتہار کے مطابق ٹینڈر جمع کروانے کی تاریخ مورخہ 18.02.2015 بوقت 11:00 بجے صبح تھی اور کھلنے کا ٹائم 11:00 بجے دن تھا۔ مذکورہ ٹھیکیدار RDA آفس میں ٹینڈر لینے مورخہ 18.02.2015 بوقت 11.30 سے 12.00 بجے آیا۔ بروئے قوانین، ٹائم کے بعد ٹھیکیدار کو ٹینڈر جاری نہیں کیا جا سکتا تھا۔

(ہ) درست نہ ہے۔شکایت کنندہ ٹھیکیدار نے ڈائریکٹر جنرل RDA کو درخواست مورخہ 19.02.2015 کو دی تھی جبکہ مذکورہ ٹھیکہ مورخہ 23.02.2015 کو دے دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال کا جواب دینے سے پہلے جو بھی سٹاف ہے وہ سوال کو اچھی طرح سے دیکھ لیا کرے تاکہ سوال کے مطابق جواب آئے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ راولپنڈی فوارہ چوک پارکنگ پلازہ کی نیلامی میں حصہ لینے والی کمپنیوں کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ اس کے جواب میں RDA پارکنگ پلازہ میں کار، موٹر سائیکل و دیگر گاڑیوں کی نیلامی کا بتایا گیا ہے حالانکہ میں نے گاڑیوں کی نیلامی کے بارے میں نہیں پوچھا تھا بلکہ پارکنگ پلازہ کی نیلامی کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ یہ کتنی توجہ سے جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! وہ آپ کو اس کے بارے میں ابھی بتائیں گے۔ Have patience

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں sometime جواب میں کوئی چیز misprint ہو جاتی ہے لیکن میں آپ کی بات سمجھ گیا تھا۔ میں نے تو آپ کے ساتھ غلط بات نہیں کرنی تھی لہذا میں آپ کو پارکنگ پلازہ کے متعلق ہی بتا دیتا ہوں۔ اس میں ہوا یوں تھا کہ پارکنگ پلازہ RDA نے شہری ٹریفک کی وجہ سے 22 کروڑ روپے کی لاگت سے بنوایا تھا۔ RDA نے اپنے پیسوں سے اس پلازے کو بنوایا تھا اور پنجاب گورنمنٹ سے پیسا نہیں لیا گیا اور اس کے بعد میں ٹھیکہ جات ہوتے رہے۔ پہلی مرتبہ اس کا ٹھیکہ 57 لاکھ 50 ہزار روپے میں نیلام ہوا تھا۔ اس کے بعد 2012 سے 2015 تک اس کا ٹھیکہ راجہ فاروق کو دیا گیا۔

جناب سپیکر! اب میں اس کی بالکل حقیقت آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ اس ٹھیکے کی جب میعاد ختم ہوئی تو پھر RDA نے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ راجہ فاروق صاحب کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ جنہوں نے ٹھیکہ لیا تھا۔ پھر انہوں نے یوں کیا کہ پیپرا کے قوانین کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا اس کے اندر live cameras آئے اور اس کے اندر تمام چیزیں ہوئیں اور اس کی بولی رکھی گئی۔ جب بولی کا وقت شروع ہوا اور اس کی ڈیڈ لائن 18۔ فروری 2015 بوقت صبح 11:00 بجے تک تھی۔ اسی دن 2:00 بجے دوپہر کو تمام forms کھولے گئے اس کے بعد پارٹیوں نے اپنی بولی لگانی شروع کر دی اور 85 لاکھ روپے تک آخری بولی گئی اور سب سے زیادہ بولی زاہد لطیف صاحب نے لگائی۔ اس کے بعد جب یہ بولی ہو گئی چونکہ سب کچھ live چل رہا تھا، all of sudden پچھلا آدمی کھڑا ہو کر آ گیا اور اس نے کہا کہ میں تو اس ٹھیکے کو ڈیڑھ کروڑ روپے میں لیتا ہوں یہ ٹھیکہ آپ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر! پیپرا کے اپنے کچھ قوانین اور وقت ہے اگر ایک منٹ اوپر ہو جائے تو کوئی بندہ بھی اس کا form نہیں لے سکتا۔ اس آدمی نے 11:00 بجے تک form جمع ہی نہیں کروایا تو he is no more. اب 2:00 بجے یہ نیلامی ہو گئی، live ٹی وی پر بھی چل گئی، میڈیا میں بھی آ گیا اور سب کچھ ہو گیا تو اب اس کو کسی نے ٹھیکہ نہیں دینا تھا۔ اس نے آ کر شکایت کی کہ میں یہ ٹھیکہ ڈیڑھ کروڑ روپے میں لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب ہم نے ٹھیکہ تو اسی کو دینا تھا جس نے بولی لگائی ہوئی تھی اور جس کو مل چکی تھی تو یہ سارا معاملہ ہوا ہے۔ یہ معزز ممبر تو اب سوال کر رہے ہیں ان سے پہلے یہ سوال میں نے خود آتے ساتھ ہی take up کیا۔

جناب سپیکر! میں نے اس پر دو مرتبہ inquiry stand کروائی کیونکہ مجھے خود بھی اس پر شک تھا اور اس انکوائری کا دونوں مرتبہ مجھے same ہی جواب ملا ہے۔ اگر ان کے علم میں کوئی ایسی بات ہے جو کہ میرے علم میں نہیں ہے تو یہ please مجھے guide کریں۔ عباسی صاحب میری بات پر ہنسیں مت بلکہ یہ مجھے guide کریں میں ان کے ساتھ ہوں۔ میں اس چیز کو proper طریقے سے take up کروں گا لیکن آپ مجھے احسن انداز سے guide کریں اور criticize کر کے guide نہ کریں بلکہ بہتری کے لئے کریں کیونکہ ہم یہاں پر ایک دوسرے کو criticize کرنے نہیں آئے لہٰذا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کچھ بہتری ہو جائے۔ مہربانی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں ان کی بات سن کر بہت حیران ہوں کیونکہ نیلامی کا procedure اس طرح نہیں ہوتا، اس کے لئے companies کو issue tender documents ہوتے ہیں اور seal bids جمع کروائی جاتی ہیں اور اس کی نیلامی کی اس طرح بولی نہیں ہوتی تو معزز منسٹر کو شاید اس کے طریق کار کا پتا نہیں۔ اس کی live بولی کبھی نہیں ہوتی بلکہ issue tender documents ہوتے ہیں۔ Sealed tenders جمع کروائے جاتے ہیں اور وہ tenders جتنے بھی bidders ہوتے ہیں ان کی موجودگی میں کھولے جاتے ہیں تو اس میں دو نمبری کیا ہوئی ہے وہ میں بتاتا ہوں؟ Tender documents من پسند لوگوں کو دینے کے بعد وہاں سے issue tender کرنے والا ہی غائب ہو گیا۔ پہلے دن بھی یعنی کہ اگر یہ جو bids ہیں یہ 18 تاریخ کو کھلنے تھے تو وہ آدمی 17 اور 18 تاریخ کو اپنے آفس میں ہی موجود نہیں تھا، ان کا ایک pool بنا ہوا تھا جن لوگوں کو اس نے issue tender documents کرنے تھے ان کو issue tender documents کر کے وہ غائب ہو گیا اور یہ ٹھیکیدار جس نے شکایت کی یہ دو دن وہاں پر چکر لگاتا رہا لیکن اس کو issue tender documents نہیں ہوئے کہ یہ bid کرتا۔ جب اس کو tender documents نہیں ملے اور یہ bid نہیں کر سکا تو پھر اس آدمی نے written application دی کہ جو ٹھیکہ آپ نے 85 لاکھ روپے کا دیا ہے وہ میں ڈیڑھ کروڑ روپے میں لینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ایک miserable کمیٹی ہے اور یہ پیسا عوام کے مفاد کے لئے استعمال ہونا تھا۔ وہاں RDA سرکاری آفس میں کون سی اتنی accurate گھڑیاں لگی ہوئی ہیں اور وہاں کتنے آفیشل لوگ ہوتے ہیں کہ انہوں نے time note کیا ہے کہ جی وہ آدمی 11 بج کر 30 منٹ پر آیا ہے اس کے بارے میں آپ بھی اور میں بھی جانتا ہوں۔ RDA کو اس سے 65 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اگر اس آدمی کو tender مل جاتا تو یہ ٹھیکہ ڈیڑھ کروڑ روپے میں جاتا چونکہ یہ پہلے سے ہی pool ہوا ہوتا ہے، من پسند لوگوں کو ٹینڈر جاری کئے جاتے ہیں، اس کے بعد کلرک غائب ہو جاتا ہے اور لوگوں کو ٹینڈر ملتے ہی نہیں اس لئے کوئی آن لائن سسٹم ہونا چاہئے تاکہ لوگ نیٹ سے ہی ٹینڈر download کریں اور اس کے ساتھ سرکاری چالان لگائیں اور جمع کروادیں۔ یہ live بولی نہیں ہوتی یہ کوئی طریق کار نہیں جو کہ منسٹر صاحب فرما رہے تھے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! My apology اس کا بولی form ہوتا ہے میں اس کو مانتا ہوں کیونکہ میں ٹھیکیدار نہیں ہوں اور مجھے اس کے بارے میں اتنا زیادہ علم نہیں ہے۔ میں یہ ہرگز نہیں کہتا ہوں کہ۔۔

جناب سپیکر: پنجابی میں کہتے ہیں کہ "جوڑ برابر دا"۔ دیکھیں اب کیا ہوتا ہے؟ جی، عباسی صاحب! اب آپ منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس چیز کو بالکل میرٹ کے مطابق کیا گیا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میرے بھائی کوئی بات کر رہے ہیں لہٰذا میں اس کو غلط نہیں کہہ سکتا شاید میرے بھائی بالکل ٹھیک فرما رہے ہوں گے لیکن میں اس واقعہ کی دو مرتبہ انکوائری کروا چکا ہوں یہ سارا معاملہ عین میرٹ کے مطابق ہوا ہے، اس کو proper انداز سے دیکھا گیا ہے اس کے اندر کوئی 19/20 نہیں کی گئی۔ اس آدمی نے جان بوجھ کر نیلامی میں حصہ نہیں لیا اس کے ذہن میں یہ بات تھی کہ وہاں کوئی اس کا ٹھیکہ نہیں لے گا اور اس کا ریٹ نیچے گر جائے گا اور پھر میں اس کا ٹھیکہ 57 لاکھ روپے سے بھی کم پر لوں گا تو اس کا یہ ارادہ تھا جب اس کا وہ ارادہ مکمل نہیں ہوا اور تمام gangster ٹھیکیدار pool بنا کر باہر بیٹھے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر اصل حقیقت پوچھتے ہیں تو یہ سارے لوگ آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہم سیاست دان اگر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، اسی طرح باقی محکموں کے لوگ بھی بات کر لیتے ہیں تو یہ ٹھیکیداروں کا بھی آپس میں یہی style ہے یہ لوگ آپس میں مل جاتے ہیں کہ یہ یہ بولی دیں گے اور پھر یہ والا ٹھیکہ تیرا اور وہ والا ٹھیکہ میرا۔ اگر آپ ان کی اصلیت پر جائیں تو یہ ایک بہت بڑا مافیا ہے۔ آج یہ مجھ سے سوال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہے بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بالکل on merit ہوا ہے۔ میں اس پر دو مرتبہ انکوائری کروا چکا ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! چلیں، آپ ان کی بات مان لیں۔ ایسے نہ کریں۔ مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس کی انکوائری اسی نے کی ہو گی جس نے اس آدمی کو ٹھیکہ دیا ہے۔ کیا انہوں نے دونوں پارٹیوں کو سنا ہے؟ جو شخص ڈیڑھ کروڑ روپے میں ٹھیکہ لینے کو تیار تھا یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ 11 بج کر 30 منٹ سے 2 منٹ دیر سے آیا تھا۔ دیکھیں یہ میرے شہر کا مسئلہ ہے۔ یہ 65 لاکھ روپے کا میرے شہر کو فائدہ ہونا تھا۔ آپ کہتے ہیں تو ہمارا سر تسلیم خم ہے ورنہ یہ دو نمبری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! وہ اس ایوان کے معزز ممبر اور منسٹر بھی ہیں اور وہ خود کہہ رہے ہیں کہ میں نے دو مرتبہ اس کی انکوائری کروائی ہے۔ میرے خیال میں اب اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔ مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہاں ایک investor ہے جس کو یہ ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: .No supplementary on it آگے سوال ہیں۔

جناب آصف محمود: وہاں یونین کونسل کا ایک چیئرمین ہے جس کو انہوں نے ٹھیکہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی درخواست آجائے گی۔ اس کا ایک طریق کار ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! مجھے یہ نہیں پتا کہ کون کس کا supporter ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو ٹھیکہ دیں گے تو پھر ایسے ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ایسے نہ کریں۔ اس کا طریق کار کوئی اور اختیار کر لیں لیکن یہ سوال میں نہیں آئے گا۔ آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8792 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8862 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے لیکن ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر لیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ہمیں کمیٹی میں بیٹھ کر فیصلہ کرنا ہو گا کیونکہ معاملات کچھ بہتر نہیں آ رہے۔ اگلا سوال نمبر 2599 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5565 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے، وقفہ سوالات کے دوران تک اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8567 میاں طارق محمود کا ہے، وہ بتا کر گئے ہیں کہ ان کے کسی دوست کی فوتیدگی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8583 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ نجمہ بیگم کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8741 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں خواتین کے لئے پارک بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 8741: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ڈیرہ غازی خان میں خواتین کی سیر و تفریح کے لئے کوئی پارک نہیں ہے کیا حکومت خواتین پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

ضلع ڈیرہ غازی خان شہر میں دو عدد پارکس جس میں نمبر 1 نواز شریف پارک جو کہ 14 ایکڑ پر مشتمل ہے وہ صرف فیملیز کے لئے مختص کیا گیا ہے جبکہ نمبر 2 ارشاد نوحی پارک 2 ایکڑ پر مشتمل ہے جو صبح کے وقت صرف خواتین کی سیر و تفریح کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں دو عدد پارکس نواز شریف پارک اور ارشاد نوحی پارک ہیں لیکن خواتین کے لئے کوئی پارک نہیں ہے۔ جواب میں families کی بات کی گئی ہے کہ families کے لئے پارک بنایا گیا ہے لیکن وہاں لڑکے ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ کوئی مل جائے تو ہم فیملی بنا کر پارک میں جائیں جبکہ صرف فیملی کے لئے مختص نہیں کیا گیا۔ اگر اسی پارک کو ہفتے میں دو دن ہفتہ اور اتوار خواتین کے لئے مقرر کر دیئے جائیں کیونکہ ہمارے ڈیرہ غازی خان کی خواتین بڑی محنتی ہیں، سارا دن محنت مزدوری کرتی ہیں، ملازمت کرتی ہیں لہٰذا ان کی تفریح کے لئے کوئی جگہ بنا دی جائے تو خواتین کے لئے احسان ہو گا۔ اسی طرح کمپنی باغ جو سٹی پارک کے نام سے مشہور ہے اُس میں کسی وقت کچھ جگہ پر خواتین کے لئے مختص کیا گیا تھا لیکن اس میں بھی پرائیویٹ جم لگایا گیا ہے اس لئے وہاں خواتین نہیں جا سکتیں۔ انہی پارکوں میں سے اگر خواتین کے لئے مختص کر دیا جائے اور جس طرح ایک پارک میں خواتین کی سیر و تفریح کے لئے کہا گیا ہے تو صبح صبح خواتین walk کے لئے تو جا سکتی ہیں لیکن تفریح کے لئے نہیں جا سکتیں کیونکہ شام کے وقت مردوں کا میلہ لگا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اگر نیا پارک نہیں بنا سکتے تو انہی پارکوں میں سے کوئی دن مقرر کئے جائیں یا کوئی portion مقرر کر دیا جائے کہ یہ صرف خواتین کے لئے ہے تو میں شکر گزار ہوں گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! خواتین کے لئے کوئی hours مقرر کر دیں اور جس طرح محترمہ کہہ رہی ہیں تو کیا ایسا possible ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ڈیرہ غازی خان سے ہی ہے تو محترمہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہمیں پتا تھا اور وزیر اعلیٰ کا بھی وژن یہی تھا اس لئے ڈی جی خان میں علیحدہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی بن گئی ہے، اسی طرح پورے پنجاب میں اتھارٹی بن گئی ہے جس کا کام یہ ہو گا کہ اچھے پارکس develop کئے جائیں اور greenery ہو۔ جتنا ہمارا ٹوٹل بجٹ ہے اُس کا دو فیصد بجٹ ان کو دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! لاہور میں آپ کو greenery نظر آتی ہے لیکن ہماری سائیڈ پر یا تھوڑا آگے چلے جائیں تو ریگستان ہی ریگستان اور مٹی ہی مٹی نظر آتی ہے، اسی طرح ملتان کی طرف سے گزریں تو وہاں پر لال مٹی بڑی مشہور ہے۔

جناب سپیکر: مٹی سے خوشبو بھی اچھی آتی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، بالکل۔ جیسے upper پنجاب میں greenery ہے ویسے lower پنجاب میں بھی آ جائے اور یہ فرق ختم ہو جائے لہٰذا اس کے لئے ہم نے دو فیصد بجٹ رکھا ہے۔ جیسے محترمہ نے کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ ابھی ڈی جی خان کے ممبر سید عبدالعلیم نے کہا ہے کہ ایک فیصد ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا تحقیق کر کے بتائیں اور ایسے بات نہ کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، معاف کیجئے گا۔ محترمہ کی بات بالکل صحیح ہے کہ صبح کے وقت کچھ hours عورتوں کے لئے ہیں، اسی طرح ایک اور پارک ہے جو مکمل families کے لئے ہے لیکن وہاں پر آبادی زیادہ ہے اس لئے عورتوں کی entertainment کے لئے پارک ہونا چاہئے۔ جیسے محترمہ کہہ رہی ہیں کہ ہفتے میں ایک دن یا دو دن رکھیں تو اس کے لئے یہ ہمیں suggest کریں کیونکہ یہ وہاں سے represent کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ایک suggestion دینا چاہ رہی ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، بالکل ضرور دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارک کو ہفتے میں مختص نہ کریں کیونکہ گھریلو خواتین کے لئے فارغ وقت شام پانچ سے سات بجے تک ہوتا ہے لہٰذا پارکوں میں ان کے لئے شام پانچ سے سات کا وقت مختص کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔ وہ خود coordinate کر لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! دوسری request یہ تھی کہ ابھی میری بہن نے یہ کہا کہ گورنمنٹ کا پارک ہے جس میں پرائیویٹ جم بنا ہوا ہے لہٰذا منسٹر صاحب ایوان کو یہ بھی بتا دیں کہ کسی سرکاری زمین پر پرائیویٹ جم کیسے بن سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! It is not a private Gym یہ حکومت ہی کی طرف سے ہے لیکن پرائیویٹ جم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8834 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 8885 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس

سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8886 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8901 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے لیکن ان کی والدہ محترمہ بیمار ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8905 جناب محمد شعیب صدیقی کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی

وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8941 جناب رمیش سنگھ اروڑا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8942 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8947 بھی محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔ جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8968 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی پی پی۔9 میں ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*8968: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔9 راولپنڈی میں پچھلے چار سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) پی پی۔9 راولپنڈی میں پچھلے چار سالوں میں کل کتنے ترقیاتی کام ہوئے اور ادا کی گئی رقوم کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) واسا راولپنڈی کے شہریوں کو کتنے گیلن پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو شہر کی کتنے فیصد آبادی کی ضرورت پوری کرتا ہے؟

(د) راولپنڈی میں پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کتنے کیوسک کے، کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں اور ان میں سے کتنے ٹیوب ویل اپنی عمر پوری کر چکے ہیں، کتنے ٹیوب ویلز کے بور ختم ہو چکے ہیں، فی الوقت کتنے ٹیوب ویل بالکل صحیح کام کر رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا، راولپنڈی

پی پی۔9 راولپنڈی کا علاقہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ، راولپنڈی

پی پی۔9 راولپنڈی پچھلے چار سالوں میں RDA نے کسی سکیم پر کام نہیں کیا ہے۔

(ب) واسا، راولپنڈی

پی پی۔9 راولپنڈی کا علاقہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ، راولپنڈی

کیونکہ کام ہی نہیں کیا گیا اس لئے رقوم کی تفصیلات نہیں ہیں۔

(ج) واسا، راولپنڈی

واسا راولپنڈی کے شہریوں کو 55 ملین گیلن پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو شہر کی 90 فیصد آبادی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور بقایا 10 فیصد آبادی زیر زمین پانی کو ذاتی ٹیوب ویل یا بور کے ذریعے استعمال کرتی ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈز، ڈی ایچ اے، بحریہ ٹاؤن اور پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز اس میں شامل نہیں ہیں۔

(د) واسا، راولپنڈی

راولپنڈی میں پانی کی فراہمی کے لئے 405 ٹیوب ویلز 0.25 کیوسک کے مختلف جگہ پر لگائے گئے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے دس سالوں میں 60 ٹیوب ویلز یا اپنی عمر پوری کر چکے ہیں یا ان کے بور ختم ہو چکے ہیں ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ واسا نے ان کی جگہ نئے ٹیوب ویلز لگا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں سوال یہ پوچھا تھا کہ پی پی-9 راولپنڈی میں پچھلے چار سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر کام ہوا ہے؟ اس کے جواب میں واسا اور RDA کا حوالہ دیا گیا ہے حالانکہ میں نے اس میں واسا اور RDA کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف generally پوچھا تھا کہ کتنی ترقیاتی سکیمیں میرے حلقے کے اندر ہوئی ہیں؟ جواب میں صرف واسا اور RDA کا حوالہ دے کر گول مول کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ اتنا آسان کام نہیں ہے بہر حال منسٹر صاحب آپ کو ابھی بتاتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ان کی بات دو ہزار فیصد ٹھیک ہے کیونکہ آج جب یہ سوال میرے سامنے آیا تو میں نے بھی same یہی سوال محکمہ سے put کیا لہٰذا میں معذرت چاہتا ہوں اور ہم دوبارہ وقفہ سوالات میں اس کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 8974 محترمہ شنیلا رُوت کا ہے جو ملک سے باہر ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8997 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے کی ہاؤسنگ کالونیاں اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*8997: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایل ڈی اے کی لاہور میں کتنی ہاؤسنگ کالونیاں ہیں ان کے نام، رقبہ اور یہ کب بنائی گئی تھیں؟

(ب) اس وقت ایل ڈی اے کس کس کالونی پر کام کر رہا ہے؟

(ج) ایل ڈی اے کے قاعدہ / قانون کے تحت ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی کے لئے کتنا رقبہ اور کیا کیا فارملٹی درکار ہے؟

(د) اس وقت ضلع لاہور ایل ڈی اے کی حدود میں کون کون سی غیر قانونی / غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونی پر کون کون افراد کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونی کے خلاف ایل ڈی اے کیا ایکشن لے رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ / لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی کل 51 ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ ایل ڈی اے "ایل ڈی اے سٹی" ہاؤسنگ سکیم پر کام کر رہا ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے قاعدہ / قانون، "ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014" کے مطابق ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی کے لئے 100 کنال یا اس سے زائد رقبہ درکار ہوتا ہے اور اس سے کم ایریا کے لئے سب ڈویژن پلان ہوتا ہے۔ پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی کو پاس کروانے کے لئے مکمل تفصیل ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 میں موجود ہے تاہم ایل ڈی اے کے قوانین کے مطابق ضروری کاغذات ملکیت، لے آؤٹ پلان، سروے پلان، سروس ڈیزائن اور دیگر متعلقہ کاغذات جمع کروانے ہوتے ہیں، جس کے بعد اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور اس کے بعد بمطابق موجودہ قوانین و پلاننگ سٹینڈرڈ، لے آؤٹ پلان کو چیک کیا جاتا ہے اور درست پا کر منظور کر لیا جاتا ہے۔

(د) ایل ڈی اے اپنے قوانین، ایل ڈی اے ایکٹ 1975 (ترمیمی ایکٹ 2013) اور ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے تحت غیر قانونی سکیموں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کا اختیار رکھتا ہے۔ غیر قانونی سکیموں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ غیر قانونی سکیموں میں ملکیت کا ریکارڈ محکمہ ریونیو کے پاس ہوتا ہے تاہم ایل ڈی اے اس سلسلہ میں غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان و قابضان کے خلاف کارروائی کرتا ہے،

جس کے نتیجے میں غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان و قابضان منظوری کے لئے کیس جمع کراتے ہیں۔ ان میں سے جو سکیمیں 2013 سے پہلے قائم شدہ ہیں اور قوانین و ضوابط کو پورا نہیں کرتی ان کے مسائل حل کرنے کے لئے کمیشن کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

(ہ)

- لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ معاملات کو مختلف اوقات میں لاگو قوانین کے تحت کنٹرول کر تا رہا ہے۔ گزشتہ قوانین میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے ماسوائے چالان اور کوئی شق موجود نہیں تھی۔
- اس سلسلہ میں ایل ڈی اے ایکٹ 1975 میں 19۔ستمبر 2013 کو ترمیم کی گئی اور پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے لئے نئے رولز یعنی ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 بنائے گئے ہیں۔
- ایل ڈی اے اپنے قوانین، "ایل ڈی اے ایکٹ 1975 (ترمیمی ایکٹ 2013)" اور "ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز "2014 کے تحت ایل ڈی اے غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان اور ڈویلپرز کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی کر رہا ہے:

1. غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان و قابضان کو نوٹسز جاری کرنا: کہ ان کے خلاف بغیر منظوری کے سکیم بنانے کے جرم میں کارروائی کیوں نہ عمل میں لائی جائے۔
2. غیر قانونی سکیموں میں اراضی کی رجسٹری اور انتقال پر پابندی کے لئے کیس متعلقہ ڈسٹرکٹ کلیکٹر کو بھیج دیا جاتا ہے۔
3. بجلی، پانی اور گیس کی سہولیات کو منقطع کرنے یا نہ دینے کے لئے کیس متعلقہ محکمہ جات کو بھیج دیا جاتا ہے۔
4. غیر قانونی سکیموں کے بارے میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے اشتہار قومی اخبارات میں بھی دیا جاتا ہے۔
5. غیر قانونی سکیموں کی مسماری بھی کی جاتی ہے۔
6. ان کے سپانسرز / ڈویلپرز کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کے لئے متعلقہ تھانے میں شکایات بھی درج کروائی جاتی ہیں۔

7. ان سکیموں کی منظوری کے وقت ان کے سپانسرز کے غیر قانونی طور پر سکیم میں ترقیاتی کام شروع کرنے اور پلاٹ کی خرید و فروخت کے متعلقہ اشتہار دینے کے عوض جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔

- ان قوانین کے تحت محکمہ ایل ڈی اے کی طرف سے تمام غیر قانونی رہائشی سکیموں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی پہلے سے ہی عمل میں لائی جا رہی ہے۔
- ان اقدامات کی روشنی میں متعدد سکیموں کے مالکان نے برائے سکیم منظوری درخواستیں محکمہ ایل ڈی اے میں جمع کرا دی ہیں، جو برائے منظوری زیر کارروائی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں جز (ب) پر ضمنی سوال کروں گی۔ میں جز (ب) پر آپ کے توسط سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ایل ڈی اے کی جس ہاؤسنگ سکیم کا مجھے بتایا گیا ہے اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس سکیم میں کون کون سے قصبہ جات کو acquire کیا جا رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ پاکستان کی سب سے بڑی سکیم ہے جس کا رقبہ 58ہزار 500 کنال ہے اور اس کو Land Acquisition Act 1894 کے سیکشن 4 کے تحت پنجاب گزٹ مورخہ 24-11-2011 کو نوٹیفکیشن کیا گیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں کون کون سے رقبہ جات acquire کئے گئے؟

جناب سپیکر: اس کی تو لمبی لسٹ ہو گی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ پاکستان کی سب سے بڑی سکیم ہے۔ (قہقہہ)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! لاہور میں ہی بن رہی ہے ناں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ اگر آپ fresh question کر لیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ سکیم لاہور ہی میں بن رہی ہے ناں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس میں کافی این او سی بھی ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اسے پڑھنا ہے تو وقت ایسے ہی waste ہو جائے گا تو محترمہ اپنا specific question put کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! سارے نہ بتائیں صرف دو تین بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس میں بہت زیادہ تفصیل ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں سارا جواب پڑھ دیتا ہوں؟

جناب سپیکر: جو محترمہ نے پوچھا ہے وہ بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں پھر یہ سارا تفصیلی جواب پڑھ دیتا ہوں کیونکہ یہ بہت لمبا ہے اور آپ سن لیں۔ ایل ڈی اے اور ایل آئی ٹی نے اب تک لاہور میں 51 ہاؤسنگ سکیمیں شروع کی ہیں جن کی ڈویلپمنٹ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں جتنا سوال انہوں نے پوچھا ہے اس کا جواب دیں کیونکہ اس طرح تو وقت بہت لگے گا اور باقی ممبران کے سوالات بھی ہیں جو کہ رہ جائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب جواب کی تفصیل مجھے دے دیں تو میں اسے دیکھ لیتی ہوں اور اتنی دیر میں اگلا ضمنی سوال کر لیتی ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ (اس مرحلہ پر وزیر موصوف نے جواب کی تفصیلی کاپی محترمہ فائزہ احمد ملک کو بھجوائی)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے بتایا کہ یہ پاکستان کی سب سے بڑی ہاؤسنگ سکیم ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بہت لمبا چوڑا جواب ہے اور اس کے اندر ساری مکمل تفصیل ہے اگر محترمہ اسے دیکھ لیں تو سارا کچھ واضح ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ اس سکیم کو ایل ڈی اے independently بنا رہا ہے یا اس میں کوئی اور کمپنیاں بھی شامل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس میں ایل آئی ٹی اور ایل ڈی اے دونوں مل کر بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دیئے گئے جواب میں ساری تفصیل ہے محترمہ اسے پڑھ لیں۔ اگر کہیں تو میں پڑھ دوں کیونکہ پھر کہیں گی کہ میں اتنی لمبی بات کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، لمبی بات دونوں طرف سے ہو رہی ہے اور ایک طرف سے نہیں ہو رہی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوالات تو ہیں نہیں اور نہ ہی کسی اور ممبر کے take up ہوئے ہیں، چلیں جو سوال take up ہوا ہے تو اسی کا جواب تفصیل سے لے لیں کیونکہ یہ پہلا واقعہ ہو گا کہ کسی سوال کا جواب تفصیل سے دیا جا رہا ہے وگرنہ تو جواب آتا ہی نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں جواب پڑھنا شروع کروں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے دوسری کمپنی کا نام لیا ہے جس کی مجھے ابھی سمجھ نہیں آئی۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا نام ایل آئی ٹی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں صرف یہ جاننا چاہوں گی کہ اس کمپنی کی credibility کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ کہیں تو میں تفصیلی جواب پڑھ دوں تو محترمہ کو ساری سمجھ آجائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں کیونکہ ابھی محترمہ کو بات کرنے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کمپنی کی credibility بتادیں کہ کیا ایل ڈی اے نے اس کی credibility چیک کی ہے کیونکہ ایل ڈی اے جس کمپنی کے ساتھ مل کر یہ ہاؤسنگ سکیم بنارہا ہے تو اس کمپنی میں کون سے پرائیویٹ گروپ شامل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ایل ڈی اے نے اس کمپنی کا معیار چیک کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں یہی بات کررہا ہوں کہ اس کے اندر تو مختلف سوالات نکل سکتے ہیں۔ جس طرح محترمہ نے پہلے سوال کیا تھا کہ کس کس جگہ پر بن رہی ہے تو موضع کاہنہ کے اندر، موضع تھرپنجو ہے، موضع کھاچاں، موضع سدھڑ، موضع رکھ جھیڈو، موضع ہلوکی اور موضع توڑ وڑائچ میں بن رہا ہے۔ اسی طرح یہ جو ایک کمپنی بنی ہوئی ہے تو اس کے اندر اتنی چیزیں ہیں کہ اگر محترمہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تو ایل ڈی اے اس حوالے سے انہیں پوری طرح explain کردے گا اور میں انہیں ایل ڈی اے سے ٹائم لے دوں گا۔ یہ ایک ایسی waste چیز ہے جس کے اندر میں یہاں بیٹھ کر سارا دن بھی لگاؤں تو کم ہے۔ یہاں پر ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب بھی بیٹھے ہیں جنہیں ان چیزوں کا بہت پتا ہے تو وہ بتادیں کہ کوئی بندہ ہے جو اس کا ایک ہی وقت میں جواب دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ اپوزیشن لیڈر کی بات ہورہی ہے اور وہ آمنے سامنے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! میں نے محترمہ کو ساری تفصیل دے دی ہیں اور آپ کو میں نے اصل چیز دے دی ہے جسے محترمہ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس تفصیل کو پوری طرح سے پڑھ لیں اور پھر پوچھ لیں جو کچھ پوچھنا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے دی گئی تفصیل پر کوئی اعتراض ہے نہ ہی منسٹر صاحب کی بات پر لیکن میرا یہاں پر سوال جمع کرانے کا مقصد صرف ایک چیز کو make sure کرنا ہے کہ ہمارے اور آپ کے علم میں ہے کہ بہت سارے ہمارے حکومتی ایم پی ایز کہہ لیں یا ایم این ایز کہہ لیں، بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو ناجائز قبضوں کے اندر involve ہیں۔ یہ بات ہم سب کے علم میں ہے۔ آئے دن ہم واقعات پڑھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے علم میں تو یہ بات نہیں ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارے علم میں تو ہے اس لئے آپ کے علم میں بھی ہونا چاہئے اسی لئے میں کوشش کر رہی ہوں اور بار بار insist کر رہی ہوں کہ جن کالونیوں کو آپ نے acquire کیا ان کی شکایات آرہی ہیں کہ وہ ناجائز قبضہ میں ملوث ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں یہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب محترمہ نے کہہ دیا ہے تو مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ایل ڈی اے ایک سسٹم ہے اور ایک ایسا سسٹم ہے جس میں بڑے بڑے قبضے والے لوگ آتے ہیں اور وہ یہاں پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اب تو اللہ کا یہ شکر ہے کہ ہر طرف ہی "نیب" ہے اور باقی لوگ بھی watch کرنے والے ہیں۔ کسی ایم این ایز یا ایم پی ایز میں ہمت ہے کہ جا کر قبضہ کر لے تو اسے پتا چل جائے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایم این ایز یا ایم پی ایز اٹھے اور جا کر قبضہ کر لے۔ یہ کوئی پرانا زمانہ نہیں ہے بلکہ یہ 2017 ہے۔ یہاں پر ہر چیز پورے ریکارڈ کے ساتھ ہے اور ہر چیز کا ایک سسٹم ہے۔ یہاں پر اپنی مرضی کوئی بیوروکریٹ کر سکتا ہے نہ یہاں ڈی ایم جی آفیسر کر سکتا ہے اور نہ کوئی سیاستدان

کر سکتا ہے۔ ہاں آپ یہ کہیں کہ اگر ایک چیز 100 فیصد درست ہو تو 100 فیصد نہیں ہو سکتی۔ تھوڑا بہت تو 19/20 ہوتا ہے لیکن اسے handle کیا جاتا ہے اور سسٹم اسے handle کرتا ہے لیکن ایل ڈی اے ایک independent ادارہ ہے۔ وہ میری بھی اتنی نہیں سنے گا اگر میں بطور وزیر ہاؤسنگ کہوں کہ میں فلاں جگہ پر پلاٹ لینا چاہتا ہوں تو ایل ڈی اے مجھے نہیں دے گا اور میرا کہنا نہیں مانے گا کیونکہ وہ ایک سسٹم ہے جسے جواب دہ ہونا ہے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب بڑی تفصیل سے ایل ڈی اے سٹی سکیم کے بارے میں بتا رہے تھے کہ بہت بڑی سکیم لاہور کے اندر ہے تو میں منسٹر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ایل ڈی اے نے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے لئے جو قوانین اور ضوابط بنائے ہوئے ہیں وہ خود تو ان کے اوپر عمل نہیں کر رہا۔ پرائیویٹ سیکٹر کو crush کر دیا گیا ہے اور اگر ان کی کوئی ہاؤسنگ سکیم approval کے لئے آتی ہے تو اسے کئی کئی سال لگ جاتے ہیں کیونکہ process کو اتنا complicated اور مشکل بنا دیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ پہلے وہ 20/25 محکموں سے این او سی جا کر لیں پھر اس کی Soil Testing Report ہے پھر ٹریفک والوں سے، پھر flood والوں کے پاس جائیں، پھر واسا کے پاس جائیں، پھر ڈپٹی کمشنر کے پاس جائیں اور پھر ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے پاس جائیں لیکن کیا ایل ڈی اے کے اوپر کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا جو کہ ایل ڈی اے سٹی کے نام پر اپنے پلاٹ لاکھوں کی تعداد میں فروخت کر رہا ہے حالانکہ وہاں پر کوئی پلاننگ ابھی تک ہوئی نہ یہ تمام این او سی حاصل کئے گئے اور چند کمپنیوں کو اپنے ساتھ partner بنا کر دھڑا دھڑ پلاٹ فروخت کر رہا ہے۔ آج سے چھ ماہ یا سال پہلے بھی اس پر بات ہوئی تھی اور میں دوبارہ وزیر موصوف کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ کہیں یہ بہت بڑا scam ثابت نہ ہو اور لوگوں کے اربوں روپے ڈوب جائیں گے۔ انہوں نے یہ جو چار چھ ڈویلپر ساتھ ملائے ہوئے ہیں، لوگوں کے رقبے دھڑا دھڑ خریدے جا رہے ہیں، فائلیں بن رہی ہیں اور وہ فائلیں لوگوں کو فروخت کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی پرائیویٹ ہاؤسنگ سیکٹر کے اندر ڈویلپر اپنی سکیم پاس کروانے کے لئے جاتا ہے تو اس کے لئے ایک ڈیڑھ سال کا procedure اور process ہے تو ایل ڈی اے کو کس نے اختیار دیا ہے کہ وہ راتوں رات یہ ساری پلاننگ، سارے این او سی اور سب کچھ کئے بغیر صرف اشتہار بازی کے ذریعے سے ہی کہ ایل ڈی اے کا ایک نام ہے کہ یہ حکومتی ادارہ ہے اور

وہاں پر لوگ دھڑا دھڑ پیسے جمع کروا رہے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ اس کو ذرا چیک کریں کہ کہیں یہ بعد میں بہت بڑا scam ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں اپوزیشن لیڈر صاحب کا کہ وہ بہت قابل احترام ہیں۔ انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ 90 فیصد ٹھیک ہیں۔ کسی ایک سکیم کے اندر آپ کو مختلف محکمہ جات سے 100 قسم کے این او سی لینے پڑتے ہیں اور میں اس لئے خاموش تھا کہ اپوزیشن لیڈر نے صحیح بات کی ہے۔ میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں میرے پاس ایک بندہ آیا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دونوں ہی ایک دوسرے کی بات کو صحیح مان رہے ہیں پھر آپ اس کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں وہی بات کر رہا ہوں میرے پاس ایک آدمی آیا اُس نے مجھے کہا کہ میں نے یہاں پر پیسے جمع کروائے تھے ،انہوں نے مجھ سے آدھے پیسے لئے ہیں اس کے بعد stop کر دیا ہے، پیسے بھی نہیں لے رہے اور مجھے جگہ بھی نہیں دے رہے، ہر چیز بند ہے۔ میں نے خود ڈی جی صاحب کو فون کیا اور میں نے اُن سے کہا کہ آپ اس معاملہ کو دیکھیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس سکیم میں ہم نے ہر قسم کا stop کیا ہوا ہے، ہم proper طریقے سے ایک ایک چیز کو watch کر رہے ہیں۔ جیسے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ یہ کہیں بہت بڑا scandal نہ بن جائے۔ اس پر نظر رکھتے ہوئے تمام چیزیں stop کر کے ایک ایک چیز کو دیکھا جا رہا ہے بلکہ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری بھی آنکھیں کھولی ہیں میں اس کے اوپر ابھی جا کر proper قسم کی انکوائری stand کرواتا ہوں اور next session جب بھی ہو گا جب ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا وقفہ سوالات ہو گا میں آپ کو اس کا جواب دوں گا بلکہ میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا میں آپ کو اس کا proper جواب دوں گا۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کی بڑی positive سوچ ہے میں عرض کروں گا کہ اس پر منسٹر صاحب ایک میٹنگ ضرور convene کریں یا کوئی کمیٹی بنائیں۔ ایل ڈی اے شُتر بے مہار کی طرح کام کر رہا ہے یہ پہلے صرف لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی تھا ہم نے دو سال پہلے یہاں اسمبلی میں ایک بل پاس کر کے اس کا دائرہ اختیار چار اضلاع تک پھیلا دیا ہے جس میں ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، قصور اور لاہور ہے۔ لاہور شہر کے مسائل تو حل نہیں ہو رہے یہ چار اضلاع بھی اس میں add ہو گئے ہیں لوگ اس قدر زیادہ پریشان ہیں میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ آپ کھڈیاں والی سائیڈ پر نکل جائیں ،ننکانہ والی سائیڈ پر نکل جائیں ،شیخوپورہ والی سائیڈ پر چلے جائیں۔ ایل ڈی اے کے اہلکاروں کی چاندی ہو گئی ہے وہ جہاں جاتے ہیں وہاں لوگوں کے چالان کر کے اُن سے پیسے وصول کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں اس معاملہ کے بارے میں بیٹھ کر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے ایل ڈی اے کا دائرہ اختیار چار اضلاع تک بڑھایا ہے اور وہاں پر کسی بندے نے اپنی ہاؤسنگ سکیم پاس کروانی ہے، کوئی سب ڈویژن پاس کروانی ہے، کوئی بلڈنگ کا نقشہ پاس کروانا ہے اُس کو لاہور آنا پڑا ہے۔

جناب سپیکر! لاہور ایل ڈی اے میں ایک ڈائریکٹر بنا ہوا ہے کہ یہ ننکانہ صاحب کے لئے ڈائریکٹر لاہور میں بیٹھے ہیں ایک دیہاتی شخص وہاں سے چلتا ہے وہ کاغذات اکٹھے کر کے ایک دو دن کی مسافت کے بعد یہاں پہنچتا ہے یہاں پھر ایک objection لگتا ہے آپ اس کو decentralize کریں اور اس کا کوئی نہ کوئی سسٹم بنائیں اس سے لوگ بہت زیادہ پریشان ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر لوکل گورنمنٹ جناب منشاء اللہ بٹ بھی تشریف رکھتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے آج سے دو سال پہلے اپنی ایک رولنگ دی اور ایل ڈی اے کے اس اختیار کو غیر آئینی قرار دے دیا اور آئین سے متصادم قرار دے دیا جو ایل ڈی اے ایکٹ کی دفعہ 13 لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے ساتھ contradict کرتی ہے اس پر سپریم کورٹ کی بڑی واضح رولنگ ہے کہ یہ overlapping ہے اور یہ مقامی حکومتوں کا گلہ گھوٹنے کے مترادف ہے۔ Actual تو ایسے ہونا چاہئے تھا کہ ہماری جو میونسپل کمیٹی، ہماری جو ٹاؤن کمیٹی ہے، ہمارے جو زون ہیں، سب ڈویژن ہیں سے نقشوں کی منظوری اور جو آپ کی چھوٹی چھوٹی approvals ہیں وہ ایل ڈی اے کی بجائے لوکل گورنمنٹ کا اختیار ہونا چاہئے۔ سپریم کورٹ نے یہ

فیصلہ دیا ہوا ہے۔ اب دو سال کے بعد بھی ابھی تک اس میں کوئی پیشرفت نہیں میں اس بارے میں رانا ثنا ءاللہ خان سے بھی بات کر چکا ہوں اور لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب سے بھی میں نے twicely بات کی، چیف سیکرٹری سے بھی بات کی۔ خدا کے لئے اگر سپریم کورٹ کی طرف سے ایک فیصلہ آ گیا ہے اُس کے بعد اُس کے عملدرآمد کرنے کے لئے کوئی بندہ تیار نہیں ہو رہا۔ کس طرح سے لوگوں کی زندگی آسان ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ہاؤسنگ کے منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اس چیز کے لئے آپ اس کو یا تو کمیٹی میں بھیج دیں یا اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنا دیں کہ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں لوگ بہت زیادہ ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب کا وژن بالکل ٹھیک ہے اور جو بات اپنے experience سے کر رہے وہ بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں لوگوں کو بہت پریشانی آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ میں ایک فاٹا محکمہ بھی ہے وہ ایل ڈی اے سے چھوٹا ہے اُس کے اندر ہم نے سارا کمپیوٹرائز سسٹم کیا ہے این او سیز لینے کا جو مسئلہ مختلف جگہ آتا تھا وہ under one shed one window ہو گیا ہے۔ فاٹا جس جس جگہ پر بناتے ہیں وہیں پر اُس کا آفس پورا کمپیوٹرائز بنا ہوا ہے اُس کا کارڈ ہے اور ہم یہی ایل ڈی اے کے اندر introduce کروا رہے ہیں۔ حکومت کے چھ سے سات ماہ رہ گئے ہیں لیکن I assure you ہم اس کو within three to four months of time آپ کو بہت بڑا change نظر آئے گا under one place جو اپوزیشن لیڈر صاحب بات کر رہے ہیں ہم انشا ءاللہ اس کو وہاں پر حل کروائیں گے۔ ہمارے ڈی جی ایل ڈی اے صاحب نے کام بھی شروع کیا ہوا ہے یہ نہیں ہے کہ کام شروع نہیں ہوا ہے یہ میرے بڑے ہیں میں ان کے حکم کے مطابق اس کے اوپر ایک کمیٹی بنا رہا ہوں جس کے اندر ڈی جی ایل ڈی اے، سیکرٹری ہاؤسنگ اور ڈی جی فاٹا ان تین ممبرز پر مشتمل کمیٹی بنا رہا ہوں اس پر وہ جو finding مجھے دیں گے میں ایوان کے اندر پیش کروں گا اگر یہ satisfied نہیں ہوں گے تو ہم اس کو اپنی کمیٹی میں لے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! on his behalf

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں میاں محمد رفیق کا privilege کچھ زیادہ ہے۔جی، میاں صاحب !سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9086 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کو یا سوال کو؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب نہیں سوال کو آپ کی اجازت سے جواب تو مجھے دینا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جواب نہیں دینا آپ نے سوال کرنا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دیہات میں واٹر سپلائی سکیم کی بندش اور بل سے متعلقہ تفصیلات

*9086: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے تحت جو واٹر سپلائی سکیمیں دیہات میں کام کر رہی ہیں ان میں سے بیشتر اس وجہ سے بند ہو جاتی ہیں کہ استعمال کنندگان واٹر سپلائی سکیم کو چلانے کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے استعمال کردہ پانی کا بل ادا نہیں کرتے؟

(ب) کیا محکمہ کی جانب سے کروڑوں روپے کی لاگت سے تیار کردہ واٹر سپلائی سکیمیوں کے مؤثر اور مسلسل استعمال کے لئے لوگوں کو بل ادا کرنے کا پابند کرنے کے لئے کوئی قانون سازی کی گئی ہے؟

(ج) جو سکیمیں اپنی طبعی عمر یا مدت پوری کر چکی ہیں ان کو Rehabilitate or Replace کرنے کے لئے محکمہ کی پالیسی کیا ہے؟

(د) کیا محکمہ دیہات میں موجود واٹر سپلائی سکیموں کو مؤثر طور پر چلانے کے لئے متعلقہ یوزر کمیٹی کو Maintenance and Repair کے لئے کوئی فنڈز فراہم کرتا ہے تو اس کی رقم کتنی ہوتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) درست نہ ہے اس وقت محکمہ ہذا کے تحت دیہی علاقہ میں کوئی بھی واٹر سپلائی سکیم نہ چل رہی ہے۔ دیہی علاقوں میں تمام واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کرنے کے بعد انتظام وانصرام اور چلانے کی غرض سے واٹر یوزر کمیٹی (CBO) کے حوالے کر دی جاتی ہیں جو کہ امداد باہمی کے اصول پر لوگوں سے بل بھی وصول کرتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے چونکہ محکمہ اپنے طور پر واٹر سپلائی کا کوئی بل اکٹھا نہیں کرتا لہذا اب تک کسی قانون سازی کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ہے

(ج) جو سکیمیں اپنی طبعی عمر یا مدت پوری کرنے یا کسی دوسری وجہ سے بند ہو چکی ہیں ان کی بحالی کے لئے محکمہ نے ایک مربوط پروگرام بنا رکھا ہے۔ اس پروگرام کے تحت سال 2016-17 میں 274 سکیمیں rehabilitate کی جا چکی ہیں اور واپڈا سے کنکشن ملنے کے بعد فوراً functional کر دی جائیں گی جبکہ سال 2017-18 میں مزید 781 سکیموں کی بحالی کا کام شروع ہے۔ تیسرے مرحلے میں باقی 519 بند سکیموں کو سال 2018-19 میں بحال کرنے کا پروگرام ہے

(د) ہاں! یہ درست ہے محکمہ دیہات میں موجود واٹر سپلائی سکیموں کو مؤثر طور پر چلانے کے لئے متعلقہ واٹر یوزر کمیٹی (CBO) کو Operation & Maintenance کے لئے Support فنڈز فراہم کرتا ہے جس کے لئے سال 2013-14 میں پچاس ہزار سال 2014-15 میں تین لاکھ اور سال 2015-16 میں بھی تین لاکھ روپے فی سکیم مہیا کئے گئے۔ حکومت پنجاب نے سال

2017-18 میں اس مد میں ایک ارب روپے مہیا کئے ہیں جو ضرورت کی بنیاد پر CBO کو دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال جز (ب) سے ہے کہ کیا محکمہ کی جانب سے کروڑوں روپے کی لاگت سے تیار کردہ واٹر سپلائی سکیمیوں کے مؤثر اور مسلسل استعمال کے لئے لوگوں کو بل ادا کرنے کا پابند کرنے کے لئے کوئی قانون سازی کی گئی ہے؟ جواب یہ ہے کہ درست نہ ہے چونکہ محکمہ اپنے طور پر واٹر سپلائی کا کوئی بل اکٹھا نہیں کرتا لہٰذا اب تک کسی قانون سازی کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ہے۔ on the floor of the House یہاں پر کئی دفعہ یہ بات ریکارڈ پر آچکی ہے کہ دیہاتوں میں بہت ساری سکیمیں جن پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں اور بل اکٹھے نہ ہونے کی وجہ سے سکیمیں بند ہو جاتی ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ہم ساری قوم ہی polarized ہیں، تقسیم شدہ ہیں، دھڑے بندیاں ہیں لوگ بل نہیں دیتے ہیں تو سکیمیں بند ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ اس پر قانون سازی کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کرتا؟ اگر محکمہ اس کو نہیں چلا رہا ہے user committee چلا رہی ہے سکیمیں بند پڑی ہیں بند ہو گئیں ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات سمجھ چکا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے اُنہیں بات کرنے دیں پھر آپ کی بات بھی سنتے ہیں اُنہیں سوال پوچھ لینے دیں پھر آپ جواب دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اُن کی بات سمجھ چکا ہوں مجھے انہیں سنتے سنتے بیس سال ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کن کو سنتے ہوئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میاں صاحب کو۔۔۔

جناب سپیکر: بزرگ ہیں اُن کی بات سنی چاہئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! جواب دے دیں میں ہمہ تن گوش ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! پھر آپ تشریف رکھیں منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب! میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ سکیمیں بند ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بالکل میاں صاحب نے بات صحیح کہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پھر اس کا کوئی طریق کار بنائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ایسے ہوتا تھا کہ ہم سکیم بناتے ہیں سکیم بنانے کے بعد ہم اُس کو ٹی ایم اے کے پاس اگر city میں ہے handover کر دیتے ہیں یا worker کی association بنا کر وہاں کے لوگوں کو اکٹھا کر کے کہ آپ اپنے پیسوں سے اس کو آگے چلائیں گے اُس میں بجلی کا بل دینا ہوتا ہے۔ جس سکیم کی معزز ممبر بات کر رہے اُس سکیم کے اندر بجلی کا بل ادا نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے سکیم بند ہو گئی تھی حکومت نے اس کے اوپر دو چیزیں کی ہیں ایک ہر سکیم کو تین لاکھ روپے دیئے جائیں گے جو لوگ خود پیسے اکٹھے کر کے نہیں دیتے تھے حکومت نے اُس کے لئے تین لاکھ روپے کر دیئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے لئے پوری کمیٹی بنائی۔

جناب سپیکر! میں نے یہ recommend کر کے بھیجا کہ جس ادارے نے اس سکیم کو بنایا ہے وہی اس کو maintain کرے، تین سال بعد اس کو DC کے handover کیا جائے تاکہ یہ سکیم چل سکے۔ ہوتا یہ ہے کہ گورنمنٹ کے کروڑوں روپے لگ جاتے ہیں بعد میں پتا چلتا ہے کہ کسی نے چھوٹی سی 3500/ روپے کی موٹر چوری کر لی اور اس کی وجہ سے سکیم بند ہو گئی۔ پتا چلتا ہے کہ کوئی چوہا تار کھا گیا اور اس کو صحیح کرانے کے لئے صرف -/100 روپے کا خرچہ تھا وہ نہیں کیا گیا تو کام رک گیا۔ جیسے میرے فاضل بھائی نے کہا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھائی نہیں ہیں یہ آپ کے بزرگ ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ویسے یہ میرے بھائی ہی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے والد کے بھی colleague ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اچھا چاچا سائیں! مجھے معاف کریئے گا۔ مجھے معاف کر دینا میرے والد صاحب بھی یہیں آپ کے ساتھ رہے ہیں اور ایمان سے میں بات کرتا ہوا بڑا شرمندہ ہوتا ہوں۔ اگر میری بات سے کسی کی دل آزاری ہو جائے تو مجھے معاف کر دیجئے گا۔ چاچا جی، میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ میرے بھی محترم ہیں، وہ میرے والد صاحب کے ساتھ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! چاچا سائیں! میں معذرت چاہتا ہوں، آپ ہمارے چاچا ہیں، ہمارے بزرگ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور وزیر صاحب کا بھی مشکور ہوں لیکن ابھی تک سوال کو آسان نہیں بنایا گیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو بات کر دی ہے اور بہت اچھی بات کی ہے آپ نے سنی نہیں ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہر سکیم کو چلانے کے لئے تین لاکھ روپے دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ دوسرے سوال کا جواب ہے میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ میں اپنا سوال پھر دہراتا ہوں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے recommendation بھیج دی ہے کہ تین سال کے لئے ہمارے محکمے کو ہی اس کا چارج دیا جائے۔ ہم اس کو چلائیں گے، تیار کریں گے اور پھر DC کے handover کریں گے۔ میں نے بتا دیا ہے کہ ہم تین سال کے لئے اس کو run کریں گے، run کرنے کے بعد جتنے بھی estimate بنیں گے اس میں اُس کی cost شامل ہو گی اور پھر ہم DC کو دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ امید اچھے کی ہی رکھیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9090 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9134 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! سوال نمبر 9148 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔122 سیالکوٹ میں پارکوں کی تعداد اور ان کی تفصیلات

*9148: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔122 سیالکوٹ میں کتنے پارک کہاں کہاں، کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں اور ان پارکوں میں مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے کون کون سی سہولیات موجود ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) پی پی۔122 سیالکوٹ میں حکومت کوئی نیا پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے کتنی رقم مختص کی جارہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس وقت سیالکوٹ میں کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز کتنے ایکڑ پر محیط ہیں ان میں کتنی منظور شدہ اور کتنی غیر قانونی ہیں غیر قانونی سوسائٹیز کے خلاف کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت سیالکوٹ میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک شروع کرنے کا ارادہ ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔122 میں موجود پارک کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گلشن اقبال پارک، رقبہ 18 ایکڑ

سہولیات: جاگنگ ٹریک، کنٹین، اوپن ائر جم، سی سی ٹی وی کیمرہ جات، سکیورٹی سٹاف، بینچ وغیرہ، پینے کا صاف پانی، لان وغیرہ۔

2۔ حیدر پارک، رقبہ 1.75 ایکڑ

سہولیات: جاگنگ ٹریک، بینچ، پلے آئیٹمز، لان، پینے کا صاف پانی، سکیورٹی گارڈ۔

3۔ قلعہ پارک، رقبہ 1.50 ایکڑ

سہولیات: جاگنگ ٹریک، لان وغیرہ۔

4۔ فیملی پارک قلعہ، رقبہ 2 کنال

سہولیات: جاگنگ ٹریک، لان، بینچ، جھولے وغیرہ

5۔ شوالہ پارک، رقبہ ایک ایکڑ

سہولیات: جاگنگ ٹریک، لان، پینے کا صاف پانی، بینچ، چوکیدار وغیرہ۔

(ب) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے موجودہ مالی سال 18-2017 میں گرین بیلٹس و پارکس کی خوبصورتی کے لئے مبلغ ایک کروڑ کی رقم مختص کی ہے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ میں تین عدد ہاؤسنگ سکیمز ہیں اور گیارہ عدد لینڈ سب ڈویژن ہائے واقع ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1) میگ ٹاؤن، کشمیر روڈ پکا گڑھا: مذکورہ ہاؤسنگ سکیم منظور شدہ ہے اور 462 کنال 10 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

2) گلشن توحید ٹاؤن، ڈیفنس روڈ میانہ پورہ: مذکورہ ہاؤسنگ سکیم نامنظور شدہ ہے اور 113 کنال 05 مرلہ 06 سرساہی رقبہ پر محیط ہے۔ مذکورہ نامنظور شدہ کالونی میں رقبہ کی رجسٹریشن / رجسٹری / انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

3) سلیم بریار کالونی، جموں روڈ تلواڑہ مغلاں: مذکورہ ہاؤسنگ سکیم نامنظور شدہ ہے اور 105 کنال 08 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔ مذکورہ نامنظور شدہ کالونی میں رقبہ کی رجسٹریشن / رجسٹری / انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

4) ذیشان کالونی، کشمیر روڈ پکا گڑھا: مذکورہ لینڈ سب ڈویژن منظور شدہ ہے اور 43 کنال 10 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

5) روبی ولاز ،کشمیر روڈ پکا گڑھا:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن منظور شدہ ہے اور29 کنال 8.5 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

6) راشد غلام حسین سکیم،دوبرجی ملیاں:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن منظور شدہ ہے اور 52 کنال15 مرلہ ایک سرساہی رقبہ پر محیط ہے۔

7) رحمان ٹاؤن،ایمن آباد روڈ:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن منظور شدہ ہے اور 42 کنال 12 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

8) النور ہاؤسنگ سکیم،موضع تلواڑہ مغلاں:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور 9 کنال18 مرلہ 5.5 سرساہی رقبہ پر محیط ہے۔مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری /انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

9) ڈیفنس ہومز،موضع تلواڑہ مغلاں:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور45 کنال 5 مرلہ 5 سرساہی رقبہ پر محیط ہے۔مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری /انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

10) ڈیفنس ولاز،موضع تلواڑہ مغلاں:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور89 کنال 15 مرلہ ایک سرساہی رقبہ پر محیط ہے۔مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری /انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

11) کشمیر ولاز،کشمیر روڈ پکا گڑھا:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور 29 کنال7.5 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری /انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

12) لطیف ولاز،پکا گڑھا:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور7 کنال15 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔ مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری /انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

13) اعظم ٹاؤن،ایمن آباد روڈ:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور10 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری /انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

14) عمران عارف،پکا گڑھا:مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور6 کنال5 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن /رجسٹری / انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

15) ڈیفنس سن فورٹ، پکا گڑھا: مذکورہ لینڈ سب ڈویژن نامنظور شدہ ہے اور 56 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ مذکورہ نامنظور شدہ لینڈ سب ڈویژن میں رقبہ کی رجسٹریشن / رجسٹری / انتقال وغیرہ پر پابندی عائد کروائی جاچکی ہے۔

(د) سیالکوٹ میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ ہے جو کہ زمین کی فراہمی سے مشروط ہے۔ اس کا منصوبہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو جلد پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ پی پی۔122 سیالکوٹ میں حکومت کوئی نیا پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جواب دیا گیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے موجودہ مالی سال 18-2017 میں green belts اور پارکوں کی خوبصورتی کے لئے مبلغ ایک کروڑ روپے رقم مختص کی گئی ہے۔ مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ حلقہ 122 میں کوئی نیا پارک بنایا جائے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ اصل میں پرانا سوال تھا جو یہاں دیا گیا تھا۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ اس کو update نہیں کیا گیا اس کا fresh answer اس طرح سے بنتا ہے کہ ہم نے division wise اتھارٹی بنا دی ہیں۔ چیئرمین صاحبان بنا دیئے گئے ہیں وہ ہم کو پلان دیں گے اور ہم اس پلان کو check up کر کے ان کو بتا دیں گے کہ وہاں پر ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے اور یہ اپنے حلقے میں بنوانا چاہتے ہیں تو وہ بن جائے گا ہم کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9152 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ suspend ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9156 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشفاق احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 9197 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشفاق احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیّہ: ہاؤسنگ کالونی کی زمین اور ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*9197: **چودھری اشفاق احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ہاؤسنگ کالونی لیہ کی کل زمین کتنی ہے؟

(ب) کتنی زمین اس کالونی کی کس کس محکمہ کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) اس کالونی کی کتنی زمین پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، پتا جات اور زیر قبضہ زمین بتائیں؟

(د) اس وقت اس کالونی میں کتنے پلاٹ خالی پڑے ہیں ان کے نمبر بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ / موجودہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی لیّہ کو 1825 ایکڑ 2 کنال اور 16 مرلہ زمین بروئے نوٹیفکیشن مورخہ 3۔فروری 1973 کو منتقل ہوئی۔

(ب)

محکمہ جات	ایکڑ	کنال	مرلے
ڈسٹرکٹ کمپلیکس لیّہ	381	01	13
ایمپلائز کالونی	50	00	00
شوگر ملز لیّہ	89	00	19
شوگر ملز کالونی لیّہ	67	02	07
گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ لیّہ	41	06	12
گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز لیّہ	42	00	00
گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز لیّہ	16	00	00
گورنمنٹ ہائی سکول ٹی ڈی اے کالونی (بوائز) لیّہ	02	04	07

گورنمنٹ ہائی سکول ٹی ڈی اے کالونی (گرلز) لیہ		02	04	07	
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لیہ		20	00	00	
ٹی ڈی اے ورکشاپ لیہ		10	00	00	
ٹی ڈی اے ورکشاپ سٹور لیہ		00	12	08	
پاور ہاؤس واپڈا لیہ		01	05	10	
سٹور بن & ایچ ٹائپ گودام لیہ		14	00	00	
	ٹاؤن ہال	51	00	00	
	قبرستان	07	04	00	
میونسپل کمیٹی لیہ	کچی آبادی منظور آباد	13	02	07	
	ابراہیم آباد	11	00	00	
	یوسف آباد	20	06	07	
محکمہ زراعت لیہ		00	09	15	
پولیس سٹیشن لیہ		02	05	00	
کارپٹ سنٹر لیہ		01	00	00	
ڈسٹرکٹ پبلک سکول لیہ (گرلز)		02	05	00	
ڈسٹرکٹ پبلک سکول لیہ (بوائز)		05	00	00	
کمیونٹی سنٹر لیہ		00	03	14	
جنرل بس سٹینڈ لیہ		04	02	08	
واٹر ورکس (میونسپل کمیٹی) لیہ		00	03	13	
سڑکیں، گرین بیلٹ، خالی جگہیں اور لیہ مائنر		137	05	08	
جو زمین ٹی ڈی اے نے فروخت کی		146	00	12	
وکلاء کالونی لیہ		27	04	00	
صدیق سنٹرل پارک لیہ		09	00	00	
کل رقبہ جو مختلف محکمہ جات کو منتقل ہوا		1276	00	11	
بستی حسین آباد لیہ		10	00	00	ناجائز قابضین
یوسف آباد 02 نزد ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس		03	00	00	عدالت عالیہ ملتان میں کیس زیر سماعت ہے

(ج)

غریب آباد لیہ	02	00	00	عدالت عالیہ ملتان میں زیر سماعت ہے
گرین بیلٹ	21	01	09	

محمد انور علوی ولد نا معلوم نزد گرلز کالج لیہ	00	01	00	رجسٹرڈ FIR ہے
محمد عمران بھٹی ولد حق نواز (کانسٹیبل) نزد نیلم ہوٹل	00	00	100	رجسٹرڈ FIR ہے
بستی چھوہن لیہ برائے تجویز ہاؤسنگ سکیم نمبر 04 لیہ	31	--	--	عدالت ڈسٹرکٹ جج لیہ میں کیس زیر سماعت ہے

(د)

محبوب الٰہی نزد بستی چھوہن لیہ	37	04	00	عدالت عالیہ ملتان میں زیر سماعت ہے
بہار خانم زوجہ محمد سرور سکنہ محلہ گجرانوالا لیہ نزد گرلز کالج لیہ	15	04	00	عدالت عظمٰی میں کیس زیر سماعت ہے
عبدالوہاب ولد محمد مشتاق نزد ڈی سی آفس روڈ لیہ	15	04	00	عدالت عظمٰی میں کیس زیر سماعت ہے

	کل پلاٹس	الاٹ ہوئے	باقی پلاٹس	
ہاؤسنگ کالونی نمبر 01 لیہ	548	546	02 عدالتی مقدمہ	وزیر اعلیٰ کوٹا
ہاؤسنگ کالونی نمبر 02 لیہ	599	510	89	نیلام عام
ہاؤسنگ کالونی نمبر 02 لیہ ایکسٹینشن 1&2	250	20	230	نیلام عام
ہاؤسنگ کالونی نمبر 03 لیہ	739	488	251	نیلام عام
تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم لیہ	1089	999	90	نیلام عام

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں لکھا ہے کہ محمد انور علوی ولد نا معلوم نزد گرلز کالج لیہ، رجسٹرڈ ایف آئی آر ہے۔ پھر لکھا ہے کہ محمد عمران بھٹی ولد حق نواز (کانسٹیبل) نزد نیلم ہوٹل، یہ بھی رجسٹر ایف آئی آر ہے۔ میرا سوال ہے کہ یہ منسٹر صاحب ایف آئی آر نمبر بتا دیں۔

جناب سپیکر: وہ ایف آئی آر کا نمبر پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میرے پاس ایف آئی آر نمبر موجود نہیں ہے میں معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، بعد میں بتا دینا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 9210 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جواب اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

لاہور واسا کا بجٹ اور مستقل ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9210: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) واسا لاہور کا کل بجٹ مالی سال 17۔2016 کا کتنا ہے اور اس کے مستقل / ورک چارج ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) پی پی۔148 لاہور میں 14۔2013 تا 17۔2016 میں کتنی مالیت کے سیوریج / واٹر سپلائی اور فلٹریشن پلانٹ کے کام کئے گئے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا کا کل بجٹ۔/13,673.323 ملین روپے ہے اور اس میں مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 6350 ہے اور اس میں ورک چارج ملازمین کی تعداد 1734 ہے۔

(ب) واسا لاہور نے پرانی، بوسیدہ اور گہری واٹر سپلائی کی لائنوں کو تبدیل کیا جس میں بسطامی روڈ اور اس کے ملحقہ سٹریٹ یو سی۔90 پی پی۔148، این اے۔122 میں 13 ملین روپے کے

واٹر سپلائی لائن تبدیل کرنے پر خرچ کئے گئے۔ اسی طرح یونین کونسل 92 میں اسلام آباد کالونی اور اس کے ساتھ کے علاقوں میں واٹر سپلائی لائنیں تبدیل کرنے پر پانچ ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ سیوریج کی لائنوں کی تبدیلی کے لئے، پونچھ روڈ، غزالی روڈ، محمود روڈ، اور ملحقہ ایریا سمن آباد کی سیوریج لائنیں تبدیل کرنے پر 143.06 ملین روپے خرچ کئے جبکہ محمدیہ سٹریٹ، حسن مارکیٹ، چاہ جمولا سمن آباد کی سیوریج لائن کو تبدیل کرنے اور سیوریج کی بہتری کے لئے 1.899 ملین روپے خرچ کئے اور پی پی-148 میں سات فلٹریشن پلانٹ ہیں۔

پی پی-148 کے علاقہ اچھرہ کے ملحقہ علاقہ میں سیوریج کا کام شاہ کمال روڈ، کچاراواں روڈ، محمد پورہ چوک، رسول پارک، دھوبیل سٹریٹ، چائنا سٹریٹ بوبی پان شاپ پر کئے گئے ہیں۔ جن پر کل لاگت 2.57 ملین روپے آئی۔ اس کے علاوہ واٹر سپلائی لائنیں بھی بچھائی گئی ہیں۔

پی پی-148 میں جن میں سماج سٹریٹ، گلی نمبر 90، بوبی والی گلی، بلال سٹریٹ، شاہ شرق سٹریٹ، نواب پورہ، راوی روڈ، یونین پارک، مین بازار مقبول روڈ ملحقہ گلیاں، اویس قرنی روڈ، ملحقہ گلیاں، چودھری کالونی، گنج بخش روڈ نواب پور موڑ، رانجھا سٹریٹ، رشید سٹریٹ نزد حمزہ ہسپتال، شمع روڈ ملحقہ گلیاں شامل ہیں جن پر کل لاگت 6.24 ملین روپے آئی۔

پی پی-148 کے علاقے مزنگ میں سال 14-2013 سے 17-2016 سیوریج کے ترقیاتی کام تقریباً 11.20 ملین روپے کے ہوئے ہیں جو کہ 13-فاضلیہ جامعہ اشرفیہ شادمان سپر مارکیٹ اور عقب سٹی 42 کے علاقے بنتے ہیں جبکہ واٹر سپلائی میں ترقیاتی کام 42.60 ملین روپے کے ہوئے ہیں جن میں اسلامیہ پارک، سعدی پارک، شادمان نمبر 1 اور فاضلیہ کالونی، شاہ جمال، احاطہ مول چند اور ملحقہ گلیاں شامل ہیں۔ اِس میں فلٹریشن پلانٹ احاطہ مول چند نمبر 1 اور 2 شادمان مارکیٹ میں لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پی پی-148 کے علاقہ اچھرہ کے ملحقہ علاقہ میں سیوریج کا کام شاہ کمال روڈ، کچاراواں روڈ، محمد پورہ چوک، رسول پارک، دھوبیل سٹریٹ، چائنہ سٹریٹ بوبی پان شاپ پر کئے گئے ہیں۔ جن پر کل لاگت 2.57 ملین روپے آئی۔ اس کے علاوہ واٹر سپلائی لائنیں بھی بچھائی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب پڑھ دیں اب باقی پڑھنے والا کیارہ گیا ہے۔ آپ پڑھ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر!

پی پی۔148 میں جن میں سماج سٹریٹ، گلی نمبر90، بوبی والی گلی، بلال سٹریٹ، شاہ شرق سٹریٹ، نواب پورہ، راوی روڈ، یونین پارک، مین بازار مقبول روڈ ملحقہ گلیاں، اویس قرنی روڈ، ملحقہ گلیاں، چودھری کالونی، گنج بخش روڈ نواب پور موڑ، رانجھا سٹریٹ، رشید سٹریٹ نزد حمزہ ہسپتال، شمع روڈ ملحقہ گلیاں شامل ہیں جن پر کل لاگت 6.24 ملین روپے آئی۔

پی پی۔148 کے علاقے مزنگ میں سال 14-2013 سے 17-2016 سیور یج کے ترقیاتی کام تقریباً 11.20 ملین روپے کے ہوئے ہیں جو کہ 13۔فاضلیہ جامعہ اشرفیہ شادمان سپر مارکیٹ اور عقب سٹی 42 کے علاقے بنتے ہیں جبکہ واٹر سپلائی میں ترقیاتی کام 42.60 ملین روپے کے ہوئے ہیں جن میں اسلامیہ پارک، سعدی پارک، شادمان نمبر 1 اور فاضلیہ کالونی، شاہ جمال، احاطہ مول چند اور ملحقہ گلیاں شامل ہیں۔ اِس میں فلٹریشن پلانٹ احاطہ مول چند نمبر 1 اور 2 شادمان مارکیٹ میں لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گجرات: سال13-2012سیوریج کے منصوبہ جات وخرچ کی تفصیل

*5622: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں13-2012 سے اب تک کتنی رقم سیوریج کی سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

(ب) ان منصوبہ جات کے نام تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) 430.544 ملین رقم سیوریج کی فراہمی پر خرچ ہوئی۔

(ب)

سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاحال کل خرچہ
1-پرووین آف سیوریج سکیم سرائے عالمگیر ڈسٹرکٹ گجرات	70.577ملین روپے	70.102ملین روپے
2-پرووین آف سیوریج سکیم لالہ موسیٰ ڈسٹرکٹ گجرات	167.625ملین روپے	150.004ملین روپے
3-سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم گجرات سٹی	50.000ملین روپے	50.000ملین روپے
4-اربن سیوریج / ڈرینج سکیم جلالپور جٹاں سٹی ڈسٹرکٹ گجرات	130.000ملین روپے	103.800ملین روپے
5-کنسٹرکشن آف 2پمپ سٹیشن ایٹ اولڈ جی ٹی روڈ ڈرین گجرات	108.444ملین روپے	56.638ملین روپے
میزان	526.646ملین روپے	430.544ملین روپے

(ج) ان میں سے 1 تا3 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں جبکہ منصوبہ نمبر4اور5زیر تعمیر ہیں۔

گجرات: محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا بجٹ اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5623: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گجرات کا مالی سال13-2012اور14-2013کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین اس ضلع میں تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات بتائیں؟

(د) ان کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے مذکورہ سالوں کے اخراجات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

سال	بجٹ
2012-13	107.176 ملین
2013-14	160.344 ملین

(ب) محکمہ ہذا میں کل 86 ملازمین تعینات ہیں۔

(ج)

سال	بجٹ
2012-13	14038398/- روپے
2013-14	18985292/- روپے

(د)

سال	تعداد گاڑیاں	اخراجات
2012-13	3 عدد	1280235/- روپے
2013-14	3 عدد	1455533/- روپے

لاہور: اچھرہ بازار میں سرکاری اراضی واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*8792: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اچھرہ بازار لاہور میں واسا کا ٹیوب ویل نصب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ واسا اور متعلقہ ٹی ایم اے کی ملی بھگت سے باقی زمین پر قبضہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت یہ سرکاری اراضی خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ اچھرہ بازار لاہور میں واسا کا ٹیوب ویل نصب ہے

(ب) یہ درست نہیں ہے کیونکہ ٹیوب ویل اور پانی کی ٹینکی واسا کی زمین پر ہے، مزید یہ کہ واسا کی زمین واسا کے زیر استعمال ہے جس پر کسی کا کوئی قبضہ نہیں ہے۔ بقیہ زمین TMA کے زیر استعمال ہے۔ اس پر قبضہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق سوال TMA سے پوچھا جائے۔

(ج) اس سوال کا جواب جز (ب) کے اندر دیا جا چکا ہے۔ واسا کی زمین پر کسی کا قبضہ نہیں ہے۔

لاہور: ٹاؤن شپ میں قبرستان کی اراضی پر قبضہ کی تفصیلات

*2599: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نل ڈی ٹو ٹاؤن شپ لاہور میں 26 کنال پانچ مرلہ رقبہ پر مشتمل مسلمانوں کے لئے مخصوص قبرستان کی جگہ میں سے کچھ جگہ پر قبضہ کر کے ایک گتہ فیکٹری قائم کی گئی ہے یہ گتہ فیکٹری کتنے عرصہ سے قائم ہے؟

(ب) حکومت نے گتہ فیکٹری کے مالکان سے قبرستان کی جگہ خالی کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اسی طرح قبرستان کے بارہ مرلہ رقبہ پر نیئر کارپٹ فیکٹری کی انتظامیہ نے قبضہ کر کے راستہ بنایا ہوا ہے ان سے راستہ واپس لینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے کے شعبہ ٹاؤن پلاننگ کے فراہم کردہ پارٹ پلان برائے قائداعظم ٹاؤن سکیم لاہور (ٹاؤن شپ) کے مطابق بلاک NIL سیکٹر ڈی ٹو میں واقع رقبہ تعدادی 25 کنال 14 مرلے 50 مربع فٹ قبرستان کے لئے مختص ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موقع کی رپورٹ کے مطابق تقریباً 18 مرلے 209 مربع فٹ پر محیط گتہ فیکٹری تجاوزات کی صورت میں قبرستان کے لئے مختص شدہ اراضی پر قائم ہے۔ یہ فیکٹری تقریباً 15 سال سے زیادہ عرصہ سے قائم ہے۔

(ب) قبرستان میں تجاوزات کی مسماری اور اس کی اراضی واگزار کروانے کا معاملہ ایل ڈی اے کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی اجازت پر جاری شدہ حکمنامہ کے مطابق متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو اپنے علاقوں میں موجود قبرستانوں کا نگران مقرر کیا گیا تھا جو حال میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کے زیر انتظام ہے۔ اس ضمن میں محکمہ HUD & PHE حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبری SO(D-II)2-10/96 مورخہ 16.09.1999 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قبرستان کے پچھلی طرف موجود نیئر کارپٹ فیکٹری کی انتظامیہ نے قبرستان کی 11 مرلہ 40 مربع فٹ جگہ پر قبضہ کرکے راستہ بنایا ہوا ہے۔

بہاولپور شہر میں نئی ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*5565: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر اور اس سے ملحقہ علاقہ جات میں عوام کے لئے نئی ہاؤسنگ سکیم بنائی جارہی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت اس قسم کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم شروع کی جاسکے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حکومت نے بہاولپور شہر میں نئی ہاؤسنگ سکیم نمبر 4 بنانے کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2012.13 میں شامل کی تھی جس کے مطابق محکمہ ہذا نے 100 ایکڑ جگہ بر لب احمد پور کینال برائے نزد علی ہاؤسنگ سکیم بہاولپور تجویز کی تھی جس کی منظوری ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی بہاولپور نے مورخہ 11.08.2012 کو دی تھی اِس کے بعد ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ نے بذریعہ چٹھی نمبر AP-3(617-2012/675 مورخہ 04-10-12 ہاؤسنگ اسکیم کی منظوری دی بعد ازاں اس جگہ کا موجودہ مارکیٹ ریٹ جانچنے کے لئے اسسٹنٹ کمشنر سٹی بہاولپور کو تحریر کیا

جس پر اسسٹنٹ کمشنر سٹی بہاولپور نے مورخہ 12.07.2014 کو موجودہ مارکیٹ ریٹ۔/80,00,000 روپے فی ایکڑ متعین کی جس پر بعد میں ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی بہاولپور نے اعتراض کیا کہ سکیم کے رقبہ کی قیمت بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے فی مرلہ قیمت میں اضافہ ہو گا لہٰذا کم آمدنی والوں کے لئے اس جگہ پر ہاؤسنگ سکیم بنانے کی تجویز منسوخ کر دی گئی اور نئی جگہ کے تعین کے لئے کہا گیا تاہم بہاولپور میں ہاؤسنگ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں شامل نہ ہے لہٰذا نئی ہاؤسنگ سکیم 18-2017 میں نہیں بنائی جا رہی۔

(ب) حکومت نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کوشش ہے کہ سرکاری زمین بہاولپور شہر کے ارد گرد دستیاب ہو سکے جگہ کی دستیابی پر نئی ہاؤسنگ سکیم کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل کر لیا جائے گا۔

لاہور: جوہر ٹاؤن میں واقع ایکسپو سنٹر کے قریب پلاٹوں سے متعلقہ تفصیلات

*8583: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں Expo Centre کے قریب ایک ہوٹل بنانے کے لئے پلاٹ / زمین ایک پارٹی کو فراہم کی گئی ہے یہ پلاٹ / زمین کس پارٹی کو کن شرائط / ٹرمز پر فراہم کی گئی اس کا رقبہ کتنا ہے اس کا کرایہ کتنا ہے اور یہ کتنے عرصہ کے لئے اس ہوٹل کی انتظامیہ کو فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اگر اس کی auction کی گئی تھی تو کب، کس نے کی تھی، اس کی اگر کوئی auction کمیٹی تھی تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ جگہ ہوٹل کی بجائے ایک سپر مال شاپنگ پلازہ کے لئے استعمال کی جا رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور ایل، بلاک میں واقعہ پارک جس کے ایک کارنر پر پولیس چوکی ہے وہ پارک اس ہوٹل کی انتظامیہ نے قبضہ کرکے اپنا کنسٹرکشن کا سامان اس میں رکھا ہوا ہے اور پارک کی حالت تباہ کر دی گئی ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جوہر ٹاؤن لاہور میں Expo Centre کے قریب M/s Nishat Hotels and Properties (Pvt) Ltd نے نیلام عام میں خرید کیا۔ مذکورہ پلاٹ کی نیلامی جن شرائط کے تحت ہوئی وہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس پلاٹ کا رقبہ 119 کنال چھ مرلہ 73 مربع فٹ ہے۔ یہ پلاٹ ایک کروڑ چوراسی لاکھ پانچ ہزار روپے فی کنال کے لحاظ سے فروخت کیا گیا۔

(ب) اس پلاٹ کی نیلامی مورخہ 17.09.2012 کو منعقد ہوئی جو کہ لاہور ترقیاتی ادارہ کی مجلس نیلام Auction Committee کی زیر سرپرستی ہوئی۔ مذکورہ مجلس کے ممبران کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ جگہ سپر مال شاپنگ پلازہ کے لئے استعمال کی جا رہی ہے جو کہ لاہور ترقیاتی ادارہ کے منظور شدہ قوانین کے مطابق ہے۔ منظوری کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکیم پلان کے مطابق ایل۔ بلاک جوہر ٹاؤن لاہور میں کوئی پارک موجود نہ ہے۔ مذکورہ سوال میں جس جگہ کو پارک سائٹ ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقتاً 40 میٹر چوڑی سڑک کی جگہ ہے۔ جو ایل۔ بلاک اور ٹریڈ سنٹر بلاک کے درمیان واقع ہے۔ مذکورہ جگہ کی ایک طرف چھوٹی پختہ سڑک بن چکی ہے جبکہ باقی جگہ جوں کی توں موقع پر خالی موجود ہے۔ اور کسی طرح کی کنسٹرکشن کے سامان کے لئے استعمال نہ ہو رہی ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی جگہ کے ایک کارنر پر عارضی پولیس چوکی موجود ہے جو کہ تھانہ نواب ٹاؤن لاہور سے متعلقہ ہے۔

لاہور: ٹریڈ اینڈ فنانس سنٹر جوہر ٹاؤن میں پلاٹ

کی فروخت اور نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

*8834: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹریڈ اینڈ فنانس سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں 119 کنال 9 مرلے 73 مربع فٹ پر مشتمل پلاٹ میسرز نشاط ہوٹلز اینڈ پراپرٹی لمیٹڈ کو کب کتنی رقم کے عوض دیا گیا؟

(ب) اس کی کتنی رقم مذکورہ پارٹی سے وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس پلاٹ کی نیلامی کب ہوئی تھی یہ نیلامی کس کس آفیسر کی نگرانی میں ہوئی تھی؟

(د) اس پلاٹ / قطعہ اراضی پر اس وقت کون کون سی بلڈنگ / پلازہ جات / ہوٹل بنائے جا رہے ہیں اگر ان کا نقشہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے تو اس کی کاپی فراہم کی جائے اور اس نقشہ کی منظوری سے کتنی فیس سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی ہے؟

(ہ) اگر اس پلاٹ کی نیلامی کے خلاف کوئی شکایت / درخواست بھی ایل ڈی اے یا دیگر کسی اتھارٹی کو موصول ہوئی تو اس پر کیا ایکشن لیا گیا، اس بابت تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ٹریڈ اینڈ فنانس سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں 119 کنال 9 مرلے 73 مربع فٹ پر مشتمل پلاٹ میسرز نشاط ہوٹلز اینڈ پراپرٹی لمیٹڈ نے 18,450,000/- روپے فی کنال میں خریدا۔

(ب) پلاٹ کی کل مالیت کی مد میں مذکورہ پارٹی سے 2,203,293,360/- روپے وصول کئے گئے۔ کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج) اس پلاٹ کی نیلامی مورخہ 17.09.2012 کو منعقد ہوئی جو کہ لاہور ترقیاتی ادارہ کی مجلس نیلام کی زیر سرپرستی ہوئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ٹریڈ اینڈ فنانس سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں 119 K-9M-73Sft پر مشتمل پلاٹ کا نقشہ ایل ڈی اے سے مورخہ 18.02.2013 کو پاس ہوا جس کی بلڈنگ پلان فیس 4,13,87,500/- روپے اور 26,84,500/- روپے ایل ڈی اے اکاؤنٹ میں جمع شدہ ہے۔ اس پلاٹ کا ترمیم شدہ پلان مورخہ 25.04.2016 کو پاس ہوا جس کی بارہ منزلیں، تین بیسمنٹ، چار میزانائن فلور پاس ہیں۔ جس کی بلڈنگ پلان فیس 4,56,03,690/-

8,22,27,200/۔ اور 12,26,600 روپے ایل ڈی اے میں جمع شدہ ہے۔ اس قطعہ اراضی پر ہوٹل اور شاپنگ مال تعمیر ہیں۔

(ہ) ریکارڈ کے مطابق اس پلاٹ کی نیلامی کے خلاف کوئی شکایت / درخواست ایل ڈی اے کو موصول نہ ہوئی ہے۔

لاہور شمع چوک تا سمن آباد چوک گندے نالے کو کور کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8885: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شمع چوک لاہور تا سمن آباد چوک تک گندے نالے کو cover کرنے کا منصوبہ کب منظور ہوا اور کب مکمل ہوا؟

(ب) مذکورہ گندے نالے کو ڈھاپنے کے لئے کتنا عرصہ لگا؟

(ج) اس پر کتنی لاگت آئی اور ٹھیکہ کس فرد یا فرم کو دیا گیا؟

(د) مذکورہ گندے نالے کو ڈھاپنے میں غیر معیاری کام پر ذمہ داران کا تعین ہوا یا نہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تعمیراتی منصوبہ "دو رویہ سڑک ایل او ایس فیروزپور روڈ تا ملتان روڈ لاہور بتاریخ 16.03.2013" کو ایل ڈی اے کی اتھارٹی میٹنگ میں منظور ہوا اور منصوبہ پر کام جون 2015 میں مکمل ہوا۔

(ب) مذکورہ تعمیراتی منصوبہ 17۔ستمبر 2013 کو شروع ہوا اور جون 2015 میں مکمل ہوا۔

(ج) اس منصوبہ کی تخمینہ لاگت 4431.429 ملین روپے ہے اور اس کا ٹھیکہ تقابلی ٹینڈرنگ کے بعد M/s ZKB-RELIABLE (JV) کو دیا گیا۔

(د) مذکورہ تعمیراتی منصوبہ کی تعمیر کا معیاری کام معروف کنسلٹنٹ فرموں M/s Nespak-ECSP (JV) کی زیرِ نگرانی مکمل ہوا۔ جس کی ڈیزائننگ بھی انہی فرموں سے کروائی گئی۔ اس کام کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے۔

لاہور نیومزنگ میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8886: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیومزنگ لاہور کا علاقہ تاحال پینے کے صاف پانی سے محروم ہے؟

(ب) حکومت وہاں پر کب تک صاف پانی مہیا کرنے یا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) نیومزنگ لاہور میں حکومت نے کل کتنے فلٹریشن پلانٹ کب لگائے اور ان کی تنصیب پر کل کتنی لاگت آئی؟

(د) نیومزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ہ) نیومزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عرصہ کتنا مقرر کیا گیا، کیا یہ درست ہے کہ فلٹریشن پلانٹ مقررہ وقت پر نہیں لگائے گئے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مزنگ اچھرہ سب ڈویژن کا علاقہ صاف پانی سے محروم ہے۔ اس علاقے میں تین عدد ٹیوب ویل ہیں۔ ایک عدد CFS-4 رسول پارک اولڈ، ایک عدد CFS-2 ٹیوب ویل رسول پارک نیو اور تیسرا CFS-2 پنج پیر روڈ سے پانی کی فراہمی بلاتعطل جاری ہے۔

(ب) حکومت وہاں پر 2017 کے آخر تک (آئی پور package) کے تحت ایک اور فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) دو عدد فلٹریشن پلانٹس، ایک عدد فلٹریشن پلانٹ رسول پارک نیو ٹیوب ویل پر 2015 میں واسا نے لگایا ہے جس کی لاگت 3.7 ملین روپے ہے جبکہ دوسرا پنج پیر روڈ پر فلٹریشن پلانٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے لگایا ہے۔

(د) نیو مزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ KSB کمپنی کو دیا گیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ واسا لاہور نے فلٹریشن پلانٹ اپنے مقررہ وقت پر نہیں لگائے ہیں۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد میں واٹر ورکس اور پارک کی اراضی کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8905: **جناب محمد شعیب صدیقی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ ہاؤسنگ کے چلڈرن پارک، قبرستان اور واٹر ورکس کی اراضی قانونی طور پر کسی پرائیویٹ فرد کو الاٹ / فروخت کی جاسکتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ یونین کونسل 79 مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور جہاں پانی والی ٹینکی و ٹیوب ویل نصب ہیں اور اسی اراضی کے بقیہ حصے پر بچوں کا پارک بھی تھا محکمہ نے 1990 میں اس سرکاری اراضی کو اونے پونے صرف ہزاروں روپے میں غیر قانونی طور پر فروخت کر دیا تھا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس اراضی کو پرائیویٹ شخص سے حاصل / خرید کر کے دوبارہ اس جگہ پر چار دیواری بنا کر بچوں کا پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی نہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ پانی والی ٹینکی کے ساتھ خالی جگہ بچوں کے پارک کے لئے مختص نہ کی گئی تھی۔

محکمہ ہاؤسنگ نے سوڈیوال کالونی لاہور میں واٹر ورکس/پانی والی ٹینکی کے لئے اراضی مختص کی اور اس میں پانی کی ٹینکی اور ٹیوب ویل لگایا ٹینکی کے ساتھ والا رقبہ خالی پڑا رہا۔ مختلف لوگوں نے سال 1990 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو وہ خالی جگہ الاٹ کرنے کے لئے درخواستیں گزاریں۔ جس پر محکمہ نے ایک سمری برائے منظوری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی سمری منظور ہونے کے بعد خالی جگہ پر پلاننگ کر کے 6 عدد پلاٹس برقبہ 4.5 مرلے فی پلاٹ جن کا کل رقبہ ایک کنال سات مرلے بنتا ہے جو کہ درخواست گزاروں کو الاٹ کر دیئے تھے۔

(ج) الاٹ شدہ پلاٹوں کے الاٹیوں نے اپنے الاٹ شدہ پلاٹوں پر تعمیر مکمل کر لی ہے اور رہائش پذیر ہیں۔ ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی منسوخی کے لئے محلہ داروں نے مختلف عدالتوں میں کیسز دائر کئے جو کہ سول کورٹ تا سپریم کورٹ آف پاکستان ان الاٹیوں کے حق میں فیصلہ ہو چکا ہے اور محکمہ عدالتی فیصلوں کا پابند ہے۔

پنجاب میں اوڈی ایف ڈیکلیئر کردہ گاؤں سے متعلقہ تفصیلات

*8941: جناب رمیش سنگھ اروڑا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 16-2015 میں کتنے گاؤں کو ODF ڈیکلیئر کیا گیا ایوان کو تفصیل کے ساتھ آگاہ کیا جائے؟

(ب) ODF ڈیکلیئر کرنے کے لئے کون سا طریقہ استعمال کیا گیا؟

(ج) ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ ODF ڈیکلیئر کئے گئے گاؤں کو مستقل طور پر ODF رکھنے کے لئے کیا Strategy بنائی گئی ہے؟

(د) 17-2016 اور 18-2017 میں کتنے گاؤں کو مزید ODF کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2010 کے سیلاب کے بعد مختلف این جی اوز نے بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے متاثرہ دیہاتوں میں اوڈی ایف کے کام کا آغاز کیا۔ اس کے بعد 2012 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اپنے کمیونٹی ڈویلپمنٹ یونٹ کے ذریعے یونیسیف کے تعاون سے

رحیم یار خان میں پہلا پراجیکٹ چلایا جس کے بعد بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے مزید علاقوں میں یہ کام پھیلایا گیا۔ پراجیکٹ کی اہمیت کے پیشِ نظر 16-2015 میں حکومت پنجاب نے ADP کے تحت اوڈی ایف پروگرام کے لئے 400 ملین روپے مختص کئے۔ جس کے تحت 36 اضلاع میں مزید 3360 دیہات اوڈی ایف کرنے کا ہدف ملا۔ اس وقت پنجاب میں مختلف اداروں کی کوششوں سے کل 2159 دیہات اوڈی ایف ہو چکے ہیں جبکہ مزید 4946 دیہاتوں میں یہ پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ جس میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، محکمہ لوکل گورنمنٹ اور این جی اوز کی طرف سے پراجیکٹس چلائے جا رہے ہیں۔ صرف 16-2015 کے دوران 650 دیہاتوں کو اوڈی ایف کیا گیا۔

(ب) سوشل موبلائزیشن کے مراحل مکمل کرنے کے بعد گاؤں کو ODF ڈیکلیئر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے 13 افراد (محکمہ صحت، تعلیم اور لوکل گورنمنٹ) پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جاتی ہے جو مکمل معائنہ کرنے کے بعد گاؤں کو ODF سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے۔ اس عمل میں محکمہ تعلیم، محکمہ صحت اور لوکل گورنمنٹ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سوشل موبلائزیشن کے لئے بین الاقوامی سطح پر رائج اور تسلیم شدہ مکمل صفائی کے طریقہ ہائے کار کو اختیار کیا گیا جس کے درج ذیل مراحل ہیں:

گاؤں اور سکولوں کے انتخاب کے بعد دیہی تنظیموں کا بنانا کہ گاؤں والے اس پراجیکٹ کا بالواسطہ حصہ بن سکیں۔ اسی طرح گاؤں میں دیہی وسیلہ کار کا انتخاب تاکہ وہ آگاہی مہم میں بھرپور کردار ادا کریں اور مستریوں اور کاروباریوں کی نشاندہی تاکہ وہ لیٹرین کی تعمیر میں اپنی مہارتیں پیش کر سکیں۔ انتخاب کے بعد صلاحیتوں کی تعمیر بذریعہ ٹریننگ کی جاتی ہے تاکہ وہ فیلڈ میں جا کر آگاہی مہم کے طے شدہ طریق کار کو بہترین انداز میں انجام دے سکیں اور گاؤں والوں میں مکمل صفائی کے شعور اور واقفیت کو اجاگر کر سکیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ گاؤں کے سکولوں کے طلبہ اور اساتذہ میں صفائی کی اہمیت کے حوالے سے مہم چلائی جاتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر سکول میں واش کلب قائم کیا جاتا ہے جس میں سکول کے ہونہار بچے اور اساتذہ شامل ہوتے ہیں۔

ٹریننگ کے بعد گاؤں کا بیس لائن ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے اور پھر اہم مرحلہ جسے ٹریگرنگ کہتے ہیں کا آغاز ہوتا ہے۔ ٹریگرنگ کے تمام مراحل جن میں تعارف اور میل جول کا بڑھانا، گاؤں کا نقشہ بنوانا، گاؤں کے گرد چکر لگانا، انسانی فضلے کا حساب کتاب، انسانی فضلے کے پھیلاؤ کا عمل اور گندگی سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور اخراجات اور ان مسائل کا حل وغیرہ اختیار کئے جاتے ہیں۔ اس مرحلے کے دوران ہر گھر سے کوئی ایک فرد یا نمائندہ موجود ہوتا ہے اور 30 سے 40 افراد کی موجودگی میں یہ عمل کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد اگلے مرحلے میں گاؤں والوں کے ساتھ صحت و صفائی کے متعلق شعور اجاگر کرنے کے حوالے سے بھی سیشنز کئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی صاف کرنے کے مختلف طریق کار بھی سکھائے جاتے ہیں۔ یہ مراحل بچوں، خواتین، مرد، خصوصی افراد اور بزرگوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور ان کی شمولیت سے کئے جاتے ہیں۔ ایسے سیشنز کا انعقاد گلی یا محلے اور سکولوں دونوں میں علیٰحدہ علیٰحدہ کیا جاتا ہے۔ بیس لائن اور ٹریگرنگ کے عمل میں ایسے تمام گھرانوں کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ جن کے ہاں لیٹرین نہیں ہے یا اس کا استعمال نہیں کرتے یا اس کی مرمت کی ضرورت ہے۔ اور پھر گاؤں کا ایکشن پلان تیار کیا جاتا ہے جس پر عملدرآمد کے لئے دیہی صفائی کمیٹی، وسیلہ کار اور محکمہ کا سٹاف اہم کردار ادا کرتا ہے۔ گاؤں کو ODF ڈیکلیئر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے تین افراد (محکمہ صحت، تعلیم اور لوکل گورنمنٹ) پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جاتی ہے جو مکمل معائنہ کرنے کے بعد گاؤں کو ODF سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے۔

(ج) گاؤں کی سطح پر ویلج واش کمیٹی جبکہ سکول میں سکول واش کلب بنائے جاتے ہیں جن کو ODF کی حالت برقرار رکھنے کے لئے ٹریننگ دی جاتی ہے۔ محکمہ کے کمیونٹی ڈویلپمنٹ سٹاف سے نگرانی کے لئے دورہ جات کئے جاتے ہیں۔ ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ واش کمیٹی ہے جو ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں عمل کی نگرانی کرتے ہیں۔

پاکستان اپروچ ٹو ٹوٹل سینیٹیشن کے تحت ODF پہلا درجہ ہے۔ اگلے درجے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ODF گاؤں میں مکمل سینیٹیشن کے لائحہ عمل کے لئے سیوریج یا نالیوں کے نظام اور گندے پانی کے نکاس کے نظام کو متعارف کروایا جائے۔

(د) 18-2017 تک تقریباً 5000 گاؤں مزید ODF ہو جائیں گے۔ اس کام کو وسیع پیمانے پر پھیلانا تبھی ممکن ہے جب حکومتِ پنجاب اور دیگر سٹیک ہولڈرز اپنے وسائل اس عمل کے لئے مختص کریں گے اور اس عمل کو بنیاد بنا کر اگلی سرگرمیاں اختیار کریں گے۔ مکمل صفائی کے نظام کو قائم کرنے کے لئے حکومت اپنے ریگولر پروگرام کے تحت کمیونٹی میں شعور اجاگر کرنے کے لئے وسائل مہیا کرے اور بذریعہ ٹیم ورک انہیں یکجاہ کرے اور مستقل پلاننگ اختیار کرے۔

دوسری طرف کمیونٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر اور گاؤں کی صفائی کو قائم کرنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کا مظاہرہ کریں۔ یقیناً اسی طرح پنجاب اور پاکستان صحیح معنوں میں ترقی کے اگلے درجے میں داخل ہو سکیں گے۔

جہلم شہر میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*8942: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم شہر کی صرف 45 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو واٹر سپلائی کیا جارہا ہے وہ بھی مضر صحت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس شہر میں موجود واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے نیز بقیہ شہر میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جہلم شہر کی 45 فیصد سے زیادہ آبادی کو واٹر سپلائی اسکیم کی سہولت میسر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ جو پانی مہیا کیا جا رہا ہے وہ مضر صحت ہے واٹر سپلائی کی فراہمی متعلقہ میونسپل کمیٹی جہلم کے ذمہ ہے لیبارٹری رپورٹ کے مطابق ٹیوب ویلوں کا پانی پینے کے مقررہ معیار کے مطابق ہے

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب جہلم شہر میں پانی کی بہتر سپلائی کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے اور اس پر مرحلہ وار ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جہلم میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی بحالی و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8947: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم شہر میں نصب شدہ واٹر فلٹریشن پلانٹس، عدم بحالی وضروری مرمت نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں یا اپنی استعداد سے کم کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں تو ضلع جہلم میں نصب شدہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی بحالی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا موجودہ حکومت نے ضلع جہلم میں نصب شدہ واٹر فلٹریشن کا پرفارمنس آڈٹ کیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

(د) آڈٹ کی روشنی میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے جہلم شہر میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے جہلم شہر میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا ہے البتہ حکومت پنجاب "پنجاب صاف پانی کمپنی" کے ذریعے فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کا کام مرحلہ وار ترجیحی بنیادوں پر کرنے میں مصروف عمل ہے۔

(ج) چونکہ محکمہ ہذا نے کوئی فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا ہے اس لئے غیر متعلقہ ہے اور مزید تفصیل بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

(د) غیر متعلقہ ہے

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ کی کالونیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9090: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت کہاں کہاں اور کس کس نام سے کالونیاں کس سال میں شروع کی گئیں اور کب مکمل ہوئیں تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں کس کس کالونی میں کمیونٹی ہال اور ڈسپنسری کے لئے مختص کردہ پلاٹس میں ابھی تک کمیونٹی ہال اور ڈسپنسری کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قوانین کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 اور ہاؤسنگ کالونی نمبر 2 میں بھی کمیونٹی سنٹرز اور دیگر مفاد عامہ کے لئے پلاٹ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) کیا یہ پلاٹ ٹی ایم اے کے سپرد کر دیئے گئے ہیں یا محکمہ کے کنٹرول میں ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ یا ٹی ایم اے کسی NGO کے ساتھ مل کر ان پلاٹس پر عوامی فلاح کا منصوبہ تعمیر کر سکتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے فیصل آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کیں:

1) ایریاڈویلپمنٹ سکیم نمبر 1 سمندری (شروع ہونے کا سال 1975/6)(مکمل ہونے کا سال 1980/6)
2) ایریاڈویلپمنٹ سکیم نمبر 2 سمندری (شروع ہونے کا سال 84۔1983)(مکمل ہونے کا سال 90۔1989)
3) ایریاڈویلپمنٹ سکیم جڑانوالہ (شروع ہونے کا سال 1977)(مکمل ہونے کا سال 1982)
4) ایریاڈویلپمنٹ سکیم، ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (شروع ہونے کا سال 88۔1987) (مکمل ہونے کا سال 1990)
5) تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم چک نمبر 238 ر ب فیصل آباد (شروع ہونے کا سال 91۔1990) (مکمل ہونے کا سال 1999)۔
6) تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم، تاندلیانوالہ (شروع ہونے کا سال 97۔1996)(مکمل ہونے کا سال 1999)
7) ضلع جھنگ (سیٹلائٹ ٹاؤن سکیم جھنگ) تاریخ اجراء 1952 تاریخ تکمیل 1954/06
8) ضلع جھنگ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم جھنگ) تاریخ اجراء 1974 تاریخ تکمیل 1978/06
9) ضلع جھنگ (3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم جھنگ) تاریخ اجراء 1988 تاریخ تکمیل 1993/06
10) ضلع جھنگ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم شورکوٹ) تاریخ اجراء 1975 تاریخ تکمیل 1979/06
11) ضلع چنیوٹ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم چنیوٹ) تاریخ اجراء 1974 تاریخ تکمیل 1977/06
12) ضلع چنیوٹ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم چناب نگر) تاریخ اجراء 1975 تاریخ تکمیل 1978/06
13) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم ٹوبہ ٹیک سنگھ I) تاریخ اجراء 1974 تاریخ تکمیل 1976/12
14) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم ٹوبہ ٹیک سنگھ II) تاریخ اجراء 1984 تاریخ تکمیل 1987/06
15) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم ٹوبہ ٹیک سنگھ) تاریخ اجراء 1988 تاریخ تکمیل 1993/06
16) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم پیر محل) تاریخ اجراء 1984 تاریخ تکمیل 1987/06۔17
17) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (اریاڈویلپمنٹ سکیم کمالیہ) تاریخ اجراء 1974 تاریخ تکمیل 1976/06
18) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم گوجرہ I) تاریخ اجراء 1980 تاریخ تکمیل 1983/06
19) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (ایریاڈویلپمنٹ سکیم گوجرہ II) تاریخ اجراء 2011 تاریخ تکمیل 2015/06
20) پیپلز کالونی فیصل آباد تاریخ اجراء 1952 تاریخ تکمیل 1954
21) پیپلز کالونی ایکسٹینشن فیصل آباد تاریخ اجراء 1956 تاریخ تکمیل 1958
22) ڈی جی ایم بلاک (بٹالہ کالونی) پیپلز کالونی ایکسٹینشن فیصل آباد تاریخ اجراء 1956 تاریخ تکمیل 1958
23) ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد تاریخ اجراء 1962 تاریخ تکمیل 1965۔
24) انڈسٹریل لیبر کالونی سمن آباد فیصل آباد تاریخ اجراء 1955 تاریخ تکمیل 1957
25) غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد تاریخ اجراء 1952 تاریخ تکمیل 1954
26) جناح کالونی فیصل آباد تاریخ اجراء 1950 تاریخ تکمیل 1951

(ب) مندرجہ بالا کالونیوں میں کمیونٹی ہال اور ڈسپنسری کے لئے پلاٹس مختص کئے گئے ہیں لیکن ان کالونیوں میں کمیونٹی ہال اور ڈسپنسری کا قیام متعلقہ محکمہ جات نے مکمل کرنا ہے محکمہ نے صرف پلاٹ متعلقہ محکمہ کو دینا ہے کمیونٹی ہال اور ڈسپنسری کی تعمیر ہاؤسنگ کے preview میں شامل نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مفاد عامہ کے لئے پلاٹس دونوں اسکیموں میں موجود ہیں۔ کمیونٹی سنٹر ہاؤسنگ کالونی نمبر1 میں ہے اور ہاؤسنگ کالونی نمبر2 میں نہیں ہے۔

(د) یہ پلاٹس محکمہ کے کنٹرول میں ہیں۔

(ہ) قواعد کے مطابق:

جملہ پلاٹس ہائے محکمانہ پالیسی(Disposal of Community Site 1999)کے تحت الاٹ کئے جائیں گے۔

سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کئے جاتے ہیں۔

ڈسپنسری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کی جاتی ہے۔

کمیونٹی سنٹر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کئے جاتے ہیں۔

ٹیکسلا شہر میں واٹر سپلائی کی منظور شدہ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9279: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹیکسلا شہر میں 2013 تا2016تک واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیمیں شروع کی گئیں؟

(ب) مذکورہ مدت کے دوران شروع کی جانے والی سکیموں میں کتنی اپنی مدت پر مکمل ہوئی اور کتنی ابھی تک نامکمل ہیں؟

(ج) ان سکیموں پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے بیان کریں نیز ان سکیموں میں کتنے واٹر ٹینک اور کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ لگائے گئے؟

(د) یہ سکیمیں محکمہ ہاؤسنگ کے تحت کام کر رہی ہیں یا TMA کو دے دی گئی ہیں اور کب سے ؟

(ہ) جو سکیمیں اپنے مقررہ وقت پر مکمل نہ ہوئی ہیں ان کی وجوہات بیان کریں نیز بروقت سکیمیں مکمل نہ کرنے پر حکومت ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ٹیکسلا شہر میں 2013 تا 2016 کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت کوئی نئی واٹر سپلائی سکیم شروع نہیں کی گئی اور نہ ہی اس ضمن میں کوئی فنڈ جاری کئے گئے۔

(ب) کوئی نہیں

(ج) چونکہ ٹیکسلا شہر میں کوئی واٹر سپلائی شروع نہ کی گئی ہے لہذا اس کے مکمل یا نا مکمل ہونے کا کوئی سوال نہ ہے۔

(د) چونکہ ٹیکسلا شہر میں کوئی واٹر سپلائی شروع ہی نہ کی گئی ہے لہذا اس کو TMA میں دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

لاہور سائن بورڈ کی تعداد اور حاصل شدہ ریونیو سے متعلقہ تفصیلات

*9300: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کل کتنے سائن بورڈ کن کن سڑکوں پر لگائے گئے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے ؟

(ب) مذکورہ سائن بورڈز سے 2015 سے لے کر آج تک کتنی آمدنی ہوئی ہے سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے ؟

(ج) ان سائن بورڈز پر اشتہار لگانے کا کیا طریق کار ہے وضاحت بیان فرمائی جائے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں کل سائن بورڈز / سکائی سائن کی تعداد 310 اور اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سائن بورڈز / سکائی سائن سے آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنوری 2015 تا جون 2015	- 134.6 ملین روپے
جولائی تا جون 16۔2015	- 281.0 ملین روپے
جولائی تا جون 17۔2016	- 301.9 ملین روپے

(ج) پی ایچ اے کے منظور شدہ ایڈورٹائزر ہی بورڈ لگانے کی درخواست دے سکتا ہے۔ محکمانہ کارروائی اور لوکیشن دیکھنے کے بعد اس کی منظوری دی جاتی ہے۔ جس کے بعد ایڈورٹائزر بورڈ لگا کر اس پر تشہیر کے لئے مختلف کمپنیوں کو کرائے پر دیتا ہے جس پر محکمہ منظور شدہ ریٹ کے مطابق تشہیری فیس وصول کرتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ننکانہ صاحب میں ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1342: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 14-2013 اور 2015 میں کون کون سے ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئی تفصیل سے بتائیں؟

(ب) ان سکیموں میں کتنی منظور شدہ اور کتنی غیر منظور شدہ ہیں تفصیل الگ الگ بیان کریں؟

(ج) کیا حکومت غیر منظور شدہ سکیموں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) LDA کو سال 2014 میں ضلع ننکانہ صاحب کی تمام تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز سے 18 پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کا ریکارڈ منتقل ہوا۔ جس کے مطابق سات سکیمیں منظور شدہ، پانچ غیر منظور شدہ جبکہ چھ زیر کارروائی تھیں۔ علاوہ ازیں سال 2015 میں LDA سٹاف نے مزید 13 غیر قانونی سکیموں کی نشاندہی کی۔

(ب) ریکارڈ کے مطابق سات سکیمیں منظور شدہ اور انیس غیر منظور شدہ ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے نے LDA ACT-1975 (ترمیمی) اور LDA PHS Rules-2014 کے تحت غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان اور ڈویلپرز کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی کی ہے۔

1) مالکان و قابضان کو LDA Act زیر دفعہ 5/13 کے تحت نوٹسز جاری کئے گئے۔
2) غیر قانونی سکیموں میں اراضی کی رجسٹری اور انتقال پر پابندی کی درخواست متعلقہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کو ارسال کی گئی ہے۔
3) بجلی، پانی اور گیس کی سہولیات کو منقطع کرنے کی درخواستیں متعلقہ محکمہ جات کو ارسال کی گئی ہیں۔
4) عوام الناس کی اطلاع کے لئے قومی اخبارات میں اشتہار بھی دیئے گئے۔
5) سکیموں کے سپانسرز/ڈویلپرز کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کے لئے متعلقہ تھانے میں شکایات بھی جمع کروائی گئی ہیں۔
6) جون 2017 کو 8 غیر قانونی سکیموں کی مسماری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔
7) اس کارروائی کے نتیجے میں 6 سکیموں کے مالکان نے منظوری کے لئے LDA میں درخواستیں جمع کروائی ہیں۔

لاہور: سعدی پارک مزنگ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

1632: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سعدی پارک مزنگ لاہور میں کتنے فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں، کب تعمیر کئے گئے تھے، ان میں سے کتنے کس بناء پر بند پڑے ہیں؟

(ب) ان فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال کس کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان فلٹریشن پلانٹ کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں؟

(د) کیا حکومت ان بند فلٹریشن پلانٹ کو چلانے یا نیا لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سعدی پارک مزنگ لاہور میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) سعدی پارک مزنگ لاہور میں JICA کے تعاون سے نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کے بعد ایک عدد فلٹریشن پلانٹ نصب کیا جائے گا جو اس سال 2017 کے دوران چالو کر دیا جائے گا۔

پنجاب صاف پانی کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

1690: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی کب قائم کی گئی، اس کے مقاصد کیا ہیں نیز اس کے کتنے دفاتر کس کس شہر میں قائم ہیں؟

(ب) اس کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں، کتنے ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس کے لاہور میں جو دفاتر ہیں، کتنے کرایہ پر ہیں ان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے اور ان کے مالکان کون کون ہیں؟

(د) اس کمپنی کے قیام کے وقت کتنا سرمایہ تھا اور اس کا ٹارگٹ کتنا تھا اب تک کتنا ٹارگٹ achieve کیا گیا ہے بقایا ٹارگٹ achieve نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی مارچ2014میں قائم کی گئی۔اس کا مقصد صوبہ پنجاب کے دیہی عوام کو پینے کا صاف اور محفوظ پانی فراہم کرنا ہے۔اس کے دفاتر لاہور، فیصل آباد، بہاولپور، ملتان، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی اور سرگودھا میں ہیں۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی کا لاہور میں ایک دفتر ہے اور ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

44-C1، گلبرگIII، ایم ایم عالم روڈ، لاہور

پنجاب صاف پانی کمپنی کے تمام ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) لاہور میں پنجاب صاف پانی کمپنی کا ایک دفتر ہے۔جو کہ مسز نگہت طارق کی ملکیت ہے اور اس کا ماہانہ کرایہ-/11,49,500روپے ہے۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کے قیام کے وقت کمپنی کا سرمایہ1000ملین تھا۔کمپنی اب تک پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر جنوبی پنجاب کی پانچ تحصیلوں بشمول لودھراں، خانپور، حاصل پور، دنیاپور اور منچن آباد میں116پلانٹس نصب کر چکی ہے۔جس سے½3لاکھ سے زائد دیہی آبادی پینے کا صاف اور محفوظ پانی حاصل کر رہی ہے۔ٹارگٹ کے حصول کے لئے کمپنی کو پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ اور ساؤتھ میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ منصوبے کی تکمیل بروقت کی جاسکے۔اس کمپنی کا ٹارگٹ صوبے کے تمام دیہی علاقوں میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنا ہے۔

بقایا ٹارگٹachieveنہ کرنے کی وجوہات میں بعض تکنیکی مسائل اور علاقہ کا وسیع و عریض ہونا اور واٹر ٹریٹمنٹ کی پیچیدگیاں ہیں جس کے لئے منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

ملتان: واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1712: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں سال 15-2014اور 16-2015 میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں، ان میں سے کتنی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی تک التواء میں ہیں اور کیوں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان سکیموں پر جو اخراجات آئے کیا ان کا آڈٹ کروایا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) ضلع ملتان میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع ملتان میں شہر کی حدود واسا ملتان کے زیر انتظام ہے۔ ملتان شہر کے علاوہ باقی شہری اور دیہی حدود محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام ہے۔ سال 15-2014 میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم شروع نہیں ہوئی۔ سال 16-2015 میں کل چار واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں۔ ان میں سے ایک سکیم Rehabilitation رورل واٹر سپلائی سکیم حافظ والا، ملتان چالو حالت میں ہے اور باقی تین سکیمیں زیر تعمیر ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
1۔	رورل واٹر سپلائی / سیوریج سکیم بھینی، ملتان۔	49.998 ملین روپے
2۔	رورل واٹر سپلائی / سیوریج سکیم نائی والا، ملتان۔	50.000 ملین روپے
3۔	رورل واٹر سپلائی / سیوریج سکیم کائیاں پور، ملتان۔	49.993 ملین روپے

واسا ملتان

ملتان شہر میں واسا کے زیر کنٹرول علاقہ کے لئے سال 15-2014 میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم شروع نہ کی گئی ہے البتہ سال 16-2015 میں ایک سکیم Replacement/Augmentation of Water Supply System in Multan Phase-I شروع کی گئی جس کا تخمینہ لاگت 150 ملین روپے تھا جو کہ سکیم چالو حالت میں ہے۔ واسا ملتان کے زیر انتظام اس وقت کوئی واٹر سپلائی سکیم التواء میں نہ ہے۔

(ب) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ان سکیموں پر جو اخراجات آئے ان کے اختتام پر سالانہ آڈٹ کروایا گیا ہے۔

واسا ملتان

واسا نے جو سکیم شروع کی اس کا سالانہ آڈٹ کروایا ہے۔

(ج) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

اس سوال کا جواب جز (الف) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

واسا ملتان

ملتان شہر میں واسا کے زیر انتظام علاقہ کی کوئی بھی واٹر سپلائی سکیم بند نہ پڑی ہے۔

اوکاڑہ: واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

1713: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر میں نصب شدہ واٹر فلٹریشن پلانٹس، عدم دیکھ بھال و ضروری مرمت نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں یا اپنی استعداد سے کم کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اوکاڑہ شہر میں نصب شدہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی بحالی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا موجودہ حکومت اوکاڑہ شہر میں نصب شدہ ان واٹر فلٹریشن کا پرفارمنگ کا آڈٹ کروایا گیا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں نیز اس آڈٹ کی روشنی میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے اوکاڑہ شہر میں صرف دو عدد فلٹریشن پلانٹ لگائے ہیں جن مقامات پر یہ فلٹریشن پلانٹ لگائے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ نزد علی ٹرسٹ ہسپتال اوکاڑہ،

2۔ ڈسٹرکٹ بار کونسل اوکاڑہ،

یہ دونوں فلٹریشن پلانٹ اپنی استعداد کے مطابق کام کر رہے ہیں اور احسن طریقہ سے چل رہے ہیں۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے جو دو عدد فلٹریشن پلانٹ لگائے تھے وہ بالکل درست حالت میں چل رہے ہیں اور لوگ صاف پانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے اوکاڑہ شہر میں صرف دو عدد فلٹریشن پلانٹ لگائے ہیں ان پلانٹس کی پانی کی کوالٹی کو وقتاً فوقتاً مقامی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی لیبارٹری سے ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔

ملتان میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

1714: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان شہر کی صرف 45 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت واسا فراہم کر رہا ہے وہ بھی مضر صحت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شہر میں موجود واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے نیز بقیہ شہر میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا ملتان شہر کی 55 فیصد آبادی کو صاف پانی کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ صاف پانی کو 425 فٹ کی گہرائی سے حاصل کیا جا رہا ہے جو کہ مضر صحت نہ ہے۔

(ب) ملتان شہر کے جن علاقوں میں واٹر سپلائی کی سہولت میسر نہ ہے اُن علاقوں میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے ایک سکیم Water Supply Scheme for unserved areas of Multan جس کا تخمینہ لاگت 515 ملین روپے ہے، حکومت کو منظوری کے لئے بھیجی گئی ہے، اس سکیم سے مزید 10 فیصد آبادی مستفید ہو سکے گی۔

لاہور میں صدیق ٹریڈ سنٹر کے بالمقابل برج سے متعلقہ تفصیلات

1773: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مین بلیوارڈ گلبرگ لاہور پر صدیق ٹریڈ سنٹر کے بالمقابل بنائے جانے والے آہنی اوور ہیڈ پل کی لاگت کیا ہے اس پل پر ڈیزائن بنانے کا کیا مقصد ہے اس پر کتنا لوہا/سٹیل استعمال ہوا ہے؟

(ب) مذکورہ ڈیزائن کے بغیر پل بنانے کی لاگت کتنی تھی؟

(ج) استنبول چوک لاہور میں آرٹ ورک کی لاگت کتنی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے نے صدیق ٹریڈ سنٹر کے بالمقابل کوئی آہنی اوور ہیڈ پل تعمیر نہیں کیا۔ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

ڈیرہ غازی خان: نواز شریف پارک کے بارے سے متعلقہ تفصیلات

1803: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

نواز شریف پارک ڈیرہ غازی خان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں اور ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اس پارک کی تزئین و آرائش کے لئے موجودہ سال کتنے فنڈز جاری ہوئے ہیں اگر نہیں تو کب تک جاری ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

44 ملازمین مالی/بیلدار، 02 ملازمین معذور کوٹا مالی بیلدار

02 ملازمین نائب قاصد، 01 جونیئر کلرک اور 01 سب انجینئر

کل تعداد ملازمین = 50

پارک و شہر کے مختلف چوکس اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال کرنا

سال 17-2016 کے Second Half میں ترقیاتی منصوبوں کی مد میں 13 ملین کا 70 فیصد EXN. Provincial High Way Department D.G. Khan کے اکاؤنٹ میں بھیجے گئے

ہیں جو کہ ترقیاتی منصوبوں کی Administrative Approval نہ ہونے کی وجہ سے خرچ نہیں ہو سکے ہیں۔ -/RS.9356130

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن کے سیوریج سے متعلقہ تفصیلات

1809: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں پچھلے تین سالوں کے دوران سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے منصوبے ہیں جو نامکمل ہیں؟

(ج) کیا حکومت مسلم آباد میاں غلام نبی پارک میں بھی سیوریج سسٹم بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن واسا لاہور میں پچھلے تین سالوں کے دوران 16 عدد منصوبہ جات کی منظوری دی گئی جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) درج بالا تمام منصوبہ جات کو بروقت مکمل کیا جا چکا ہے۔

(ج) مسلم آباد غلام نبی پارک میں واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کا سیوریج سسٹم موجود ہے اور کچھ پرانی سیوریج لائن کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے جو فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار تبدیل کر دی جائیں گی۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

1810: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کے کل کتنے علاقے ہیں جن میں سال16۔2015میں نیا سیوریج ڈالا گیا؟

(ب) اس ٹاؤن میں کتنے علاقے ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے اور کتنے علاقے یا آبادیاں ایسی ہیں جن میں سیوریج سسٹم موجود نہیں ہے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ علاقے ایسے ہیں جن کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے اکثر بند رہتا ہے ؟

(د) کیا حکومت عزیز بھٹی ٹاؤن کے پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور سیوریج ڈالنے کا کام کب تک مکمل کر لیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا عزیز بھٹی ٹاؤن میں سال16-2015کے دوران16علاقوں میں سیوریج سسٹم تبدیل کیا گیا ہے۔

(ب) واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کے زیر انتظام تمام علاقوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔ کچھ علاقوں میں ٹاؤن کا سیوریج بچھایا ہوا ہے جس کی سیوریج بلاکیج کی شکائیت محکمہ روزانہ کی بنیاد پر حل کرتا ہے اور پرانے سیوریج سسٹم کو مرحلہ وار تبدیل کیا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن کے کچھ علاقوں میں سیوریج سسٹم پرانا ہے جہاں سیوریج بندش شکایات نسبتاً زیادہ ہیں جن کو روزانہ کی بنیاد پر حل کیا جا رہا ہے۔

(د) واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کا پرانا سیوریج فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار تبدیل کیا جائے گا۔

لاہور: حلقہ پی پی۔144 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

1816: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں سال14-2013 کے دوران کتنی آبادیوں / علاقوں کو واٹر سپلائی کی سہولت اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں اس وقت واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ واٹر سپلائی کی سکیموں پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی سکیم وار خرچ کی گئی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حلقہ پی پی۔144 شالامار ٹاؤن ڈائریکٹوریٹ واسا میں سال 14-2013 کے دوران 13 عدد آبادیوں کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی گئی جبکہ مذکورہ حلقہ میں اس عرصہ کے دوران سیوریج کی کوئی سکیم عمل میں نہ آئی۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے ٹھیکہ جات 7 عدد کمپنیوں کو دیئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر کُل 46.916 ملین روپے رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔153 میں صاف پانی پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

1819: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور پی پی۔153 میں صاف پانی پراجیکٹ کے زیر اہتمام کوئی پراجیکٹ زیر تعمیر ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک یہ پراجیکٹ اس حلقہ میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

پنجاب صاف پانی کمپنی صرف دیہی علاقوں میں پانی کی فراہمی کی ذمہ دار ہے۔

پی پی۔7 تحصیل ٹیکسلا میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1832: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔7 تحصیل ٹیکسلا کے رورل ایریا میں واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیمیں 2013 تا 2016 کے دوران شروع کی گئیں ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سکیموں پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان کریں؟

(ج) کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں اور کتنی سکیموں پر کام جاری ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔7 تحصیل ٹیکسلا کے رورل ایریا میں 2013 تا2016 کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت کوئی نئی واٹر سپلائی سکیم شروع نہیں کی گئی۔

(ب) کوئی نہیں

(ج) چونکہ کوئی نئی سکیم شروع نہ کی گئی ہے لہذا مکمل ہونے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔

لاہور: گلی چودھری لیاقت مرحوم مدینہ کالونی کھاڑک میں پائپ ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

1841: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا نے گلی چودھری لیاقت مرحوم کونسلر والی (پل لیاقت ٹو کے والا سے مدینہ چوک) مدینہ کالونی کھاڑک ملتان روڈ لاہور میں پینے کے پانی کے پائپ ڈال دیئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گلی سے ملحقہ چودھری محمد حسین والی گلی نمبر 1 میں پینے کے پانی کے پائپ نہیں ڈالے گئے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا سوالوں کے جواب اثبات میں ہیں تو محمد حسین والی گلی نمبر 1 میں پانی کے پائپ ڈالنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گلی چودھری لیاقت مرحوم کونسلر والی (ٹپل لیاقت ٹوکے والا سے مدینہ چوک) مدینہ کالونی کھاڑک ملتان روڈ لاہور میں پینے کے پانی کے پائپ ڈال دیئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کیونکہ مذکورہ گلی آگے سے بند ہے اور اس کی لمبائی 75 فٹ ہے اس لئے لوگوں کو مین پائپ لائن سے پانی مہیا کر دیا گیا ہے۔ تاہم کنکشن پوائنٹ گھروں کے قریب دینے کے لئے لائن بچھانی زیر غور ہے۔

(ج) یہ گلی پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل ہے اور رواں سال 2017-18 میں فنڈز کی دستیابی پر اس میں نئی لائن ڈال دی جائے گی۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد میں محکمہ ہاؤسنگ کی اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

1842: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کے چلڈرن پارک، قبرستان اور واٹر ورکس کی اراضی قانونی طور پر کسی پرائیویٹ فرد کو الاٹ / فروخت نہیں کی جا سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور جہاں پانی والی ٹینکی و ٹیوب ویل نصب ہیں اور اسی اراضی کے بقیہ حصے پر بچوں کا پارک بھی تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ نے 1990 میں مذکورہ واٹر ورکس کی سرکاری اراضی کو اونے پونے صرف ہزاروں روپے میں غیر قانونی طور پر فروخت کر دیا تھا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس عوام الناس کے مفاد میں استعمال میں ہونے والی اراضی کو پرائیویٹ شخص سے حاصل / خرید کر کے دوبارہ اس جگہ کو اصل حالت میں کرنے کے لئے چار دیواری بنا کر بچوں کا پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! محکمہ ہاؤسنگ نے سوڈیوال کالونی لاہور میں واٹر ورکس /پانی والی ٹینکی کے لئے اراضی مختص کی اور اس میں پانی کی ٹینکی اور ٹیوب ویل لگایا ٹینکی کے ساتھ والا رقبہ خالی پڑا رہا۔ مختلف لوگوں نے سال1990 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو وہ خالی جگہ الاٹ کرنے کے لئے درخواستیں گزاریں۔ جس پر محکمہ نے ایک سمری برائے منظوری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی سمری منظور ہونے کے بعد خالی جگہ پر پلاننگ کر کے چھ عدد پلاٹس برقبہ 4.5 مرلے فی پلاٹ ان درخواست گزاروں کو وزیر اعلیٰ نے الاٹ کر دیئے جن کا کل رقبہ ایک کنال سات مرلے بنتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پانی والی ٹینکی کے ساتھ خالی جگہ بچوں کے پارک کے لئے مختص نہ کی گئی تھی۔

(ج) درست نہ ہے ٹینکی والی جگہ پر کچھ لوگوں نے ناجائز تعمیرات کر رکھی تھیں۔ مجوزہ جگہ کو ناجائز قابضین سے خالی کروا کر باقاعدہ وزیر اعلیٰ سے منظوری حاصل کر کے چھ پلاٹ بنائے گئے اور ان کی الاٹمنٹ بھی دفتر وزیر اعلیٰ سے کی گئی۔

(د) الاٹ شدہ پلاٹوں کے الاٹیوں نے اپنے الاٹ شدہ پلاٹوں پر تعمیر مکمل کر لی ہے اور رہائش پذیر ہیں۔ ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی منسوخی کے لئے محلہ داروں نے مختلف عدالتوں میں کیسز دائر کئے جو کہ سول کورٹ تا سپریم کورٹ آف پاکستان ان الاٹیوں کے حق میں فیصلہ ہو چکا ہے اور محکمہ عدالتی فیصلوں کا پابند ہے۔

لاہور: پی پی۔153 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی تفصیل

1843: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015 میں پی پی۔153 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبوں کی منظوری دی گئی؟

(ب) یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سال 16-2015 میں ٹاؤن شپ سب ڈویژن میں واٹر سپلائی اور سیور کے بارہ عدد کام ہوئے تھے جو کہ اپنے مقررہ وقت پر ختم ہو گئے۔

(ب) سال 16-2015 میں یہ منصوبے شروع ہوئے اور دو ماہ کی مدت میں ختم ہو گئے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترم! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ No point of order.

پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس تحریک استحقاق نمبر 2017/17 کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جواب کیوں نہیں آیا؟ اب اس تحریک استحقاق کا میں کیا کروں؟ آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آج ان کو reminder دیتے ہیں اور ہر صورت میں جواب منگوا لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کل کے لئے pending کروں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! کل کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! کل کے لئے اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں لیکن پھر کل کے بعد کوئی ٹائم نہیں ملے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں درخواست کر رہا ہوں کہ اگلے ہفتے کے لئے pending کر دیں۔ کل تک شاید جواب مشکل آئے۔

جناب سپیکر: جی، اگلے ہفتے نہیں ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! چلیں! کل جواب منگوا لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کل کے لئے فائنل ہے۔ اب آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ سید عبد العلیم صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔ جی، سید عبد العلیم!

تحصیل روجھان ضلع راجن پور کے 23 موضع جات کو ضلع رحیم یار خان میں شامل کرنا

سید عبد العلیم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل روجھان ضلع راجن پور کے 23 موضع جات جو پانچ یونین کونسلوں پر مشتمل ہیں۔ انہیں ضلع رحیم یار خان میں شامل کر دیا گیا ہے اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ چونکہ اس علاقے میں ڈکیتیاں ہوتی ہیں اس لئے یہ علاقے ضلع رحیم یار خان میں شامل کئے جاتے ہیں۔ اس علاقے میں آباد لوگ مختلف قبائل پر مشتمل ہیں لیکن اس عمل سے انہیں بھی تقسیم کر دیا گیا ہے جس سے عوام میں شدید نفرت پائی جا رہی ہے۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ جب ضلع راجن پور میں پنجاب پولیس کی عمل داری ہے اور ضلع رحیم یار خان میں بھی پنجاب کی عمل داری ہے تو پھر بجائے اس کے کہ ڈکیتیوں پر قابو پانے کے لئے ضلع راجن پور کے ان موضعات میں پولیس کی نفری بڑھا کر وہاں تھانے بڑھا کر SDPO مقرر کر کے ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے اور اس میں ملوث ناسوروں کو قرار واقعی سزا دی جائے پورے 23 موضع جات یعنی پانچ

یونین کونسلوں کو ضلع راجن پور سے ہی الگ کر کے ضلع رحیم یار خان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس سے جہاں قبائل تقسیم ہوں گے وہاں ضلع راجن پور ایک کثیر ریونیو سے بھی محروم ہو جائے گا اور پھر اس کی proper ڈویلپمنٹ بھی نہیں ہو سکے گی۔ متاثرہ لوگ بھی مالی اور معاشرتی مسائل سے دوچار ہو جائیں گے۔ اس عمل سے عوام میں حکومت کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو رہی ہے جسے فوری روکنا اشد ضروری ہے۔ ضلع راجن پور کی عوام نے ہر دروازے پر دستک دی کہ ڈیپارٹمنٹ اپنا یہ نوٹیفکیشن واپس لے اور یہ 23 موضع جات / پانچ یونین کونسلیں ضلع راجن پور کو واپس کئے جائیں لیکن کہیں سے بھی انہیں مثبت جواب نہیں ملا جس سے وہاں کی عوام میں شدید غم وغصہ اور بے چینی پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ Next week متعلقہ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ مسئلہ ایسا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1004/2017 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں خلاف ضابطہ اربوں روپے کی ادویات کی خرید کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 28۔ستمبر 2017 کی خبر کے مطابق محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں صرف دو برس میں خلاف ضابطہ 7۔ارب روپے کی ادویات آرڈر Devolution Order 2002 اور پیپرا رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خریدی گئیں۔ جبکہ سال 17-2016 کے لئے بھی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 5۔ارب روپے سے زائد کی ادویات خریدی گئیں جو حکومت کو ملنے

والے ریٹس سے کئی گنا مہنگی تھیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان اور ملک تیمور کی ہے۔ ملک تیمور مسعود تو suspend ہیں۔۔۔ اچھا suspend تھے اب بحال ہو گئے ہیں۔ جی، ان میں سے کوئی نہیں ہے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتاہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 1010/2017 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جائے گا اب ان کی ایک پہلے ہو چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1019/2017 کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو move ہو چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آیا ہے؟ جی، اس کے کون پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری سپیشل ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ہیں، محترمہ خدیجہ عمر ! آپ دوسری تحریک التوائے کار نمبر 1029/2017 پڑھ دیں۔ جی، محترمہ!

لاہور چڑیا گھر سیر کے لئے آنے والوں کی صحت کو شدید خطرہ لاحق

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 4- اکتوبر 2017 کی خبر کے مطابق لاہور چڑیا گھر کی سیر کے لئے آنے والوں کی صحت کو شدید خطرات ہو گئے۔ واٹر کولرز کے فلٹرز عرصہ دراز سے تبدیل نہیں کئے گئے۔ فلٹر پانی کے نام پر بیماریاں بانٹی جانے لگیں۔ سیر کے لئے آنے والے شہری چڑیا گھر میں گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ واٹر کولرز پر لگائے گئے فلٹرز دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے انہیں عرصہ دراز سے تبدیل ہی نہ کیا گیا ہو۔ انتظامیہ نے 40 سال پرانی واٹر سپلائی لائن کو ذمہ دار قرار دے دیا۔ زنگ آلود پائپ لائن بدذائقہ اور آلودہ پانی فراہم کرنے لگی تو رہی سہی کسر پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے لگائے گئے پانچ کولرز نے نکال دی۔ شہری فٹنگس لگے فلٹرز سے گزرنے والا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا

ہے کہ چڑیا گھر میں صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کے لئے next week کے لئے اس کو رکھیں۔

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ یہ جناب احمد خان بھچر کی تحریک التوائے کار نمبر 17/1037 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1038 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ یہ ان کی اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1039 ہے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/1040 میاں محمود الرشید، لیڈر آف دی اپوزیشن۔۔۔ جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری ایک تحریک استحقاق پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! تحریک استحقاق۔ 2016-01-12 کو میں نے یہاں پر پڑھی تھی۔ اس تحریک استحقاق کا ابھی تک مجھے کوئی پتا چلا ہے اور نہ وہ ایوان میں پیش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ہوں گے نہیں۔ آپ ذرا انتظار کریں۔ ہم پتا کروا رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری ایک تحریک التوائے کار راولپنڈی ویسٹ منیجمنٹ کمپنی کے بارے میں تھی، اس نے جو لیڈیز پارک اور کالج کی زمین پر قبضہ کیا تھا، چھ سات مہینے ہو گئے ہیں اس کا جواب نہیں آیا۔ آپ نے ان کو ایک ہفتہ کا ٹائم دیا تھا لیکن اب چھ سات مہینے ہو گئے ہیں اور ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، ان کی تحریک التوائے کار کا سوموار تک ہاؤسنگ کی طرف سے جواب آنا چاہیئے۔ حضرت صاحب ادھر ہیں۔ میری بات سن لیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف بھائی! آپ میرے انتظار میں تھے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس چیئر پر پہلے بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کوئی حوالہ دیا تھا کہ پچھلے سال اگست میں ایک تحریک التوائے کار میں نے پڑھی تھی اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ کرکٹ میچ پر توجہ دیں۔ آپ ہمارے سٹار پلیئر ہیں۔ ٹھیک ہے ناں۔ (قہقہے)

جناب آصف محمود: جی، میں بالکل آپ کے ساتھ کھیلنے کو تیار ہوں لیکن جو میچ ادھر ہمارے حلقوں میں ہو رہا ہے اس کو بھی ذرا ہمیں مد نظر رکھنا چاہیئے ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس کو دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آجائے، پچھلے سال اگست کے مہینے سے pending ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس معاملے کو دیکھتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری کسی تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جاسکے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Medical Supplies Authority Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 91(5) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health for report within two months.

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017. First reading starts. Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat,

Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR SHAHAB-UD-DIN KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ میری گزارش ہے کہ Dera Ghazi Khan Development Authority Act 1991 کو repeal کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ سٹینڈنگ کمیٹی

نےrecommend کیا ہے کہ Cities Act 1976 Authority Development of کو constitute کیا جائے۔ تقریباً 9 سال سے مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ Order in the House. Order in the House جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اب اسے reconstitute کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ میری سمجھ میں اس کی یہ وجوہات آئی ہیں کہ آج تک اس میں جو کچھ ہوتا رہا ہے، اس میں بہت ساری چیزیں آتی ہیں، اس میں کرپشن involve ہے، اس میں rules violate کئے گئے ہیں اور ان سب کو اس اسمبلی سے endorse کروانے کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ اس ترمیم کو مشتہر کیا جائے یا اس پر completely study کرنے کے بعد اسے ایوان میں لایا جائے۔ جو میں نے پڑھا ہے اس کے مطابق اس بل کو اتنی عجلت میں صرف اس لئے لایا جا رہا ہے کہ اس اتھارٹی میں جو کرپشن اور rules کی violation ہوئی ہے اس پر اسمبلی کی مہر لگوائی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو میرے بھائی نے فرمایا ہے ان کے یہ unfounded allegations totally ہیں اور اس بل پر سٹینڈنگ کمیٹی میں تفصیلاً بہت زیادہ بحث کی گئی پھر اسے مشتہر بھی کیا گیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ Dera Ghazi Development Authority 1991 کو منسوخ کر کے ڈیرہ غازی خان اتھارٹی کی تشکیل Development of cities Act 1976 کے تحت لائے ہیں تاکہ یہ بھی دیگر ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کی طرح اپنے کام خود کر سکے۔ باقی جہاں تک مشتہر کرنے کی بات ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ان کے لوگ بھی تھے اور ہمارے بھی تھے اور سب نے اس بل کو unanimously یہاں پر بھیجا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ ان کی اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public

Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم تمام لوگ جانتے ہیں کہ environment issue اس وقت سب سے خطرناک، جان لیوا اور serious issue بن چکا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پانچ سال بعد بھی اس Environment Protection Bill میں آج صرف چند clerical mistakes کو ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پچھلے پانچ سالوں میں اس بل میں پائی جانے والی غلطیوں کا کسی کو احساس تک نہیں ہو سکا۔ اس وقت ہم آلودہ اور زہر بھری فضا میں سانس لے رہے ہیں کیونکہ اس محکمہ کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس کی چند مثالیں دوں گی، پھر بتاؤں گی کہ اس حکومت نے اپنے دور میں کتنے زیادہ blunders کئے ہیں اور اس وقت صرف کارروائی کے طور پر اس بل میں چند تبدیلیاں لا کر compensate کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہیں پتا ہی نہیں کہ انہوں نے کتنی زندگیوں کے ساتھ کھیلا ہے۔ اس وقت environment سب سے بڑا issue بن چکا ہے۔ ہم کھانے پینے کی اشیاء اور سبزیاں بھی زہر آلود کھا رہے ہیں کیونکہ ان سبزیوں کو سیراب کرنے کے لئے جو پانی استعمال ہوتا ہے اس میں بھی زہر بھرا ہوا ہے۔ اسی طرح صنعتیں فضا میں جو آلودگی پھیلا رہی ہیں اس کی کسی کو کوئی فکر نہیں ہے۔ ہسپتالوں میں آلودگی سے متاثر ہونے والے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں مثال کے طور پر عرض کرتی ہوں کہ ضلع قصور میں تقریباً تین سو فیکٹریاں ہیں جبکہ محکمہ تحفظ ماحول کی طرف سے صرف دو یا تین فیکٹریوں نے سرٹیفکیٹ یا اجازت نامہ حاصل کیا

ہوا ہے۔ کیا ہمارے پاس کوئی ایسا قانون نہیں کہ ان آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کوئی کارروائی کر سکیں؟ پانچ سال بعد اس بل کی صرف clerical mistakes کو درست کرنے کے لئے آج یہ ترامیم لائی گئی ہیں جبکہ اب بھی environment کے اصل مسائل کی طرف تو کسی کا کوئی دھیان نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت لاہور شہر most polluted air quality کے حوالے سے دنیا میں پانچویں نمبر پر آرہا ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسے آلات نہیں کہ جن سے ہم اس air pollution کو چیک کر سکیں۔ دوسرے ممالک کے بین الاقوامی اداروں کی مدد سے ہمارے پاس یہ انفارمیشن آئی ہے کہ لاہور most polluted air quality کے حوالے سے دنیا کا پانچواں شہر ہے۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اس pollution کو measure کرنے کے لئے آلات ہی نہیں ہیں اور ہم نے پچھلے چار سالوں میں محکمہ تحفظ ماحول کو کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے۔ موجودہ حکمرانوں کے لئے یہ ادارہ اتنی اہمیت کا حامل ہی نہیں جبکہ میرے نزدیک یہ سب سے زیادہ اہم ادارہ ہے کیونکہ اس سے لوگوں کی زندگیاں اور صحت منسلک ہے۔ موجودہ حکومت نے اس بابت کوئی غور کیا ہے اور نہ ہی اسے اس کی کوئی فکر ہے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی تھی کہ موجودہ حکومت Environmental Protection Bill میں پائی جانے والی صرف clerical mistakes کو دور کرنے کے لئے یہ amendment Bill لائی ہے جبکہ اس حوالے سے جو اصل issues ہیں ان کو کسی نے دیکھا ہی نہیں۔ لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی میسر نہیں، ہم جو سبزیاں کھا رہے ہیں وہ بھی زہر آلود ہیں اور اس حوالے سے کوئی check and balance نہیں ہے۔ اسی طرح وہ فیکٹریاں جو آلودگی پھیلا رہی ہیں انہیں بھی کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ دریائے ستلج کے اردگرد جو پانچ اضلاع ہیں ان کا سارا خراب اور آلودہ پانی اس دریا میں جا رہا ہے لیکن کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ ہمارے ہاں wastage کے حوالے سے 1999 میں ایک treatment plant لگایا گیا تھا جو کہ کسی Organization کی طرف سے

funded تھا۔ یہ treatment plant شاید 2007 یا 2009 میں بند ہو گیا تھا کیونکہ حکومت کی طرف سے اس کے لئے کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے گئے۔ 2009 سے لے کر آج 2017 تک اس treatment plant کے لئے کوئی فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔ یہ صرف ایک ہی treatment plant تھا اور یہ بہت ضروری تھا لیکن موجودہ حکومت نے اس کے لئے کوئی فنڈز مہیا نہیں کئے اور اسی وجہ سے یہ آج تک بند پڑا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں Section-8 کے حوالے سے یہاں پر ذکر کروں گی کہ Section-8 کو انہوں نے 2012 میں omit کر دیا تھا۔ یہ وہی والا حال کیا ہے۔ جو ریونیو اتھارٹی والے بل میں انہوں نے پہلے بے ضابطگیاں کیں اور بعد میں جب انہیں کورٹ کی طرف سے آرڈرز گئے تو انہوں نے بورڈ کے اندر ترمیم کر کے اور ایوان کے اندر لا کر اُس کو clear کرایا لیکن جو لوگ problems میں آئے اُن کا ریکارڈ کس کے پاس ہے؟ اُس کو کوئی own کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے کیونکہ یہ check and balance کو time being کے لئے omit کر دیتے ہیں اور یہی حال Section-8 کا ہے اس میں انہوں نے exactly یہی کیا ہے کہ Section-8 کو بھی ساتھ پھر سے revise کر دیا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ 2012 میں اس کو کیوں omit کیا گیا اور 2012 سے لے کر آج تک اس میں جو جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور اس دوران جو جو مسائل آئے ہیں اُن کا کون responsible ہے اور اُس کا ریکارڈ کس کے پاس ہے؟ ہمارے پاس تو ریکارڈ رکھنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اور اگر ہمارے پاس ریکارڈ رکھنے کے لئے کچھ ہو گا تو پھر بے ضابطگیوں کو دبا دیا جائے گا تاکہ حکومت کی نیک نامی پر کوئی حرف نہ آئے۔

جناب سپیکر! یہ انسانی زندگیوں اور جانوں کے ساتھ لگاتار کھیل رہے ہیں اور یہاں پر موت اتنی سستی ہو چکی ہے کہ کسی کو فرق ہی نہیں پڑتا۔ امیر لوگ اور اُن کے بچے تو Nestle کا پانی پیتے ہیں جبکہ غریب لوگوں کے بچے تو گندا پانی پی کر بُرے طریقے سے مر رہے ہیں لیکن ہم میں سے کسی کو احساس ہی نہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے اور آپ کے پاس جتنا بڑا عہدہ ہو گا اُتنا ہی بڑا آپ کا حساب ہو گا اس لئے ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کیونکہ ہم سب اس کے ذمہ دار ہیں۔

جناب سپیکر! ہم میں سے جو آواز نہیں اُٹھائے گا وہ بھی اس کا ذمہ دار ہے اور جو جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس مسئلے سے آنکھیں بند کر رہا ہے اور ایسے پراجیکٹس پر پیسے لگا رہا ہے جس کا پاکستانی قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہے تو وہ بھی اس کا ذمہ دار ہے کیونکہ لوگ مر رہے ہیں۔ لوگوں کو جب پینے کا صاف پانی ہی مہیا نہیں ہے تو انہوں نے میٹرو پر بیٹھ کر کیا کرنا ہے؟ اس پر ایک comprehensive Bill لایا جائے کیونکہ یہ بہت serious issue ہے اس لئے اس بل کو clerical mistakes کا بہانہ بنا کر اس کے اندر جو ایک دو ترامیم کی ہیں ان ترامیم کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایک comprehensive Bill لا کر اُس کے اوپر صحیح معنوں میں working کی جائے کیونکہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت انسان کی ہے، نہ کہ میٹرو بس کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری بہن محترمہ خدیجہ عمر نے بہت اچھی باتیں کی ہیں اور حقائق کو سامنے رکھا ہے جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں لیکن میں اس میں ایک چیز mention کرنا چاہوں گی کہ environment کسی ایک پارٹی کا ایجنڈا ہے اور نہ ہی کسی ایک پارٹی کا issue ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کا issue ہے۔ ہم لوگ جس ہوا میں سانس لے رہے ہیں وہ ہوا اتنی زہریلی ہو چکی ہے کہ آکسیجن جو زندگی کا باعث ہے اُس کے اندر اتنی زہریلی گیسیں ہم سانس کے ذریعے اپنے اندر لے کر جا رہے ہیں جو ہمارے پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث بن رہی ہیں۔ ابھی سردیوں کی آمد شروع نہیں ہوئی تو ایک دھواں سا چھا گیا ہوا ہے جو فیکٹریوں اور ملوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ہم اس کو inhale کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہم بہت بری طرح کینسر کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کے شہر کا ہر تیسرا شخص ہیپاٹائٹس کا مریض ہے۔

جناب سپیکر! ہر دوسرا بندہ کینسر کا مریض ہے یہ تمام چیزیں environment سے related ہیں۔ انڈیا کے جاتی امرا سے چل کر آنے والی ڈرین آپ کے جاتی امرا تک آتی ہے جس میں فیکٹریوں اور ملوں کا کیمیکل والا گندا پانی ڈالا جاتا ہے لیکن اُس ڈرین کو صاف کرنے کا کوئی طریق کار نہیں ہے۔ وہی کیمیکلز والا پانی ہماری فصلوں میں جاتا ہے، وہی پانی ہمارے مویشی پیتے ہیں اور ہمارے مویشی جب وہی چارا

کھاتے ہیں تو اُن کے گوشت میں وہ زہریلے کیمیکلز چلے جاتے ہیں اور مویشیوں کے دودھ میں وہ زہریلے کیمیکلز چلے جاتے ہیں لیکن اتنے important issue کو ہم نے بہت easy لیا ہوا ہے۔ اس کا محکمہ بالکل فعال نہیں ہے اور اگر ہم کوئی legislation کرتے ہیں تو اُس میں ہماری non seriousness کا یہ حال ہے کہ ہم اس پر بات کر رہے ہیں اور ہمارے حزب اقتدار کے ساتھی لوگ گپ شپ میں مصروف ہیں کیونکہ یہ میری زندگی، محترمہ خدیجہ عمر یا میاں محمود الرشید کی زندگی کی بات نہیں ہے یہ ہم سب کے بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! اگلے 20 سال بعد آپ کے ملک کا یہ حال ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک قطرہ نہیں ہو گا کیونکہ پانی کی کمی میں آپ دنیا کے تیسرے نمبر پر آ گئے ہیں اور پانی کی اس کمی کی وجہ سے آپ کو قحط کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کے پانی میں آرسینک آ رہا ہے اور اس میں زہر کی مقدار اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اس پانی کو پینے کا مطلب ہے کہ آپ اپنے بچوں کو زہر پلا رہے ہیں۔ وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو پانی کی بند بوتلوں کا پانی پی لیتے ہیں اور ہمارے ملک میں کتنے لوگ ہیں جو بند بوتلوں کا پانی afford کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم چائنا سے یہ انرجی سیور منگوا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی بہت بڑا معرکہ مار لیا ہے اور ہم اس کی promotion بھی کرتے ہیں لیکن ان سیورز کو dispose of کرنے کا ایک خاص طریق کار ہے اس سے انہوں نے تو جان چھڑا لی اور ہمارے گلے میں یہ مسئلہ ڈال دیا۔

جناب سپیکر! ہم ان سیورز کو کوڑا کرکٹ میں پھینک دیتے ہیں اس میں ایسی mercury ہوتی ہے کہ اگر یہ زمین پر گرے تو وہ mercury زمین کے اندر جذب ہو جاتی ہے جو آہستہ آہستہ پانی کی سطح تک پہنچ کر پانی میں شامل ہو جاتی ہے، زمین کی مٹی میں شامل ہو جاتی ہے اور ہوا میں شامل ہو جاتی ہے جس کو ہم سانس کے ساتھ inhale کر لیتے ہیں اور یہ پھیپھڑوں، پیٹ اور سانس کی نالی کے کینسر کا باعث بنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک پرائیویٹ بل لے کر آئی جس کو آج تک یہاں پر پیش ہونے کی نوبت ہی نہیں آئی وہ بل شاپنگ بیگ کے حوالے سے تھا کیونکہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا issue sanitation ہے۔ sanitation کی وجہ سے ہمارا پانی بھی polluted ہوتا ہے اور اس کی سب سے بڑی

رکاوٹ پلاسٹک کے شاپنگ بیگ ہیں جو گوروں نے وہاں ختم کر کے ہمارے گلے ڈال دیئے۔ آپ ان شاپنگ بیگ کو سو سال بھی دبائے رکھیں یہ ختم نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں اسمبلی میں بھی قرارداد پیش کی کہ ان کو ختم کر کے کاغذ کے لفافے introduce کرائے جائیں۔ تھوڑا ہی عرصہ پہلے ہماری مائیں کپڑے یا چمڑے کے تھیلے یا ٹوکریاں استعمال کرتی تھیں لیکن ہم اپنی چال بھول چکے ہیں ہمیں واپس organics کی طرف آنا پڑے گا اس کے لئے حکومت کو environment کے اس serious issue پر کام کرنا پڑے گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جب یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی میں refer ہوا تو luckily میں ہی اس کمیٹی کا چیئرمین تھا۔ ظاہر ہے یہاں سے جو matters سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہوتے ہیں اُس scope given کے اندر رہتے ہوئے ہی آپ نے اُس کو discuss کرنا ہوتا ہے لہٰذا ہم نے amendments given کو ہی اُس کمیٹی کے اندر discuss کیا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اُس بل میں 2/3 clerical mistakes تھیں جو پانچ سال سے اس بل کا حصہ رہیں اور پانچ سال تک محکمہ سویا رہا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر حکومت سے یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں اور بالکل repeat نہیں کرنا چاہ رہا کیونکہ اس ایوان کا ٹائم قیمتی ہے۔ میری ان دونوں بہنوں نے جو concern raise کئے یہ بڑے genuine بھی ہیں اور یہ subject اتنا vast ہے کہ لوگ دنیا بھر میں اس پر بڑا focus کر رہے ہیں۔ اس کمیٹی کی میٹنگ کے دوران مجھے سیکرٹری صاحب نے ensure کیا کہ حکومت اگلے دو ماہ کے اندر اندر اس کے اوپر ایک comprehensive law introduce کرا رہی ہے تو میں حکومت سے اپیل کروں گا کہ میں نے بھی as a private member ایک بل submit کیا ہوا ہے I don't know and کہ وہ بل محکمہ کے پاس پہنچا یا نہیں پہنچا لیکن اس کے اوپر comprehensive قسم کی قانون سازی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے اپیل کروں گا کہ محترمہ خدیجہ عمر نے جن issues کی نشاندہی کی اور یہ ایک دو issues ہیں اور پورے پنجاب میں سینکڑوں اور ہزاروں قسم کے ایسے کیسز ہیں جن کا انسانی جانوں کے اوپر directly impact آ رہا ہے تو میں نے observe کیا ہے کہ پچھلے چار سال میں اس

محکمہ کو کوئی نان ڈویلپمنٹ بجٹ نہیں ملا۔ انہوں نے پچھلے چار سالوں میں 90 ملین روپیہ گاڑیوں کے پٹرول اور اپنی تنخواہوں پر خرچ کیا ہے تو حکومت اس پر ایک comprehensive Bill لے کر آئے کیونکہ یہ جو دو تین ترامیم ہیں یہ ناکافی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس amendment Bill پر جناب آصف محمود کی chairmanship میں پوری طرح غور و خوض ہوا اور اُس کے بعد انہوں نے اس بل کو clear کر کے ایوان میں بھیجا ہے تو جہاں تک اُن کا کہنا ہے کہ اس کو further amend کرنا چاہئے تو اس کو further amend کرنے میں تو کوئی رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی معزز ممبر حکومت کو suggestion دے سکتا ہے یا اگر وہ خود بھی پرائیویٹ بل کے طور پر لانا چاہے تو وہ لا سکتا ہے۔ جہاں تک اس موجودہ ترمیم کا معاملہ ہے کہ اس کو مشتہر کیا جائے تو اس سے پہلے یہ ویب سائٹ پر بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کے اوپر کافی غور و خوض ہو چکا ہے تو اس کو further مشتہر کرنے یا delay کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Environment Protection, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, as recommended by the

Standing Committee on Environment Protection, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے چھ سات ماہ پہلے پرائیویٹ ممبر بل اسمبلی میں جمع کرایا ہوا ہے۔ میری وزیر قانون سے درخواست ہے کہ اس کو consider کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے دیکھ لیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! وزیر قانون نے کہا ہے کہ ویب سائٹ پر موجود ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ ویب سائٹ پر ریسرچ والے حصے میں آپ کو کوئی انفارمیشن نہیں ملے گی چونکہ ہمارے پاس کوئی انفارمیشن ہی نہیں ہے۔ ہم نے کوئی ریکارڈ رکھا ہی نہیں تو جب آپ کے پاس کوئی ریکارڈ اور انفارمیشن ہی نہیں ہے تو آپ نے وہاں سے کیا لینا ہے؟ وہاں ویب سائٹ پر کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اس کو دیکھ لیں گے۔

CLAUSES 2 to 5

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل،فرائض و اختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar,

Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! آج ہم بہت سارے قوانین میں ترامیم لا رہے ہیں، ان ترامیم لانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اداروں کو مضبوط کیا جائے اور جو پہلے سے موجود خامیاں ہیں یا جہاں پر ضرورت محسوس ہو وہاں قانون میں مزید بہتری کے لئے ترامیم لائی جائیں تاکہ عوام کو اپنے حقوق کے تحفظ کا احساس ہو اور وہ اس سے فائدہ بھی اٹھا سکیں۔ میں یہاں ذکر کروں گی کہ پراسیکیوشن کے اس ادارے کا مقصد یہ ہے کہ عوام کو خاص طور پر غریب عوام کو تحفظ دیا جائے۔ وہ جب مسائل میں گھر جاتے ہیں، انہیں عدالتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان کے پاس فیس کے پیسے بھی نہیں ہوتے تو گورنمنٹ

کی طرف سے ان کے مقدمات کی پیروی کے لئے ان کو وکیل دیئے جائیں تاکہ وہ عدالتوں سے ان کو relief دلا سکیں تاکہ ان کو یہ احساس نہ ہو کہ غریب ہونے کی وجہ سے انہیں سزا ہو گی بلکہ through counsel اپنے حق کا تحفظ کر سکیں۔

جناب سپیکر! ہم جب بھی عوام کی بات کرتے ہیں اور یہ بات کرتے ہیں کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے تو اس میں مقصد نیک نیتی کا ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کے تحفظ کی بات ہوتی ہے۔ یہاں پر گورنمنٹ کی طرف سے جو ترمیم لائی گئی ہے۔ اس بل کے اندر بہت ہی اہم کلاز جس میں پراسیکیوٹر جنرل کی مدت ملازمت جو تین سال ہے، اس میں اس کی مدت ملازمت میں extension کے طور پر مزید دو سال دیئے جانے کی ترمیم کی بات کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب ہم extension کی طرف آتے ہیں تو ہم نے ماضی میں بھی دیکھا ہے کہ بیوروکریسی جہاں پر آپ کی تابعداری کر رہی ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کو ان کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ ان کو extension پر extension دیتی ہے۔ اس طرح سے آنے والے لوگ جن کی سنیارٹی بن رہی ہوتی ہے وہ بھی اپنے حقوق کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ہم وہاں پر یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس زیادتی کی وجہ سے اداروں کی اصل کارکردگی کو بھی ہم جانچ نہیں پاتے، گورنمنٹ ان کو صرف اور صرف اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہے۔ پراسیکیوٹر جنرل ایک بڑا عہدہ ہے۔ اس وقت ہم جو دیکھ رہے ہیں اور جو حالات ہمارے ملک کے اندر ہیں، میں نے کسی سے نہیں سنا کہ ہمیں فلاں سرکاری وکیل کی وجہ سے بہت اچھا relief ملا ہے اور اس نے ہمارا مقدمہ بہت اچھا لڑا ہے۔ یہاں پر یہ ہو رہا ہے کہ حکمران ان کو استعمال کر کے اپنے ہی کیسوں میں اس طرح الجھائے رکھتے ہیں کہ عوام کے حقوق کا تحفظ کرنے میں پراسیکیوشن کا ادارہ ناکام رہا ہے۔ ہم جب اداروں کی مضبوطی اور خودمختاری کی بات کرتے ہیں تو اس وقت ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم public at large کے لئے کام کریں۔ ہم جب اپنے مفادات کے لئے اس طرح کے اداروں اور عہدوں کو استعمال کرت ہیں اور ان کی extension کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت زیادتی ہے۔ اس طرح سے عوام کے اصل مسائل وہیں کے وہیں کھڑے رہتے ہیں اور جن کے حق کے لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے ادارے کو جس مقصد کے لئے بنایا ہے تو اس ادارے کا وہ مقصد بالکل فوت ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آج اسمبلی کے اس پلیٹ فارم پر اگر میں یہ بات کروں کہ پراسیکیوشن ایک ایسا ادارہ ہے کہ جس کو اگر ہم خود مختاری دیں بلکہ ہمارے ہاں تو حالات ہی ایسے ہیں کہ ہر ادارہ ہی politicize ہے اور اس کے اندر politics اتنی involve ہو چکی ہے کہ ہمارے ادارے اپنے اصل مقاصد کو بھول گئے ہیں۔ ہم اپنے ذاتی مفادات کے لئے ان اداروں کو استعمال کر رہے ہیں۔ ہمیں نہ صرف اس کو condemn کرنا چاہئے بلکہ عوام کو ان کے تحفظ فراہم کرنے والے اداروں کی آگاہی بھی ہونی چاہئے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ عوام کی رائے کو اس میں شامل کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ان کو پتا لگ سکے کہ وہ کس طرح سے اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے کس کس ادارے کے پاس جا سکتے ہیں اور ان کی رائے ان کے بارے میں کیا ہے۔ ہمارے پاس آج تک کوئی ایسا میکنزم نہیں ہے اور کوئی override کا عمل ہمیں نظر نہیں آرہا کہ گورنمنٹ ان اداروں کی بے ضابطگیاں کنٹرول کر رہی ہو جیسے جب پراسیکیوشن کا یہ ادارہ بنا تو بہت سے لائسنس یافتہ وکلاء کو اس ادارے میں بھرتی کیا گیا اور اس کے بعد جس طرح ان کو نکالا گیا۔ یہ عمل بھی ہم نے ملک میں ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اسی وجہ سے ہم آج تک اپنے ان مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہے ہیں جو کہ عوام کے لئے ہونے چاہئیں لہٰذا میری یہ استدعا ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے، عوام کو awareness دی جائے، ان کو پتا لگے کہ وہ کس طرح اپنے حق کے لئے ان اداروں سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے حقوق کے لئے ان اداروں تک ان کی پہنچ کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے پراسیکیوشن کے ادارے پر overall بات کی ہے اور تجاویز دی ہیں وہ بہت valuable ہیں۔ ان پر بالکل غور کیا جائے گا لیکن جو ترمیم اس وقت کی جا رہی ہے اس کا تعلق صرف پراسیکیوٹر جنرل کی performance evaluation کے بعد اگر وہ up to mark ہو تو اس کی further extension سے متعلق ہے اس لئے اس کو مشتہر کرنے کی as such کوئی ضرورت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 5

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017. First reading starts. A Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din

Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017 as recommended by the Standing Committee on Home, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! کس چیز کی سمجھ نہیں آتی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ نو آبادیاتی نظام جو کہ غلامی کی نشانی تھا جہاں عوام کو جبر سے ڈپٹی کمشنر کے ذریعے سے کنٹرول میں رکھا جاتا تھا۔2001میں ایک بہت ہی comprehensive بلدیاتی نظام آیا اور منتخب بلدیاتی نمائندوں کو اختیارات دیئے گئے جو کہ عوام کو represent system کرتے تھے اور عوام میں سے ہی تھے۔ اس کے نیچے ڈی سی او کا عہدہ دے کر بیوروکریسی کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت کیا گیا اور عوام کا جوابدہ کیا گیا لیکن چونکہ مسلم لیگ (ن) عوامی طاقت پر یقین رکھتی ہے، عوامی نمائندوں پر یقین رکھتی ہے اور نہ ہی جمہوری نظام پر یقین

رکھتی ہے بلکہ یہ بیوروکریسی اور ڈنڈے کی طاقت پر یقین رکھتی ہے، ہمیشہ بیوروکریسی کے ذریعے عوام کو دبانا، عوام کو غلام بنا کے رکھنا ان کا وتیرہ رہا ہے۔ انہوں نے پہلے تو وہ سسٹم جو کہ بہترین بلدیاتی سسٹم تھا جہاں عوام کے نمائندے چاہے وہ چیئرمین، وائس چیئرمین یا ضلعی ناظم تھے وہ empower ہوئے اور عوام کے مسائل بہتر طریقے سے حل ہونے لگے تھے، اس کے ساتھ ساتھ فنڈز عوام کو ان کے through نیچے جانے لگے تھے اور بیوروکریسی کسی حد تک ان بلدیاتی نمائندوں کے ماتحت اور عوام کو جوابدہ سمجھنے لگی تھی لیکن شاید ن لیگ کو عوام کو اختیار دینے کا وہ نظام پسند نہیں آیا یا یہ عوام کو جواب دہی نہیں چاہتے تھے تو پھر یہ 2013 میں اپنا نیا سسٹم لے کر آئے اور پھر اسی بیوروکریسی کے پاس گئے اور انہوں نے جو عوامی بلدیاتی نظام تھا، جو کہ لوکل گورنمنٹ تھی، جو عوامی نمائندے تھے، ان کو ایک نمائشی سسٹم بنا دیا اور ان سے تمام اختیارات لے کر دوبارہ بیوروکریسی کے حوالے کر دیئے۔ ضلع میں ڈپٹی کمشنر ایک خوف اور دہشت کی علامت ہوتا ہے اس تک کتنے لوگ پہنچ سکتے ہیں؟ ڈپٹی کمشنر کو جب ڈی سی او لگایا اور ڈی سی او کے جو اختیارات تھے وہ پھر ضلع کونسل کے ماتحت تھا تو یہ چیز اتنی زبردست تھی کہ معاشرے کے ہر طبقے نے اس کو خوش آمدید کہا اور اس پر اعتماد کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بیوروکریسی کی تربیت کو ہم نوکرشاہی کہتے ہیں یہ public servant نہیں ہے یہ اپنے آپ کو عوام کا نوکر نہیں سمجھتے بلکہ یہ اپنے آپ کو نوکرشاہی، شاہی خاندان جس کو ہم گورنمنٹ کہتے ہیں یہ گورنمنٹ کو یعنی حاکم وقت کا اپنے آپ کو ملازم سمجھتے ہیں اور عوام کا ملازم نہیں سمجھتے اس لئے ہم نے ایک ترمیم دی تھی چلیں اس کا نام اب ڈپٹی پبلک سروس رکھ دیں جس کو انہوں نے technically rules کی آڑ لیتے ہوئے قبول نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نظام سے جو ہم پر ڈیڑھ سو سال حکمران رہے ہیں انہوں نے بھی جان چھڑوالی ہے اور اس وقت فرانس اور یوکے میں تمام اختیارات لوکل گورنمنٹ اور عوام کے نمائندوں کے پاس ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کو بڑی محنت کے بعد ختم کیا تھا جس کو پورے ضلع میں ایک دہشت سمجھا جاتا تھا تو آپ پھر اس کو وہی نام دینا چاہتے ہیں، اس میں کیا قباحت ہے اختیارات تو آپ نے اس کو دے دیئے ہیں لہذا کیا قباحت ہے اگر وہ ڈی سی او ہی رہتا؟ صرف عوام کو ڈرانے کے لئے psychologically ڈی سی کا نام چونکہ ایک بڑا نام ہوتا ہے عوام

کو خوف زدہ کرنے کے لئے، عوام کو ڈرانے کے لئے یہ صدیوں اور نسلوں سے چلا آرہا ہے تو یہ اب اسی کو ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم تو اس کی شدید ترین مذمت کرتے ہیں ہمارے اس پر تحفظات ہیں۔ یہ جو سسٹم آپ نے پنجاب کو دے دیا ہے، یہ آپ نے بہت بڑا ظلم کیا ہے اس وقت چاہے آپ کے ضلع کا چیئرمین یا شہر کا میئر ہو اس کے پاس سوائے meetings یا صفائی کے چھوٹے موٹے کام کرنے کے سوا کوئی عوام کی فلاح و بہبود کا کام نہیں رہا۔ ایجوکیشن، ہیلتھ اور فنانس کے اختیارات آپ نے اس سے لے لئے ہیں تو مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ ن لیگ والے عوام اور عوامی نمائندوں سے اتنے خوف زدہ کیوں ہیں، یہ کیوں نہیں چاہتے کہ عوامی نمائندوں کو اختیارات دیئے جائیں اور عوام کو بااختیار کر کے ان کے مسائل کی طرف توجہ دی جائے؟ یہی وجہ ہے کہ یہ پچھلے دس سال سے اس صوبے پر حاکم ہیں۔ دس سالوں میں اس صوبہ میں کسی جگہ بھی کوئی بہتری نہیں آئی اور ہم بد سے بدتر کی طرف جا رہے ہیں۔ پولیس کو دیکھ لیں وہ پہلے سے بھی زیادہ indisciplined اور ظالم ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! اس میں پولیس کا ذکر کہاں سے آگیا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ پولیس اسی کا حصہ ہے۔ یہ آپ کا حاکم de-fecto ہے۔ ڈپٹی کمشنر آپ کے ضلع کا انتظامی سربراہ ہے اور آپ پولیس کا حال دیکھ لیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی منتخب نمائندے کو جوابدہ نہیں ہے۔ ایک بیوروکریٹ جو کہ عوام کی پہنچ سے دُور ہے جو کہ گورنمنٹ کے GOR میں رہتا ہے اس کو کچھ پتا نہیں عوام کس حال میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری تباہی اور بربادی ہوئی ہے کہ ہمارے تمام محکمے چاہے ہیلتھ، ایجوکیشن اور پولیس کے ہوں وہ تمام کے تمام زوال پذیر ہیں۔ ان سب کی ذمہ دار یہ سوچ ہے، یہ دقیانوسی سوچ، پرانی سوچ ہے جس طرح انگریز نے ایک سسٹم کے ذریعے ہمیں غلام رکھا تو موجودہ حکمران بھی اسی سسٹم کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اور عوام کو اسی طرح غلام رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام دشمنی ہے اور اس کو اگر آپ مشتہر بھی کر دیں گے تو کچھ نہ کچھ عوام کو پتا چلے گا کہ ہم پھر نوآبادیاتی نظام کی طرف جا رہے ہیں، ہم پھر غلامانہ نظام کی طرف جا رہے ہیں۔ میری یہ request ہے اس ترمیم کو مشتہر کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح عباسی صاحب نے ترمیم پر اظہار خیال کیا ہے اور بار بار یہ کہا ہے کہ انہیں سمجھ نہیں آئی تو ویسے جو گفتگو انہوں نے کی ہے وہ مجھے بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ یہ بات کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ صرف یہ ہے کہ مسودہ قانون قیام امن عامہ پنجاب 2017 کے نفاذ کے بعد سول ایڈمنسٹریشن ہے۔ ڈی سی او کا عہدہ جب ڈپٹی کمشنر میں تبدیل ہوا ہے تو اب جہاں جہاں پر ڈی سی او کا لفظ ہے وہاں پر ڈپٹی کمشنر کے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ That's all یہ ترمیم ہے۔ اب یہ انہوں نے جو اختیارات پر ساری بحث فرمائی ہے، او بھئی ڈی سی او کے پاس تو اتنے زیادہ اختیارات تھے کہ تقریباً 16 محکمے تھے جن کو DCO hold کرتا تھا اور اب وہ کچھ پنجاب، کچھ ڈسٹرکٹ کونسل اور کارپوریشن کے پاس چلے گئے ہیں۔ اگر آپ ڈپٹی کمشنر کے اختیارات کو دیکھیں تو DCO کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں جبکہ پولیس کو پنجاب سول ایڈمنسٹریشن ایکٹ میں independent status دیا گیا ہے لہٰذا پولیس کا اس میں کوئی واسطہ نہیں ہے جس طرح کی بات انہوں نے کی ہے۔ اس میں صرف ایک لفظ کی ترمیم ہے لہٰذا اس کو further مشتہر کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now the question is:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, as recommended by the

Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 8

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor

Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad. Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 7

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza

Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be, circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be, circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اَللّٰھُمَّ صلی علی محمد وعلیٰ آلِ محمد وعترتہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ o

تمام تعریفیں اس رب کائنات کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام درود پاک اس نبی پاکؐ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا، بے شک۔ میں ابھی بیٹھا اس کو study کر رہا تھا کہ جو ترمیم ہارٹیکلچر اتھارٹی کے لئے حکومتی بنچوں نے introduce کروائی ہے تو اس کے بارے میں ہمارے کچھ تحفظات ہیں جس کے حوالے سے میں بات ضرور کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ یہاں پر ہارٹیکلچر اتھارٹی جو خصوصاً لاہور میں بنائی گئی ہے اس کے اندر چند بڑی گراؤنڈز اور بڑی سڑکیں جن کو وہ cater کرتی ہے جبکہ چھوٹی گراؤنڈز جو ہماری یونین کونسلوں کے اندر موجود ہیں شاید ان کی طرف ان کی کبھی توجہ بھی نہیں گئی۔ جو کام ہارٹیکلچر کا تھا وہ شاید میں سمجھتا ہوں کہ اپنے پورے انداز میں نہیں کر پا رہی اور صرف اور صرف نئے پراجیکٹس جیسے میٹرو پُل بن گیا اُس کے نیچے پھول اور پودے لگانے ہیں تو وہاں پر ایک نئے بجٹ کے ساتھ آ جاتے ہیں اور دو کروڑ، دس یا پندرہ کروڑ روپے سے بنانا شروع کر دیتے ہیں لیکن جن گراؤنڈز کے اندر ہمارے بچے کھیلتے ہیں وہاں توجہ نہیں دیتے۔ میں یہ تمہید اس لئے باندھ رہا ہوں تاکہ میں ترمیم کی طرف آ جاؤں۔ جہاں پر ہمارے بچے کھیلتے ہیں یا جہاں پر ضرورت ہے کہ وہاں پر درخت ہونے چاہئیں، گراؤنڈز کی حالت بہتر ہونی چاہئے، عورتوں کے لئے گراؤنڈز ہونی چاہئیں جہاں پر وہ walk وغیرہ کر لیں لیکن بدقسمتی سے یہ کہا جا رہا ہے کہ پی ایچ اے کی توجہ اُدھر نہیں ہے بلکہ پی ایچ اے کی توجہ صرف اُس route کے اوپر ہے جس route سے سرکاری گاڑیاں گزرتی ہیں، وزیر اعلیٰ یا ان کا خاندان گزرتا ہے۔ بادشاہ سلامت جہاں سے گزرتے ہیں وہاں پر ایک بڑے بجٹ کے ساتھ پھول پودے لگا دیئے جاتے ہیں اور انہیں اس طرح کی ایک picture دکھائی جاتی ہے کہ جہاں سے آپ گزر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ لاہور کا اندرون شہر بھی اسی طرح کا ہی ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پی پی-148 کی گراؤنڈز کی مثال دیتا ہوں کہ لاہور میں سب سے زیادہ گراؤنڈز اس حلقے میں موجود ہیں۔ ہم نے گراؤنڈز کے اندر لائٹیں لگوائیں جو غائب ہو گئیں، یہاں پر سوال بھی آیا اور سوال کو ہٹایا بھی گیا۔ اسی طرح بچوں کے match کھیلنے کے لئے فلڈ لائٹ لگوائی،

ٹرانسفر چوری ہو گیا، جنگلے چوری ہو گئے، اس کے بعد pavilion کو سیاسی طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا اور کسی نے دفتر بنالیا۔ جو کام ہارٹیکلچر اتھارٹی کا ہے وہ نہیں کر پا رہی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ بات کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو جو آپ نے اسمبلی سے پاس کروانے کی کوشش کی ہے اور لازمی بات ہے کہ آپ کے پاس اکثریت ہے اس لئے اس کو ضرور پاس کروالیں گے لیکن اس کا یہ قطعاً مقصد نہیں ہے کہ آپ کے پاس تعداد ہے تو ہم اپنے نکتہ نظر کو ریکارڈ نہ کروائیں اس لئے ہم اپنا نکتہ نظر ضرور ریکارڈ کروائیں گے۔ انتہائی خطرناک قسم کی ترمیم آپ نے introduce کروائی ہے۔ آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ ہارٹیکلچر اتھارٹی جسے چاہے جہاں پر چاہے جتنی مرضی جگہ دے دے بشرطیکہ environment کے معاملات کو خراب نہیں کرے گی تو اس کو جگہ دے دی جائے وہاں پر وہ نرسری بنالیں، کھانے پینے کی چیز رکھ لیں اور گراؤنڈ کے اندر کوئی چیز بنالیں۔ اگر آپ لبرٹی کی طرف جائیں جو پی ایچ اے نے نیا چوک بنایا ہے جہاں پر ایک جوس والا ہے جس کے ساتھ حکومت کی اتنی مہربانی ہے معذرت کے ساتھ کیونکہ اس کا تازہ پھل جاتی عمرا جاتا ہے اور اس کا نام بھی میں بتادیتا ہوں۔ پی ایچ اے پہلے تو یہ بتادے کہ اس پھل والے کو کس terms & conditions کے تحت ایل ڈی اے نے اللہ ہو چوک میں جگہ دی، آپ نے کس قانون اور قاعدے کے تحت شادمان میں اسے جگہ دی، آپ نے کس قاعدے اور قانون کے مطابق لبرٹی میں اسے جگہ دی اور آپ مجھے یہ بتادیں کہ آزادی پارک میں بھی اسے جگہ دی۔ ہر جگہ اس جوس والے کو accommodate کرتے ہیں اور اب یہ جو ترمیم اس بل میں کروانے جا رہے ہیں تو یہ چوروں والی ترمیم ہے۔ یہ تو ان parks اور public places پر ڈاکہ ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ اسے پڑھ لیں اور میں پڑھ کر اردو میں سنا دیتا ہوں جو کہ:

"قانون نمبر 47 بابت 2012 کی دفعہ 10 میں، ذیلی دفعہ (6) کی بجائے درج ذیل عبارت ثبت کی جائے گی کہ بلالحاظ اس امر کے ذیلی دفعہ (3) اور ذیلی دفعہ (4) میں جو کچھ مذکور ہو، اتھارٹی، ایسی ابتدائی یا توسیعی مدت کے لئے اور ایسی فیس کی ادائیگی پر جیسا کہ اتھارٹی تصحیح کرے، پبلک پارک کا مختص علاقہ، خوراک، کھیلوں کی سہولت، پودوں کی فروخت، ہارٹیکلچر ایکوپمنٹ، کتب کی فراہمی کے لئے یا

کسی دیگر مقصد کے لئے مختص کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اگر وہ سرگرمی پبلک پارک کے ماحول، کردار اور out look پر منفی اثر نہ ڈالے۔"

جناب سپیکر! اب کچھ چیزیں بیان کر دی گئیں اور بیان کر دینے کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا کہ کسی اور مقصد کے لئے، مجھے یہ بتائیں کہ یہ کسی اور مقصد کی تشریح کیا ہے؟ دیگر مقاصد کون سے ہیں؟ آپ بھولی جوس" والے کو لانا چاہ رہے ہیں جو کہ جاتی امرا کے اندر آپ کو روزانہ کی بنیاد پر تازہ پھل مہیا کرتا ہے جس کی "پرواز اور پہنچ" اتنی زیادہ ہے کہ وہ لاہور کی کسی بھی گراؤنڈ اور کسی بھی کارنر کے اوپر قبضہ کر کے اپنا کاروبار کر سکتا ہے۔ آپ پی ایچ اے سے پوچھیں ناں کہ اسے کس قانون اور قاعدے کے تحت جگہ دی ہے؟ کس اخبار میں اشتہار دیا تھا؟ اسے جگہ دینے کے لئے آپ نے کہاں پر ٹینڈر دیا تھا؟ کیا ان کے پاس کوئی جواب ہو گا؟ جواب نہیں ہے اور یہ ترمیم بھی اسی لئے لا رہے ہیں۔ انہوں نے اب کوئی نئی "جگاڑ" لگائی ہو گی اور کوئی بندے آئیں ہوں گے جنہوں نے کہا ہو گا کہ کسی نہ کسی پارک میں دو، چار، پانچ، دس مرلے جگہ دی جائے جہاں پر کوئی فوڈ پوائنٹ بنا لیا جائے یا کسی "بھولی جوس" والے کو دے دیا جائے یا وہاں پر کوئی اور سلسلہ کر لیا جائے یا لیز پر دے دیا جائے تو یہ سارے چور دروازے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ پارک اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا جو کرنے کا کام ہے وہ تو یہی ہے کہ مین گراؤنڈز سے ہٹ کر ہمارے متوسط طبقے کے بچوں اور عورتوں کے لئے جو ان گلیوں اور محلوں میں رہتے ہیں، ان کے لئے بھی ان گلیوں اور محلوں کے اندر وہ سہولت مہیا کی جائے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے ٹریک وغیرہ بنائیں لیکن وہاں پر یہ سہولیات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! درختوں کی کٹائی بے شمار جگہوں پر ہو رہی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم پودے لگائیں گے کیونکہ ہارٹیکلچر کا کام مین روڈز پر پودے اور درخت لگانا اور ان کی آبیاری کرنا ہے تاکہ pollution کو کنٹرول کیا جائے لیکن یہ کام تو نہیں ہو رہا۔ یہ تو صرف خاص قسم کے لوگوں کے لئے ایک ادارہ بن گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس خاص قسم کے لوگوں کے لئے اس ادارے کا نام رکھ لیا جائے اور اسے مخصوص وی آئی پی ہارٹیکلچر اتھارٹی کا نام دے دیا جائے تاکہ وی آئی پی لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! لاہور کے اس پی ایچ اے کے علاوہ فیصل آباد، گوجرانوالہ اور دیگر شہروں میں بنائے گئے اداروں کے پاس تو ملازمین کو تنخواہیں دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ ابھی تو حکومت کا56 کمپنیوں کا سکینڈل نکلا ہے اور اس کے بعد اتھارٹی کا بھی سکینڈل نکلنے والا ہے کیونکہ آپ اتھارٹیاں بنا کر ان کے اوپر من پسند افراد لگا کر انہیں بڑی بڑی تنخواہیں دے کر حکومت چلانے کی کوشش کر رہے ہیں تو ابھی ان کا بھی سکینڈل نکلنے والا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر میں وفاقی منسٹر کے بھائی کی enlistment کی گئی اور اسے کروڑوں روپے کے ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔ پاکستان کے اس وفاقی وزیر داخلہ کے بھائی کو کروڑوں روپے کے پی ایچ اے کے اندر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں اور وہ ہر جگہ پر چھایا ہوا ہے۔(شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! اب یہ ترمیم بھی ان لوگوں کے لئے کی جا رہی ہے کہ ٹھیکوں سے ان کا پیٹ نہیں بھرا اور انہوں نے کہا کہ ٹھیکے جائیں بھاڑ میں اور اب نیا کام یہ کرتے ہیں کہ ہم جگہ لیتے ہیں، گراؤنڈز پر قبضہ کرتے ہیں تو اب یہاں پر اس ترمیم کے ذریعے من پسند افراد کو نوازا جائے گا۔ آپ دیکھئے گا کہ اسی اسمبلی میں آنے والے اجلاس کے اندر آپ کے سامنے چیزیں لے کر آئیں گے کہ ایک دم انہوں نے تیز ہو جانا ہے، ان تمام لوگوں کو جگہ دینی شروع کر دینی ہے اور یہ کام اس حکومت کے ہیں۔ پی ایچ اے کی علیحدہ اتھارٹی بنا کر اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے یہ ترمیم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خطرناک ہے لہٰذا ایک کام کیا جائے کہ اس ترمیم کے حوالے سے اخبار میں مشتہر کیا جائے اور اس کی publication کی جائے تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ public کی گراؤنڈز کے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ابھی بھی کہہ رہوں کہ اس ترمیم کے اندر اور اس کام کے اندر شفافیت نہیں ہے۔ صرف اور صرف اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے ہے جس کی میں نے مثال بھی دی ہے کہ وفاقی وزیر اور "بھولی جوس" والے جیسے اور لوگ قطار میں کھڑے ہیں جنہیں نوازنے کے لئے یہ ترمیم کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم اچھی attention کے ساتھ نہیں آئی لہٰذا ہماری دی گئی ترمیم کو پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم معزز ممبر نے سارے بل میں دی گئیں ترامیم پر ہی بات کی ہے تو معاملہ یہ ہے کہ جو بھی کوئی کنٹریکٹ یا ٹھیکہ ہے وہ open auction کے تحت ہوتا ہے اور open auction کے تحت ہی ہونا چاہیے وہ کسی وزیر کا بھائی لے یا خیبر پختونخوا میں جہانگیر ترین صاحب لیں تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اعتراض صرف اس بات پر ہے کہ ان ٹھیکوں سے حاصل ہونے والی کمائی سے کسی کا کچن نہیں چلنا چاہیے اور نہ ہی کسی کو ہیلی کاپٹروں اور جہازوں میں مفت گھمانا چاہیے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک اس ترمیم کو مشتہر کرنے والی بات ہے تو موصوف نے کوئی بات ایسی نہیں کی کہ جو بات کمیٹی میں under consideration نہیں آ سکی اور نہ اب اسے public کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب ایک بل یا ترمیم پیش کی جاتی ہے تو پہلے اسے لاء ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر اور اس کے بعد اسمبلی کی ویب سائٹ پر already مشتہر کیا جاتا ہے اس لئے اسے further public کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development

and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration.

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak , Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ترمیم move نہیں کرنا چاہتا؟ اس ترمیم کو withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھ رہا ہوں بات تو میاں محمد اسلم اقبال نے کر لی ہے لیکن جو سوالات انہوں نے کئے ہیں اُس کا جواب تو رانا ثناء اللہ خان نہیں دے سکے۔ بھولی

جوس والی کی طرف سے جوس اور پھل جاتے ہیں اور سرکاری گاڑیوں میں جاتی عمرہ اور ہر جگہ پھل جاتے ہیں۔ اخبارات میں چھپی ہیں سرکاری نمبر پلیٹ والی گاڑیاں اُن کی تردید رانا ثناءاللہ صاحب نے نہیں کی ہے حرام دے جوس پی پی کے ہن چھڈ دیو جوس پینا بھولی جوس والے کولوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس ترمیم کو withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan. Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood , Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ دوسری ترمیم move کرنا چاہتے ہیں؟ میاں صاحب نے اس ترمیم کو بھی withdraw کر لیا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حاجی ثناءاللہ صاحب جب سے حاجی بنے ہیں اُنہیں اس طرح کی باتین نہیں کرنی چاہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کے اندر جذبہ جاگا ہو گا ابھی یہ پتھر شتھر مار کر آئے ہیں جذبہ ذرا زیادہ ہو گا تو میری التجا ہے کہ جو سوال میں نے کئے ہیں اُن کے جواب دیں اور یہ چھوڑیں کہ کے پی کے میں کیا ہوا ہے۔ آپ کے ادھر جو گند ہو رہا ہے آپ اس کا جواب دیں اُس کو دفعہ کریں۔ اُن سے خود ہی پبلک نمٹ لے گی۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے گراؤنڈ کس ٹینڈر کے اندر، کس قانون اور قاعدے کے اندر چھ سات پوائنٹ اُس کو دیئے ہیں آپ کو صرف روز سیب کھانے چاہئیں اس کا جواب دے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی رانا صاحب کے پاس جا کر آب زم زم پی آئیں مبارک دے آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حاجی صاحب نے تو ہمیں تبرک دیا ہی نہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak , Mr Khurram Shahzad,

Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

میاں صاحب! آپ ترمیم move کرنا چاہتے ہیں؟ اس ترمیم کو بھی withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف محمود صاحب نے کورم کی نشاندہی کی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

(---جاری)

CLAUSES 4 & 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 4 & 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 & 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat,

Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak , Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR SHAHAB-UD-DIN KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر نے oppose کیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جو ترمیم لوکل گورنمنٹ بل کی ہمارے سامنے آئی ہے تو میں سب سے پہلے گزارش کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ جو ہم نے 2013 میں پاس کیا اس پر ایک سپیشل

کمیٹی constitute ہوئی جس میں اپوزیشن کو بھی role دیا گیا تو کافی میٹنگز کے بعد، بڑے غور و خوض کے بعد یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 پاس ہوا جس میں ہماری اپوزیشن کی تجاویز کو بلڈوز کیا گیا اُس کے بعد آج تک اتنی ترامیم لوکل گورنمنٹ بل میں آچکی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ سب سے پہلے لوکل باڈیز الیکشن کو linger on کیا گیا اور جو اختیارات لوکل گورنمنٹ کے پاس جانے چاہئیں تھے اسی on the floor of the House میں، میں اور میرے فاضل ممبران چلاتے رہے، کہتے رہے کہ یہ لوکل گورنمنٹ کا بل آئین کے آرٹیکل 140(a) کے متصادم ہے۔ 1973 کا آئین 140(a) واضح طور پر کہتا ہے کہ تمام تر سیاسی، مالی، انتظامی اختیارات نچلی سطح پر منتقل کریں۔ یہ جو بل منظور ہوا اس میں اس آرٹیکل 140(a) کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ جہاں تک اختیارات کو نچلی سطح تک دینے کی بات ہے تو وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

جناب سپیکر! آج کی ترمیم جو میں نے پڑھی ہے وہ یہ ہے کہ ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی ایک سال کر دی جائے۔ پہلے بھی بلدیاتی اداروں کے چیئرمین، وائس چیئرمین کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ جمہوریت میں اسمبلیاں اور بلدیاتی ادارے مضبوط ہوں یعنی تمام تر اختیارات ایک آدمی کے پاس نہ ہوں۔ عوامی نمائندوں کے پاس جو اختیار ہو گا اس سے لوگ مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر! بدقسمتی سے چار سال سے میں اس ایوان میں ہوں اور اس سے پہلے بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ رہی ہے، میں 1998 میں بھی ممبر ڈسٹرکٹ کونسل بنا تھا۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ تمام تر اختیارات صوبائی حکومت اس تخت لاہور کے پاس رہے ہیں اور اب دوبارہ اس ترمیم میں اس نوکر شاہی کو پھر مزید پبلک پر بٹھانے کے لئے ایڈمنسٹریٹر کی میعاد کو ایک سال کرنے کا کہا جا رہا ہے۔ جب یہ کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی، ایکٹ بن رہا تھا اُس وقت ہم نے تجاویز دی تھیں کہ اس کی میعاد زیادہ سے زیادہ 6 ماہ ہو، اس کے بعد 9 ماہ کر دی گئی اور اب 12 ماہ کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! کیا بلدیاتی چیئرمین، وائس چیئرمین، کونسلرز کو با اختیار نہیں ہونا چاہئے؟ یہ نوکر شاہی، یہ اسسٹنٹ کمشنر اور میونسپل آفیسر ایڈمنسٹریٹر کے طور پر کام کرتے ہیں جن کو زمینی حقائق کا پتا بھی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! اس ترمیم میں میری یہ گزارش ہو گی کہ ان کی میعاد بڑھانے کی بجائے اس میں کمی تو کی جائے لیکن جو یہ کرنے جا رہے ہیں یہ اس صوبے کی عوام کے لئے سراسر زیادتی ہے۔ اگر ترمیم لانی ہے تو بلدیاتی اداروں کو مزید بہتر کرنے کے لئے لائیں اور صوبائی حکومت آئین کے آرٹیکل 140(a) کے تحت ان اداروں کو مزید اختیارات دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جیسا کہ میرے فاضل بھائی نے کہا اور پہلے بھی ہم ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہے ہیں کہ موجودہ حکومت کا عوام اور عوامی نمائندوں پر اعتبار نہیں ہے۔ یہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ جس طرح بھی ہو بیوروکریسی، نوکر شاہی کو طاقتور کیا جائے اور عوام کو ان کے حقوق سے محروم کیا جائے، عوام کے منتخب نمائندوں کو degrade کیا جائے، ان کی حیثیت کو کم تر کیا جائے، ان کے اختیارات کو کم تر کیا جائے تاکہ ان کی گرفت نظام پر مضبوط رہے اور یہ اپنے جو کھیل ہیں وہ کھیلتے رہیں۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ جو انہوں نے کمپنیاں بنائی ہیں ان کا بہت بڑا اسکینڈل آیا ہوا ہے۔ لاتعداد کمپنیاں بنیں اور یہ reported ہے کہ اس میں 80۔ ارب روپے کی کرپشن ہوئی۔ یہ کرپشن اسی وجہ سے ممکن ہوئی کہ عوامی نمائندوں کو governance سے دور رکھا گیا اور بیوروکریسی کو بااختیار کیا گیا اسی وجہ سے یہ صوبہ زوال پذیر ہے۔ معاشی طور پر جتنی کرپشن پچھلے 9½ سالوں میں ہوئی ہے اس کا موازنہ ہم کسی بھی دور سے نہیں کر سکتے۔ اگر یہ بل عوامی نمائندوں کے اختیارات میں اضافے کے لئے ہوتا، اگر یہ بل عوامی مفادات کے لئے ہوتا، عوام کو ریلیف دینے کے لئے ہوتا تو ہم اس کی تہہ دل سے support کرتے اور اس کو welcome کرتے۔

جناب سپیکر! یہ عوامی نمائندوں کے اختیارات پر قدغن لگانے، ان کے اختیارات کو کم کرنے کی ایک اور کوشش ہے۔ اگر ایمرجنسی میں کہیں ایڈمنسٹریٹر لگانا بھی پڑتا ہے تو اس کی مدت کم ہونی چاہئے جبکہ اس کی مدت پہلے 9 ماہ تھی اور کمیٹی میں جا کر 12 ماہ ہو گئی۔ یہ ہم کس لئے کر رہے ہیں؟ یہ اس لئے کر رہے ہیں کہ لوگوں کے جو entirely مقامی مسائل ہیں، لوگوں کے روزمرہ کے مسائل ہیں ان کو حل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے آپ ایڈمنسٹریٹر لگا رہے ہیں۔ پہلے تین سال اور اس سے پہلے پانچ سال یعنی آٹھ سال تک آپ نے اس نظام کو مردہ رکھا۔ آپ نے بلدیاتی الیکشن نہیں ہونے دیئے

اس کی بنیادی وجہ ہی یہ تھی کہ آپ عوامی نمائندوں کو اختیارات نہیں دینا چاہتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اور گھناؤنا قانون ہے۔ یہ ایک ایسی ترمیم ہے جس سے پنجاب کے عوام کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے حکمران اپنا قبضہ بیوروکریسی پر اور بیوروکریسی کے ذریعے عوام پر رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کرنا ہی چاہتے ہیں تو جیسا کہ ہم نے اپنی ترمیم میں بتایا ہے کہ اس کو elicit کریں، اس کو publish کریں تاکہ عوام کو بھی پتا چل جائے کہ موجودہ نااہل حکمران کتنے عوام کے ہمدرد ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ وزیر قانون نے یہی کہنا کہ کسی نے ترمیم کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ بیوروکریسی کو طاقتور کر رہے ہیں، اپنے مہروں کو طاقتور کر رہے ہیں، بیوروکریسی کے سر پر پنجاب کے عوام کو غلام رکھنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کی ضرورت ہی نہیں ہے اگر اس کو مشتہر کر دیں تو کم از کم ان کا اصل چہرہ عوام کے سامنے آئے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم دوست عباسی صاحب نے جو بحث کی ہے انہوں نے سمجھا ہے کہ یہ ایڈمنسٹریٹر بلدیاتی اداروں کے ہیں حالانکہ یہ بلدیاتی اداروں کے ایڈمنسٹریٹر نہیں ہیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ لیول پر جو ہیلتھ اور ایجوکیشن کی اتھارٹیز بنائی جا رہی ہیں اُن اتھارٹیز کو وہ اختیارات دیئے جائیں گے جو سیکرٹری ہیلتھ اور سیکرٹری ایجوکیشن کے اختیارات ہیں تاکہ مقامی سطح پر نمائندے اپنے معاملات کو مقامی سطح پر نپٹائیں۔ ان اتھارٹیز کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے لئے سلیکشن کا عمل جاری ہے اور عارضی طور پر ڈپٹی کمشنر صاحبان وہاں بطور ایڈمنسٹریٹر اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔ جیسے ہی چیئرمین اور وائس چیئرمین کے سلیکشن کا عمل مکمل ہوتا ہے تو تمام اختیارات ان کے ہوں گے اس لئے اِس ایڈمنسٹریٹر کا اور جس ایڈمنسٹریٹر کو سمجھ کر انہوں نے یہ ساری مذمت اور مرمت فرمائی ہے ان کا آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اس ترمیم کو further مشتہر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ پہلے سے لوگوں کے علم میں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan. Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan

Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak , Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood , Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جی، کوئی نہیں ہے؟ اس کو withdraw تصور کیا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم withdraw نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے آپ کو اسے پڑھنے میں کافی ٹائم لگ جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو ہم اس کو withdraw کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ اس کو withdraw کر رہے ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 & 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 4 and 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 & 5 of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)کارکردگی، نظم وضبط واحتساب ملازمین پنجاب2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila

Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak , Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

MR DEPUTY SPEAKER: Opposed.

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہی امید تھی، میں سمجھتی ہوں کہ یہ پیڈا ایکٹ سرکاری ملازمین کے تحفظ کا ایک بل ہے۔ اس میں سپریم کورٹ کا ایک جو decision آیا، اس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کی ترامیم لائی گئیں اور میں اس سٹینڈنگ کمیٹی کی ممبر بھی ہوں۔

جناب سپیکر! اگر میں اس حوالے سے آج generally on the floor of the House discuss کروں تو میں سمجھتی ہوں کہ جہاں پر ریٹائرڈ ملازمین کو جو اپیل کا حق دیا گیا ہے یہ ایک خوش آئند عمل ہے۔ یہ چونکہ کورٹ کا آرڈر بھی ہے اور میں اس کو سراہتی بھی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاں ہم بات کرتے ہیں کہ ہم ان سرکاری ملازمین کے حقوق کے تحفظ کو کس طرح سے مزید assure کر سکتے ہیں، اس کے لئے ہماری اور گورنمنٹ کی priority ان کے حقوق کے تحفظ کی کیا ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ اس ایک کلاز کے اندر اپنی بات مکمل کر سکوں کیونکہ آج گورنمنٹ کی طرف سے معزز ممبران کے لئے کھانا کا انتظام بھی ہے، میں کوشش کروں گی کہ کھانے اور معزز ممبران کے درمیان زیادہ حائل نہ رہوں۔ اب میں کوشش یہ کرتی ہوں کہ I will take all three amendments altogether اور اپنی discussion کو short کرتے ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ اس بل کی کلاز 3 میں section-13 کے اندر جو ترامیم لائی گئیں تھیں جو سپریم کورٹ کے آرڈر کے اندر بھی mention تھا کہ سرکاری ملازمین کے خلاف انکوائری کے لئے جو 90 دن کا ٹائم پیریڈ ہے اس کو کم کرکے 60 دن کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اب ہماری تیسری ترمیم بھی یہی تھی کہ اس کو 60 دن کے بجائے 30 دن کر دیا جائے۔ ایک طرح سے اس کو دیکھا جائے تو یہ ایک اچھی بات نظر آ رہی ہے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ سرکاری ملازمین کے خلاف 90 دن کے بجائے 60 دن میں انکوائری مکمل ہو لیکن دوسری طرف اگر ان کی wording کو میں یہاں پر code کروں تو 7-A میں یہ کہا گیا ہے کہ:

> The Cabinet Committee on Legislation may allow further time if it is satisfied that the competent authority could not decide the case within 60 days for reasons beyond its control

تو یہاں پر ایک خطرناک بات نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ good intension صرف لفظوں کی ہیر پھیر سے نہیں کی جاسکتی ہے وہ آپ کے عمل سے ظاہر ہونی چاہئے۔ مجھے اس کی wording سے جو اندازہ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف ہم سرکاری ملازمین کے خلاف inquiries کے لئے ٹائم پیریڈ کو کم کر رہے۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ سلسلے سالہا سال چلتے ہیں اور انکوائریاں مکمل نہیں ہو پاتیں، پھر لوگ کورٹس میں بھی جاتے ہیں اور کورٹس کے اندر بھی decisions اسی طرح late ہوتے رہتے ہیں اور لوگ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ اچھی بات ہے کہ ریٹائرڈ ملازمین بھی اپنا اپیل کا حق استعمال کر سکیں گے لیکن یہاں پر جو گورنمنٹ کی attention ہے کہ Cabinet committee مزید time period کو بڑھا سکتی ہے تو یہاں پر ایک doubt create ہوتا ہے۔ اگر ہم 90 دن سے 60 دن پر لے کر آرہے ہیں اور اگر 60 دن میں انکوائری complete نہیں ہوتی تو پھر اگر Cabinet Committee چاہے تو وہ time period کو مزید بڑھا سکتی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ چیز اس کے اندر خطرناک ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ time limit کی surety ہو، اس کو limit کر دیا جائے کہ اس time کو مزید extend نہیں کیا جائے گا۔ اگر یہ ان inquires کو 90 days within time limit میں بھی مکمل کر دیں تو بڑی بات ہو گی، یہ اس کے اندر ایک doubt ہے۔

جناب سپیکر! میری اس کے اندر دوسری ترمیم یہ ہے کہ اس میں "in after the word view the" the words "gravity and extent of," be added. میں سمجھتی ہوں کہ جب ایک سرکاری ملازم نے irregularity یا illegality کے زمرہ میں ایسا conduct کیا ہے تو اس کو سزا اس کے مطابق دی جائے اس لئے ہماری ترمیم میں لفظ gravity کو add کر دیا گیا ہے تاکہ اس کا تعین کیا جائے کہ اس نے جتنا نقصان گورنمنٹ یا ادارے کو پہنچایا ہو گا تو اس کو سزا اس حجم کے مطابق مل سکے۔ میری request ہو گی کہ ہماری اس ترمیم کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ نہ صرف بہت ہی important ہے اور کسی حد تک جو بظاہر نظر آرہی ہے، لیکن عملی طور پر اس کا کیا حال ہو گا جیسا کہ میں نے اپنے خدشے کا اظہار کیا تو اس کو مزید دیکھنے کی ضرورت ہے اور آج میں نے on the floor of the House جو valid amendments propose کی ہیں ان کو اگر consider کر لیا جائے تو اس میں مزید بہتری لائی جا سکتی ہیں۔ اگر اس کو مشتہر کیا جائے گا تو اس بارے میں لوگوں کو awareness بھی ہو گی، ان کو اپنے حقوق کا صحیح طور پر اندازہ ہو گا اور جو سرکاری ملازمین کو نئے rights مل رہے ہیں تو ان کو اس کا بھی پتا لگے گا کہ کورٹ کی طرف سے

ایک آرڈر بھی آ گیا ہے اور اس کے اندر ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے فیصلہ سامنے آیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر ان ترامیم کو consider کر لیا جائے جو کہ نہیں ہوں گی لیکن پھر بھی میری گزارش ہے کہ ان valid تجاویز کو شامل کیا جائے تاکہ ہم سرکاری ملازمین کے حقوق کا بہتر طور پر تحفظ کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو پیڈا ایکٹ 2006 ہے وہ چونکہ کافی harsh ہے تو اس میں یہ جو ترامیم لائی جا رہی ہیں یہ بہت ہی مناسب ہیں اور employees کے حقوق کو یہ safeguard کریں گی۔ اس میں ایک تو یہ کیا گیا ہے کہ بنیادی سکیل میں جو تنزلی کی سزا ہے اس کو ایک عرصہ تک محدود کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا پنشن یا پنشن کے کسی ایک حصہ کو سزا کے طور پر اس حد تک محدود کیا گیا ہے کہ جتنا گورنمنٹ کو نقصان پہنچا ہو اور اس سے زیادہ وہ employee سے charge نہ کیا جائے۔ اسی طرح سے جو انکوائری رپورٹس competent authority کے پاس آ کر indefinite period کے لئے پڑی رہتی ہیں ان کو 60 دن تک محدود کیا گیا ہے اور اگر کوئی ناگزیر صورتحال درپیش ہو تو اس میں پھر کیبنٹ کمیٹی جو ہے، اس میں 30 دن maximum ہے، کوئی ضروری نہیں ہے کہ وہ 30 دن کا ہی کرے وہ 30 دن تک maximum یا اس سے کم جو ہے وہ اضافہ کر سکتی ہے لیکن In all cases not more than 90 days میں وہ فیصلہ competent authority کے لئے کرنا لازم ہو گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے جو ریٹائرڈ ملازمین ہیں ان کو اپیل کا حق دیا گیا ہے تو یہ ساری بڑی مثبت ترامیم ہیں اور ویسے بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جو ہیں یہ اس کمیٹی کی ممبر تھیں اور یہ حاضر تھیں جس دن یہ بل unanimously pass ہوا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں اس میں صرف چھوٹی سی بات add کرنا چاہوں گی کہ میں نے اس میں specially یہ کہا تھا کہ میرا اس میں dissenting note دیا جائے کہ میں نے اس میں اختلاف رائے کا اظہار جہاں تک میرا خدشہ تھا اس کو کمیٹی کے اندر کیا تو وہ ریکارڈ پر ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2017."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second Reading Starts. Now, we take up the bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija

Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul- Mehmood , Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی نہیں move کرنا چاہتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! حکومت کسی طور پر بھی ہماری ترامیم کو consider نہیں کر رہی تو کھانا بھی ان کا تیار ہے، ان کے چہرے سے مجھے لگ رہا ہے کہ سارے کھانے کے انتظار میں بیٹھے ہیں تو ہم اپنی باقی ترمیم واپس لیتے ہیں۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے ترمیم withdraw کر لی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کھانے کے لئے اپوزیشن کو بھی دعوت ہے تو یہ بھی آج کھانا ہمارے ساتھ کھائیں۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، عباسی صاحب! آپ بھی وہاں پر آسکتے ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Waheed Asghar Dogar, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan. Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan

Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak , Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmad Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی withdraw کرتے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جی، ہم ساری ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ساری ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 26۔اکتوبر 2017 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔